زندگی کے ہر پہلو پر محیط اور ہر مشکل کے حل پر مشتمل

صحیح اذکار و وظائف





فاروق رفیع

زندگی کے ہر پہلو پر محیط اور ہر مشکل کے حل پر مشتمل

صحیح اذکار و وظائف





فاروق رفیع

فصل الخطاب للنشر والتوزیع
0300-8074150

صحیح اذکار و وظائف

تالیف

فاروق رفیع

ملنے کے پتے

نعمانی کتب خانہ : حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 042-37321865

مکتبہ اسلامیہ : بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37244973

مکتبہ اسلامیہ : بیرون امین پور بازار، کوتوالی روڈ، فیصل آباد فون: 041-2641204

اسلامی اکیڈمی : الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

کتاب سرائے : الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37320318

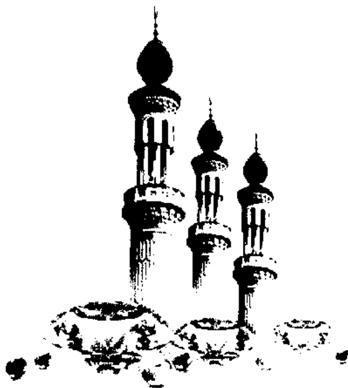
دار الکتب السلفیہ : بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37361505

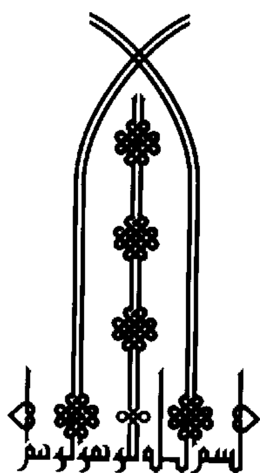
مکتبہ عائشہ : اقبال مارکیٹ، اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی فون: 051-5551014

اسلامک بک کمپنی: امین پور بازار، فیصل آباد فون: 041-2647308

فصل الخطاب للنشر والتوزیع

0300-8074150





فہرست

مقدمۃ الکتاب

ذکر کے فضائل

بستر سے مصلے تک

گھر سے مسجد تک

اذان کا بیان

نماز کا بیان

سلام کے بعد کی دعائیں

نماز کے متعلقہ دیگر اذکار

نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعائیں

مختلف اوقات کی نمازیں

صبح و شام کے اذکار

سونے کے آداب و اذکار

تہجد کے فضائل و اذکار

دن کے اذکار

لباس، کھانے پینے اور سلام کے آداب

نکاح کے آداب و اذکار

سفر کے آداب و اذکار

دُعا اور دَوا

جادو، زہر اور نظر بد کا علاج

میت اور جنازے کے مسائل

آندھی اور بارش کی دُعائیں

روزہ، عیدین اور حج وعمرہ کی دُعائیں

دشمن سے بچاؤ اور فتح ونصرت کی دُعائیں

دکھوں کا مداوا

جامع دُعائیں

مقبول دعائیں

تیری پناہ میں آتا ہوں

درود و سلام

آداب دُعا

ایمان میں شک اور شیطانی وسوسوں کا علاج

اسمائے حسنیٰ

مقدمۃ الکتاب

انسانی زندگی کی معراج اللہ تبارک وتعالیٰ کی کامل بندگی ہے۔ عبادات میں انہماک اور یکسوئی ہی انسان کو اوج کمال تک پہنچاتی اور مقربین کی صف میں داخل کرتی ہے۔ عبادات کا نہایت اہم پہلو مسنون اذکار و وظائف ہیں، جن کا اہتمام والتزام انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے، فرشتوں کی دعاؤں کا مستحق اور رحمتوں اور برکات کے حصول کا محور و مرکز بنا دیتا ہے۔ مسنون دعاؤں ہی کا فیضان ہے کہ انسان ہر خوشی غمی میں، شدید پریشانی اور انتہائی اضطراب ولاچاری میں ذات باری تعالیٰ سے تعلق استوار رکھتا اور شدید پریشانیوں کٹھن مشکلات اور انتہائی مایوسیوں میں بھی رحمت الٰہی کا امیدوار رہتا ہے۔ دعاؤں کے آسرے عقیدہ توحید میں پختگی آتی قلبی اطمینان نصیب ہوتے اور مشکلات کے وقت شرک کے منڈلاتے سائے اور شیطانی تابڑ توڑ حملے ناکام و نامراد ٹھہرتے ہیں۔ شیطانی وسوسوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہونے سے پہلے ہی دم توڑ جاتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پر ایمان میں مضبوطی آتی اور رحمتوں کے حصول سے اذکار و ظائف کے اہتمام میں مزید دوام آتا اور ایمان کی چاشنی اور تقرب الٰہی سے لازوال سرشاری نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ مصائب میں پھنسے، پریشانیوں میں گرے اور آفات میں مبتلا اور مشکلات میں الجھے شخص کو باقی اطراف سے مایوسی اور ناامیدی ہی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد عظیم ہمدرد اور خیر خواہ ذات ہے جو شدید نامساعد حالات اور مشکلات میں انسان کو ناامید اور مایوس نہیں ہونے دیتی اور جب امید و آس کے تمام دروازے بند ہوتے نظر آئیں اور بحرانوں اور آفات سے نکلنے کی بظاہر کوئی سبیل نظر نہ آئے اور ہر طرف سے خوفناک اندھیرے گھیر لیں تو ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی متلو کی یہ بازگشت سنائی دیتی ہے۔

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾ (الزمر:53،54)

''کہہ دے: اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے مطیع ہو جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمھاری مدد نہ کی جائے گی۔''

شدید پریشانی میں مبتلا شخص کی امیدیں تب ہی رنگ لاتی اور دعاؤں میں تب ہی تاثیر پیدا ہو سکتی ہے، جب خلوص دل سے اللہ وحدہ لاشریک کو پکارا جائے اور اس سے مشکلات حل کرائی جائیں۔ کیونکہ پریشان حال شخص کے سب سے قریب اللہ پاک کی ذات ہے اور دعائیں التجائیں اور فریادیں وہی سنتا، آفات و مشکلات وہی ٹالتا اور پریشانیاں اور مصائب وہی دور کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انسانوں کی تربیت یوں کرتے ہیں:

مشکل کشا صرف اللہ:

مشکلات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا جائے، کیونکہ پریشانیاں وہی دور کرتا ہے اور مشکلات وہی ٹالتا ہے۔

- 1۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ (البقرۃ:186)

''اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، تو لازم ہے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ ہدایت پائیں۔''

2۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ﴾ (المؤمن:60)

''اور تمھارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

3۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (الأعراف:55)

''اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور خفیہ طور پر پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

4۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (النمل:62،63)

''یا وہ جو لاچار کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور تمھیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔ یا وہ جو تمھیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور وہ جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت بلند ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

5۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ

فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ (الأنعام:17،18)

”اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہی کمال حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔“

6۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ﴾ (یونس:107،108)

”اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تیرے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرلے تو کوئی اس کے فضل کو ہٹانے والا نہیں، وہ اسے اپنے بندوں میں جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے اور وہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ کہہ دے اے لوگو! بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے حق آگیا ہے، تو جو سیدھے راستے پر آیا تو وہ اپنی جان ہی کے لیے راستے پر آتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو وہ اسی پر گمراہ ہوتا ہے اور میں تم پر کوئی نگران نہیں ہوں۔“

مذکورہ آیات واضح دلیل ہیں کہ دعا کرنا اور مانگنا عبادت ہے اور دیگر عبادات سمیت دعا کا مستحق فقط اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ وہی دعائیں سنتا اور آفات ٹالتا ہے۔ مشکلات وہ حل کرتا اور حاجات وہ پوری کرتا ہے، اس لیے قبولیت دعا کے لیے اسی کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیے کیونکہ دعائیں اور مناجات سنتا بھی وہی اور قبول بھی وہی کرتا ہے۔ اللہ مالک الملک کے سوا نہ تو کوئی آفات ٹال سکتا، نہ بحران دور کرسکتا اور نہ

بگڑی بنا سکتا ہے۔ اللہ سے مانگ کر امید پیدا ہوتی اور اللہ کے سوا باقی ذاتوں سے مایوسی اور ناامیدی ہی ملتی ہے۔ اس کے ساتھ شرک کے ایسے طویل سلسلے شروع ہوتے ہیں کہ ان سے نکلنا ہی ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ سو ایک اللہ سے مانگنے کا عقیدہ بنائیں، اسے ہر وقت یاد رکھیں، اسوۂ رسول اختیار کریں اور ہمہ وقت یاد الٰہی میں مصروف رہیں۔ اس صالح عمل کی بدولت دلی اطمینان بھی نصیب ہوتا اور قرب الٰہی کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا غیر اللہ سے ناتے توڑ کر ایک اللہ سے رشتہ جوڑ لیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار کرنے کا مضبوط ترین واسطہ اذکار و وظائف کا دائمی اہتمام ہے۔ ہمیشہ زبان ذکر باری تعالیٰ سے تر رہے اور مختلف مواقع کی مسنون دعائیں یاد کر کے انھیں حیطۂ عمل میں لایا جائے۔

جب کہ اللہ کی ذات سے تعلق توڑنے اور غیر اللہ سے مانگنے سے جہاں اللہ تعالیٰ سے رشتہ ٹوٹتا اور اس کی ناراضگی ملتی ہے وہاں مانگنے والوں کو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ملتا اور مایوسی اور ناامیدی کے ساتھ اللہ کا ڈر اور خوف دلوں سے نکل کر غیر اللہ کی ایسی مصنوعی دھاک بیٹھتی ہے کہ توحید و واحدنیت کی پُرکیف بہاریں اور رب تعالیٰ کی عنایات و مہربانیاں روٹھ جاتیں اور شرک و کفر کے گھٹاٹوپ اندھیرے انھیں ایسی تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں کہ دنیا اور آخرت کی رفعتوں کے سارے سلسلے ہی تلپٹ ہوتے اور ایسے نامراد لوگ شرک کی دلدلوں میں دھنستے ہی چلے جاتے اور اپنی عاقبت تباہ و برباد کر بیٹھتے ہیں۔

غیر اللہ سے مانگنے اور ان کی مالا جپنے والوں کی اللہ تعالیٰ یوں مذمت کرتے ہیں۔

غیر اللہ سے مانگنے کی شناعت:

اللہ کی ذات کے سوا کسی بھی شخصیت سے دعا کرنا، فریاد طلبی کرنا اور اپنی مشکلات پیش کرنا ناجائز ہے، کیونکہ دعا کرنا اور مانگنا عبادت ہے اور غیر اللہ سے مانگنا کفر و شرک ہے، اس سے بڑا دھوکا اور المیہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا جن ذاتوں کو پکارا جاتا ہے وہ پکارنے والوں کی دعاؤں ہی سے غافل ہیں۔ مناجات پوری کرنا اور دعاؤں کو قبول کرنا تو دور کی بات ہے، یہ ہستیاں دعائیں سننے ہی سے بے بہرہ ہیں۔

- 1۔ ان نام نہاد ہستیوں کی حقیقت حال اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنْ

تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللهِ وَ اللهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (فاطر: 15،14،13)

اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے (بھی) مالک نہیں۔ اگر تم انھیں پکارو، وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر وہ سن لیں تو تمھاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمھارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تجھے ایک پوری خبر رکھنے والے کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا۔ اے لوگو! تم ہی اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ ہی سب سے بے پروا، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔"

- **2**۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم پر بتوں کی بے ثباتی اس انداز میں بیان کی:

﴿إِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ أَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (العنکبوت: 17)

"تم اللہ کے سوا چند بتوں ہی کی تو عبادت کرتے ہو اور سراسر جھوٹ گھڑتے ہو۔ بلاشبہ اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو تمھارے لیے کسی رزق کے مالک نہیں ہیں۔ سو تم اللہ کے ہاں ہی رزق تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔"

- **3**۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُوْنِ اللهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيْبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غَافِلُوْنَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ

كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ﴾ (الاحقاف:5،6)

"اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ کے سوا انھیں پکارتا ہے جو قیامت کے دن تک اس کی دعا قبول نہیں کریں گے اور وہ ان کے پکارنے سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور جب سب لوگ اکٹھے کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہوں گے۔"

- **4**۔ جنھیں پکارا جاتا ہے وہ تو اپنے انجام سے بھی بے خبر ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ (النحل:20،21)

"اور جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ مردے ہیں، زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔"

- **5**۔ جن سے فریادیں کی جاتی ہیں وہ تو اپنے نفع نقصان کے بھی مالک نہیں، کسی کو کیا نوازیں گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا﴾ (الفرقان:3)

"اور انھوں نے اس کے سوا کئی اور معبود بنا لیے، جو کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کیے جاتے ہیں اور اپنے لیے نہ کسی نقصان کے مالک ہیں اور نہ نفع کے اور کسی موت کے مالک ہیں اور نہ زندگی کے اور نہ اٹھانے کے۔"

- **1**۔ اور کسی ہستی کی تو کیا حیثیت نبی کریم ﷺ بھی لوگوں کے نفع نقصان کے مالک نہیں۔ لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ جو نفع نقصان کا واحد مالک ہے، اسی کو پکارا جائے اور اسی کو یاد کرنے سے قلبی سکون حاصل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:188)

''کہہ دے میں اپنی جان کے لیے نہ کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ کسی نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا تو ضرور بھلائیوں میں سے بہت زیادہ حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں نہیں ہوں مگر ایک ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔''

7۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوْ رَبِّيْ وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ أَحَدٌ وَّلَنْ أَجِدَ مِنْ دُوْنِهِ مُلْتَحَدًا ۝ إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسَالَاتِهِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا﴾ (الجن:20 تا 23)

''کہہ دے کہ میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ کہہ دے بلاشبہ میں تمھارے لیے نہ کوئی نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔ کہہ دے یقیناً میں، مجھے اللہ سے کوئی بھی کبھی نہیں بچا سکے گا اور میں اس کے علاوہ کبھی پناہ کی کوئی جگہ نہیں پاؤں گا۔ مگر (میں تو صرف) اللہ کے احکام پہنچانے اور اس کے پیغامات کا (اختیار رکھتا ہوں) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اسی کے لیے جہنم کی آگ ہے، ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں ہمیشہ۔''

8۔ پھر اللہ کے سوا ہستیاں جو نفع و نقصان کے اختیارات سے محروم ہیں انھیں پکارنا اور ان سے مناجات کرنا کفر و شرک ہے اور اس پر آخرت میں عذاب کی وعید بیان ہوئی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِيْنَ ۞ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيْبُ بِهِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (یونس:106،107)

''اور اللہ کو چھوڑ کر اس چیز کو مت پکار جو نہ تجھے نفع دے اور نہ تجھے نقصان پہنچائے، پھر اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً تو اس وقت ظالموں سے ہو گا۔ اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تیرے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کر لے تو کوئی اس کے فضل کو ہٹانے والا نہیں، وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے (اپنا فضل) پہنچا دیتا ہے اور وہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

- 9۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَـٰهًا آخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ﴾ (الشعراء:213)

''سو تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکار، ورنہ تو عذاب دیے جانے والوں میں ہو جائے گا۔''

قارئین کرام! اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہیں، دنیاوی مشکلات سے نکلنے کا ارادہ ہے، غموں اور پریشانیوں کا مداوا مقصود ہے، کاروبار میں برکت اور استحکام درکار ہے، اولاد کا حصول اور ان کا تحفظ مطلوب ہے اور آفات سے بچاؤ چاہتے ہیں تو اس عظیم ہستی سے تعلق جوڑ لیں بے تحاشا عنایات سے جس کے خزانوں میں ذرا کمی واقع نہیں ہوتی، جو مانگنے والوں کی التجاؤں سے خوش ہوتا اور نوازنے سے بوجھ محسوس نہیں کرتا اور جس کے در سے مانگنے والے خالی ہاتھ نہیں لوٹتے اور دن رات کا خرچ کرنا جس کے خزانوں میں کمی نہیں کرتا۔ اسے راضی کرنے کا حل صرف اسی سے مانگنا ہے، جتنا مانگو وہ کئی گنا زیادہ عنایت کرتا ہے۔ جو تعلق جوڑ کر توڑتا نہیں۔ اس لازوال ولافانی ہستی سے تعلق استوار کرنے کا حل اسے یاد کرنا اور اس کے ذکر سے غفلت نہ برتنا ہے۔ عامۃ الناس کو اللہ تعالیٰ سے قریب

کرنے، اس سے تعلق مضبوط بنانے اور اس کے ذکر میں منہمک رکھنے کے لیے کتاب و سنت میں بیان کردہ دعاؤں اور وظائف کا اہتمام ضروری ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ کی مبارک ہستی ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے جو ہر لحظہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور کسی بھی لمحہ اس کی یاد سے غافل نہ ہوتے۔

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ))

"نبی ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔"[1]

مسنون اذکار و اوراد کو محدثین نے اپنی کتب میں تفصیلاً بیان کیا ہے اور کچھ علماء و محدثین نے دعاؤں کے موضوع پر الگ سے مفصل و مختصر کتب تحریر کی ہیں۔ اس ساری کاوش کا مقصد لوگوں کو ذکر اللہ سے منتمی کرنا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار کرنا ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ سے مروی اذکار میں ہر انسانی مراد پنہاں ہے اور ہر انسانی ضرورت کا حل موجود ہے۔ دعا اور ذکر وہ عبادت ہے، جس سے دل گناہوں کی آلائش سے پاک رہتے، دلی سکون میسر آتا، بگڑے اور زنگ آلود دلوں کے زنگ اور کجی دور ہوتی، اللہ تعالیٰ سے قرب ملتا، بے چین اور مضطرب دلوں کو چین ملتا، شیطانی حملوں اور وسوسوں سے نجات ملتی، دعاؤں اور اذکار کے فیضان دلی مرادیں پوری ہوتیں، کاروباری بندشیں دور ہوتیں، قرض اور نادہندگی کے عذاب سے چھٹکارا نصیب ہوتا، لاعلاج اور پیچیدہ بیماریوں سے نجات ملتی، جادو ٹونے سے علاج کی توفیق ملتی، معاش و معیشت میں ترقی نصیب ہوتی، جنت کا حصول آسان اور درجات میں ترقی ملتی، دنیاوی آفات، مصائب اور مستقبل کے خطرات ٹلتے اور عذاب قبر، قیامت کی سختیوں اور عذاب جہنم سے چھٹکارا ملتا ہے۔ بے شمار پریشانیوں اور غموں سے جنھیں برداشت کرنا ناممکن ہوتا ہے، صبر اور راحت و اطمینان میسر آتا ہے۔ الغرض اذکار و وظائف میں ایسے کثیر الجہت فوائد ہیں کہ انھیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سارے فوائد و ثمرات کا حصول اذکار و اوراد میں پنہاں ہے۔ لہٰذا حتی الوسع زیادہ سے زیادہ ذکر کا اہتمام کریں اور خود، اہل خانہ اور اپنی اولاد و احفاد اور متعلقہ احباب کو اذکار و وظائف کی پابندی کی تاکید و تلقین کریں اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔

[1] صحیح مسلم: ۳۷۳۔ سنن أبي داؤد: ۱۸۔ جامع ترمذی: ۳۳۸۴۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۲۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں:

یوں تو اذکار کے موضوع پر اردو اور عربی زبان میں بے شمار مطول ومختصر کتب ہیں اور ہر مصنف و پبلشر نے اسے اپنے خصوصی ذوق سے مفید و جاذب نظر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لیکن اردو اور عربی میں چھپنے والی ہر کتاب میں صحت حدیث کا خاص اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے ان کتب میں ضعیف اور موضوع روایات کی بھر مار تھی اور کسی بھی مؤلف و ناشر نے صحت احادیث کے انتخاب پر خاص توجہ نہ دی۔ جن محدثین نے دعاؤں کے موضوع پر کتب تحریر کی ہیں، وہ تو اسناد کا اہتمام کر کے اپنے ذمہ داری ادا کر چکے تھے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ان اسناد و احادیث کو اصول حدیث پر پرکھا جاتا اور صحت وضعف کے لحاظ سے جس روایت کا جو مقام بنتا اس کی نشاندہی کر دی جاتی۔ لیکن عوام میں مقبول عدم تحقیق کے رجحان کو ملحوظ رکھتے ہوئے احادیث کے اس پہلو پر تحقیق کا کوئی خاص اہتمام نہ ہو سکا اور ضعیف و موضوع روایات کو دعاؤں اور فضائل اعمال کی آڑ میں ذخیرہ احادیث میں بے تحاشا داخل کیا گیا۔ پھر اس سے زیادہ خوفناک صورت یہ بنی کہ کچھ علماء کا یہ قول کہ فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب میں ضعیف روایات میں نرمی برتی جائے۔ اس مبہم قول نے احادیث کی تحقیق ہی کو غیر اہم قرار دیا اور اس قول کی آڑ میں معاشرے میں ہر موضوع پر ضعیف و موضوع روایات کی بھر مار ہو گئی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ احکام و مسائل کی طرح فضائل اعمال، ترغیب وترہیب اور اذکار و وظائف میں صحیح احادیث ہی قابل حجت ہیں اور ضعیف و من گھڑت روایات کی جیسے عقائد، احکام اور فقہی مسائل میں نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنا ناجائز ہے، ایسے ہی فضائل اعمال اور دعاؤں کے متعلق مروی روایات کی نسبت بھی ناجائز و نادرست ہے۔ محدثین کے وضع کردہ اصول احادیث کے مطابق ہر وہ حدیث قابل حجت ہے جو صحت کے معیار پر پورا اترے اور ہر وہ روایت مردود و ناقابل حجت ہے جو صحیح یا حسن کے درجہ کو نہ پہنچے۔

کافی عرصہ سے شدید خواہش تھی کہ محدثین کے قائم کردہ اصول حدیث کی روشنی میں دعاؤں کے بارے میں مروی روایات کی تحقیق کی جائے اور انھی قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے اذکار کے متعلقہ احادیث پر

صحت اور ضعیف احادیث کی نشاندہی کی جائے اور عوام کی رہنمائی کے لیے اس موضوع پر تفصیلی کام کیا جائے۔ آغاز میں عرب و عجم میں اذکار کی معروف و مقبول کتاب حصن المسلم کی تحقیق و تخریج کا انتخاب ہوا، جس میں ساٹھ کے قریب روایات ضعیف تھیں۔ یہ کتاب چھپنے کے بعد یہ مسئلہ پیش آیا کہ عوام الناس کی اکثریت چونکہ علم حدیث اور فن تحقیق سے ناواقف ہے، اس لیے ایک ہی کتاب میں صحیح اور ضعیف روایات پر اطلاع پانے پر اکثریت الجھاؤ کا شکار ہوگئی کہ بھلا اتنی معروف کتاب میں بھی ضعیف روایات ہوسکتی ہیں اور فلاں معروف ادارے نے اسے شائع کیا ہے وہ اس حقیقت سے ناواقف تھے؟ وغیرہ وغیرہ۔ کئی اشکالات و اعتراضات اور کئی کرم فرماؤں کی مہربانیاں اور زہر میں بجھے تیروں کے کچوکے۔ ایک طرف تو ذہنی اذیت کا یہ لامتناہی سلسلے جاری و ساری تھا تو دوسری طرف ہم نے عوام کو اس الجھن سے نکالنے کے لیے ان کی ذہنی استعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقریباً زیر نظر مفصل کتاب سے جو تقریباً آٹھ سو سے زائد صحیح و حسن نبوی دعاؤں پر مشتمل ہے ایک مختصر کتاب کا انتخاب کیا جو "صحیح اور مستند پیاری دعائیں" کے نام سے بازار میں دستیاب ہے۔ اس مختصر کتاب کی اشاعت کا مقصد یہ تھا کہ عامۃ الناس تک نبی ﷺ سے مروی صحیح دعاؤں کی رسائی ہو اور بعد میں انھیں یہ پریشانی نہ ہو کہ ہمیں پہلے صحیح احادیث کی تعلیم کیوں نہ دی گئی اور کیوں ہم ضعیف دعاؤں کا اہتمام کرتے رہے۔ اس انتخاب پر ہمیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور جس تک بھی یہ کتاب پہنچی اس نے اس کام کو سراہا بھی اور صحیح دعائیں ملنے پر تحسین بھی کی۔ اب ہمارا ارادہ ان محقق دعاؤں میں سے جن کی تعداد چودہ پندرہ سو روایات کے قریب ہے، سے صحیح اور حسن روایات کی اشاعت کا ہے، جن کی تعداد سات سو احادیث سے متجاوز ہے، ساتھ قرآنی دعائیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ تاکہ عام لوگ اس سے بھرپور استفادہ کرسکیں اور صحیح دعاؤں کا اہتمام کر کے رب تعالیٰ کے مقرب و محترم قرار پائیں۔

اس کام پر آمادہ کرنے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہمارے انتہائی محسن و مشفق دوست طاہر عثمان خان کا اصل کردار ہے، جنھوں نے جنون کی حد تک تحقیق کے اس مبارک عمل میں حصہ لیا اور چاہنے نہ چاہنے کی ہر صورت میں کام کرنے پر اتنا مجبور کیا کہ اسے مکمل کیے بغیر کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ سو اللہ کی

توفیق اور اس مخلص دوست کی ترغیب و تاکید اتنے بڑے کام کی تکمیل کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس کام کا اجر و ثواب دے اور اس بابرکت کام کو میرے لیے اور ان کے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی اور نجات کا ذریعہ بنائے آمین!

منہج تحقیق:

احادیث کی تحقیق میں محدثین کے وضع کردہ اصل اصول حدیث ملحوظ رکھے گئے ہیں اور ان اصول کی وجہ سے باقی محققین سے کچھ اختلاف پایا گیا ہے۔ دوران تحقیق مختلف محققین کی تحقیقات کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے اور اصول حدیث کے تناظر میں جہاں کہیں اختلاف پایا گیا ہم نے اصول حدیث کے قواعد کو ترجیح دی ہے۔ اس صورت میں کسی نامور محقق سے اختلاف ہوا ہے تو اختلاف کا سبب یہی اصول و قواعد ہیں۔ نیز ہم نے مقبول احادیث میں صرف صحیح اور حسن لذاتہ احادیث کا انتخاب کیا ہے، چونکہ حسن لغیرہ حدیث کی ایک مختلف فیہ قسم ہے اور راجح موقف کے مطابق وہ غیر مقبول روایات ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی روایات شامل نہیں کی گئیں۔

- 1۔ بعض محققین نے مدلسین کی تدلیس اور ارسال میں نرمی برتی ہے اور بے شمار ایسی روایات جن میں معروف مدلسین کی واضح تدلیس اور ارسال ہے، تدلیس سے صرف نظر کرتے ہوئے انھیں صحیح یا حسن قرار دیا ہے۔ چونکہ تدلیس اور ارسال ضعف حدیث کے متفق سبب ہیں، اس لیے جن روایات میں مدلسین کے سماع یا تحدیث کی صراحت نہیں ملی اور کسی اور صحیح روایت سے تقویت بھی نہیں ملتی اور جن روایات میں ارسال ہے ایسی روایات کو ضعیف اور ناقابل حجت قرار دیا گیا ہے۔
- 2۔ کچھ محققین نے مجہول راویوں کے بارے میں یا ضعیف راویوں کے بارے میں نرمی برتتے ہوئے کچھ روایات صحیح قرار دی ہیں اور راویوں کی توثیق کے اپنے ہی اصول وضع کیے ہیں۔ ان مجہول راویوں کی محدثین سے توثیق نہیں ملتی یا کچھ محدثین ان کی جہالت بیان کرتے ہیں یا محدثین سے کسی راوی کی تضعیف واضح ہوتی ہے تو ایسی صورت میں اقوال محدثین کو ترجیح دیتے ہوئے راوی کی جہالت اور ضعف کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ احادیث کی تحقیق میں اگر کہیں کوئی اختلاف نظر آئے تو ان چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کریں یا راقم سے رابطہ کر کے مسئلے کی حقیقت معلوم کر لی جائے۔

- **3**۔ تقریب التہذیب یا جرح و تعدیل کی دیگر کتابوں میں کچھ راویوں کو مجہول یا ضعیف کہا گیا ہے دیگر کتب رجال میں ان کی توثیق ملنے پر ان کی توثیق تسلیم کی گئی ہے اور اس کے مطابق حدیث پر تصحیح یا تحسین کا حکم لگایا گیا ہے اور کتاب میں اس کی صراحت کر دی گئی ہے۔
- **4**۔ ایک حدیث اگر کئی اسناد سے مروی ہے تو اس کی صحیح یا حسن سند کا انتخاب کیا گیا ہے اور جس کتاب میں معتبر سند سے حدیث مروی ہے اس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے، خواہ وہ کتاب کتب ستہ کے علاوہ اور غیر معروف ہی ہے اور معلول اسناد والی کتب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔
- **5**۔ کتاب ہذا میں صرف مرفوع احادیث ہی بیان کی گئی ہے اور صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی طرف منسوب اذکار اور دعائیں شامل نہیں کی گئیں، کیونکہ دیگر احکام کی طرح دعاؤں میں بھی نبی ﷺ سے ثابت احادیث ہی قابل حجت ہیں۔ اس لیے صرف مرفوع احادیث ہی پر اکتفا کیا گیا ہے الا کہ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث کی تعبیر و تشریح میں ہوں تو وہ کچھ مقامات پر درج کیے گئے ہیں۔
- **6**۔ ایک ہی معنی کی مروی مختلف الفاظ سے بیان کردہ احادیث بیان کی گئی ہیں۔ تاکہ ان مختلف دعاؤں کے مفید الفاظ جمع کیے جائیں اور انھیں اذکار میں شامل کرنے سے بے پایاں فوائد حاصل کیے جائیں۔

قارئین کی مزید سہولت اور آسانی کے لیے ذیل میں کتب حدیث میں سند کی اہمیت، مقبول اور غیر مقبول احادیث کی اقسام، ضعیف احادیث کے ناقابل حجت ہونے کے دلائل اور وجوہ اور فضائل اعمال، دعاؤں اور ترغیب و ترہیب میں بھی ضعیف روایات ناقابل احتجاج ہیں، ان چیزوں کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

سند کی اہمیت:

احادیث نبویہ کی حفاظت کے لیے اسناد کا سلسلہ شروع ہوا جس سے صحیح اور ضعیف احادیث کی معرفت میں آسانی ہوئی۔ نیز سلسلہ اسناد کا اصل مقصد احادیث نبویہ کی حفاظت اور آپ ﷺ کی طرف غلط منسوب روایات کا سد باب تھا۔ احادیث نبویہ میں کذب بیانی اور دروغ گوئی بہت بڑا جرم اور کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ آپ ﷺ کے افعال، اقوال اور تقریرات دین ہیں اس لیے دین کی حفاظت کا انحصار جہاں قرآن کریم کی حفاظت پر ہے وہیں احادیث نبویہ کی حفاظت بھی لازم آتی ہے۔ اس حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے صحابہ، تابعین اور محدثین نے احادیث نبویہ کے راویوں کی جانچ پڑتال اور انھیں پرکھنے کا لازوال سلسلہ شروع کیا جس سے مقصود صحیح احادیث کو کمزور، ضعیف اور خودساختہ روایات سے الگ کرنا تھا، تاکہ اصل دین بھی محفوظ رہے اور دین میں الحاد و کفر اور بدعات کو داخل نہ ہونے دیا جائے۔

احادیث نبویہ میں غلط بیانی اور کذب بیانی کا سلسلہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم ہی میں شروع ہو گیا تھا لہٰذا راویوں کی پڑتال اور انھیں پرکھنے کا سلسلہ بھی اسی وقت سے شروع ہوا اور مرور زمانہ کے ساتھ جیسے ملحدین اور مبتدعین نے احادیث نبویہ کو تختۂ مشق بنانے کی ناپاک جسارت کی محدثین نے اتنی ہی شد و مد سے احادیث کا دفاع کیا اور ایسے راویوں کی اصلیت واضح کی جو جھوٹے، دغاباز اور غلط نظریات و بدعات کے دلدادہ تھے۔ محدثین نے جرح و تعدیل کے قواعد و اصول اور کتب رجال لکھ کر احادیث کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا اور احادیث نبویہ میں ضعیف اور موضوع روایات کے داخلے کے تمام دروازے بند کر دیے۔ یوں احادیث کی حفاظت کا سلسلہ تمام ہوا اور قیامت تک کے لیے اہل اسلام کو اصل دین تک رہنمائی میسر آئی اور اصل دین کا انتخاب اور اس تک رسائی آسان ہوئی۔

راویوں کے پرکھنے کے عمل کا آغاز اور سند کی اہمیت:

عہد رسالت اور پہلے تین خلفاء کے ادوار میں کھرے اور سچے لوگ تھے، جو غلط بیانی، کذب بیانی اور خلاف حقیقت باتوں سے کوسوں دور اور ایسی بری عادات سے شدید نفرت کیا کرتے تھے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور میں خارجیوں اور سبائیوں کا سلسلہ شروع ہوا تو ان لوگوں نے اپنے موقف کی

حمایت میں رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا شروع کیا اور یوں موضوع، من گھڑت اور مشکوک روایتوں کا آغاز ہوا تو احادیث سے وابستہ صحابہ وتابعین نے احادیث بیان کرنے والوں کے حالات جانچنا شروع کیے اور راویوں کو پرکھنا شروع کیا۔ صرف ان راویوں کی احادیث قبول کی جاتی تھیں جن کی ثقاہت مسلمہ اور ایمانی حالت قابل رشک تھی۔ اس پس منظر کی حقیقت آئندہ اقوال سے عیاں ہوتی ہے۔

❁ **1**۔ معروف فقیہ اور ثقہ محدث تابعی طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ہم حدیث قبول کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث قبول کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن تم لوگ جب اچھے اور برے راستے پر چل پڑے (یعنی سچ اور جھوٹ کی آمیزش کر دی) تو تمھارا اعتماد ختم ہو گیا۔ (اب غیر ثقہ کی روایت قبول نہیں کی جاتی)[1]

❁ **2**۔ معروف مفسر اور ثقہ محدث تابعی مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

بشیر بن کعب عدوی رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور احادیث بیان کرنے لگے اور کہنا شروع ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا۔ لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نہ اس کی باتوں پہ کان دھر رہے تھے اور نہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس نے عرض کی: اے ابن عباس! کیا بات ہے تم میری بات نہیں سن رہے؟ میں تمھیں حدیث رسول سنا رہا ہوں تو تم سن ہی نہیں رہے۔ اس پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک وقت تھا کہ جب ہم کسی شخص کو سنتے کہ "قال رسول اللہ ﷺ" کہہ رہا ہے تو ہماری آنکھیں اس کی طرف فوراً اٹھتیں اور ہمارے کان اس کی طرف جھک جاتے تھے۔ لیکن لوگ جب اچھے اور برے راستے پر چل پڑے (یعنی سچ اور جھوٹ کی آمیزش کر دی) تو ہم لوگوں کی وہی روایت قبول کرتے ہیں جسے ہم معروف سمجھتے ہیں۔"[2]

❁ **3**۔ مشہور ثقہ محدث تابعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ))

---

[1] مقدمہ صحیح مسلم: ۲۰۔
[2] مقدمہ صحیح مسلم: ۲۱۔

"بلاشبہ یہ (حدیث کا) علم دین ہے، سو جن سے تم یہ دین حاصل کرتے ہو انھیں پرکھا کرو۔"❶

• 4۔ مشہور ثقہ محدث تابعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ، قَالُوا: سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ، فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ، وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ))

"(ابتدائی ادوار میں) لوگ سند کا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔ پھر جب (خوارج اور شیعہ) کا فتنہ شروع ہوا تو (علمائے حق حدیث بیان کرنے والوں سے) کہتے: "ہمیں اپنے راویوں کے نام بتاؤ۔ پھر اہل السنہ کو دیکھا جاتا اور ان کی حدیث قبول کی جاتی اور اہل بدعت کو دیکھا جاتا اور ان کی حدیث قبول نہ کی جاتی۔"❷

• 5۔ صدوق فقیہ سلیمان بن موسیٰ اُموی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں طاؤس رحمہ اللہ سے ملا اور کہا: "فلاں شخص نے مجھے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے۔" انھوں نے کہا: "اگر تجھے بیان کرنے والا ثقہ وضابط ہے تو اس سے حدیث لو (ورنہ چھوڑ دو۔")❸

محدثین حدیث قبول کرنے کے معاملہ میں کتنے حساس اور کس قدر محتاط تھے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

• 6۔ ثقہ تابعی عبداللہ بن ذکوان ابوزناد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو افراد کو پایا جو سارے۔ سو ن و قابل اعتماد تھے، لیکن ان سے حدیث نہیں لی جاتی تھی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ حدیث کے اہل نہیں ہیں۔❹

• 7۔ معروف فقیہ، محدث اور عظیم مجاہد عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ مقدمہ صحیح مسلم: ٢٦، سنن دارمي: ٤٣٨۔

❷ مقدمہ صحیح مسلم: ٢٧۔

❸ مقدمہ صحیح مسلم: ٢٨۔

❹ مقدمہ صحیح مسلم: ٣٠۔

((اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ))

"سند دین کا حصہ ہے، اگر سند نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا نبی ﷺ کی طرف منسوب کر دیتا۔"

مزید کہا: "ہمارے اور بدعتی و مفسدین کے درمیان سند ہی فیصلہ کن بات ہے۔"[1]

ابن جوزی رحمہ اللہ کے ہاں سند کی اہمیت:

ابن جوزی رحمہ اللہ سند کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((وَفَضَائِلُ اسْتِنَادٍ وَمَا مُيِّزَتْ بِهِ كَثِيْرٌ إِلَّا أَنَّ مِنْ أَعْجَبِ ذٰلِكَ حِفْظَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِكِتَابِنَا عَنْ تَبْدِيْلٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ﴾ فَمَا يُمْكِنُ تَبْدِيْلُ كَلِمَةٍ مِنْهُ وَقَدْ بُدِّلَتِ الْكُتُبُ قَبْلَهُ وَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَأْثُوْرَةٌ يَنْقُلُهَا خَلَفٌ عَنْ سَلَفٍ، وَلَمْ يَكُنْ هٰذَا لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَّةِ قَبْلَهَا، وَلَمَّا لَمْ يُمْكِنْ أَحَدٌ أَنْ يُدْخِلَ فِي الْقُرْآنِ شَيْئًا لَيْسَ مِنْهُ أَخَذَ أَقْوَامٌ يَزِيْدُوْنَ فِي حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْقُصُوْنَ وَيُبَدِّلُوْنَ وَيَضَعُوْنَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ، فَأَنْشَأَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عُلَمَاءَ يَذُبُّوْنَ عَنِ النَّقْلِ، وَيُوَضِّحُوْنَ الصَّحِيْحَ وَيَفْضَحُوْنَ الْقَبِيْحَ، وَمَا يُخْلِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُمْ عَصْرًا مِنَ الْعُصُوْرِ، غَيْرَ أَنَّ هٰذَا النَّسْلَ قَدْ قَلَّ فِي هٰذَا الزَّمَانِ فَصَارَ أَعَزَّ مِنْ عَنْقَاءِ مَغْرِبٍ))

"سند کے فضائل اور امتیازات بہت زیادہ ہیں اور حیرت انگیز بات یہ ہے اللہ عزوجل نے ہماری کتاب (قرآن مقدس) کی کسی بھی قسم کی تبدیلی سے حفاظت کی ہے۔ اللہ تبارک و

[1] مقدمہ صحیح مسلم: ۳۲۔

تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر:9)

"بے شک ہم ہی نے یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔"

(کتاب اللہ کی حفاظت کی ضمانت اللہ نے لی ہے) اس وجہ سے کسی بھی قرآنی کلمہ کی تبدیلی ناممکن تھی جب کہ اس سے قبل آسمانی کتب تبدیل ہو چکی تھیں۔

یہ بات بھی تعجب انگیز ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی سنت ماثور ہے، جسے خلف سے سلف نقل کرتے آئے ہیں۔ یہ شرف و مقام اس امت کے علاوہ کسی اور امت کو حاصل نہیں رہا۔ چنانچہ جب کسی کے لیے ممکن نہ رہا کہ وہ قرآن حکیم میں کوئی تغیر و تبدل کر سکے تو (مبتدعین و مبطلین) لوگ احادیث رسول میں کمی بیشی کرنے لگے، ان میں تغیر و تبدل کرنے لگے اور احادیث میں ایسی من گھڑت روایات داخل کرنے لگے، جو آپ ﷺ نے کہی نہ تھیں۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے علماء پیدا کیے، جو حدیث نبوی کا دفاع کرتے، صحیح احادیث کی وضاحت کرتے اور باطل اور غیر صحیح روایات کی شناعت کرتے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے کوئی زمانہ ان محدثین سے خالی نہ رہنے دیا۔ (ہر زمانے میں یہ بابرکت ہستیاں موجود رہیں اور دفاع سنت کا کام جاری و ساری رہا) البتہ اس دور میں محدثین کی یہ نسل کم ہوگئی اور ان کا ملنا عنقا پرندے سے بھی زیادہ مشکل ہوگیا ہے۔"[1]

محدثین کی جماعت جس کے ذمہ سنت کی تطہیر اور صحیح روایات کی ضعیف احادیث سے تمیز تھی وہ ابن جوزی رحمہ اللہ کے دور میں انتہائی قلیل اور ایسی نابغہ شخصیات کا شدید فقدان تھا تو بعد کے ادوار کی کیا حالت ہوگی۔ محدثین کے فقدان اور علم حدیث سے لاتعلقی کا نتیجہ ہے کہ ہر مسئلہ میں ضعیف اور من گھڑت روایات کی بھرمار ہے اور عوام میں صحیح احادیث کی نسبت ضعیف اور خانہ ساز روایات زیادہ معروف ہیں۔ جماعت محدثین کی قلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

[1] کتاب الموضوعات لابن الجوزی: ۶۷/۱۔

"جب ابن جوزی رحمہ اللہ کے دور میں علم حدیث سے وابستہ لوگوں کی تعداد اس قدر کم تھی تو حدیث نبوی کا دفاع کرنے والوں کی تعداد موجودہ دور میں کس قدر قلیل ہوگی؟ یقیناً وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔"

یہ صورت حال ہمیں اس بات کا پابند بناتی ہے کہ ہم ضعیف اور موضوع روایات کی اشاعت کا کام کریں تاکہ لوگوں کو ان روایات سے بچایا جاسکے، علم بیان کرنے کے واجبات سے عہدہ برآ ہوا جاسکے اور کتمان علم کے گناہ سے بچا جاسکے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ علماء، خواہشات نے جن کی آنکھوں کو اندھا نہیں کیا وہ احادیث کی تحقیق کی اس کاوش کی دلی قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کام میں احادیث نبویہ کی ان روایات سے تطہیر پر تعاون ہے، جو حدیث رسول ﷺ سے نہیں ہیں۔ اس کی اہمیت کیوں نہ ہو؟ اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

"میں اپنے پاس موجود کسی حدیث کی علت کو پہچانوں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں وہ حدیث لکھوں جو میرے پاس نہیں ہے۔" ❶

لہٰذا احادیث کی تحقیق کے عظیم کاموں میں نکتہ چینی کرنے کے بجائے انھیں سراہنا چاہیے اور محققین کی حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ تاکہ خیر کا یہ سلسلہ جاری رہے اور حفاظت حدیث کے عمل میں مزید دوام پیدا ہو اور باطل پرست بدعتی اور ملحد لوگوں کی دسیسہ کاریوں اور مہلک منصوبوں کو ناکام بنایا جاسکے۔

حدیث کی تعریف:

نبی ﷺ کی طرف منسوب آپ ﷺ کے اقوال، افعال، تقریرات (آپ ﷺ کی موجودگی میں کسی صحابی نے کوئی عمل کیا اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی اور اس کا انکار نہیں کیا اس عمل کو تقریر کہتے ہیں) اور صفات حتیٰ کہ حالت نیند اور بیداری میں آپ ﷺ کی حرکات و سکنات کو حدیث کہا جاتا ہے۔

❶ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۴۲/۱۔

علمائے حدیث نے حدیث کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

((مَا أُضِيفَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا لَهُ أَوْ فِعْلًا أَوْ تَقْرِيرًا أَوْ صِفَةً، حَتَّى الْحَرَكَاتُ وَالسَّكَنَاتُ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ))

"نبی ﷺ کی طرف منسوب آپ ﷺ کا قول، فعل، تقریر یا صفت حتیٰ کہ بیداری اور نیند میں آپ ﷺ کی حرکات و سکنات کو حدیث کہا جاتا ہے۔"[1]

حدیث کی اقسام:

حدیث کے مقبول اور غیر مقبول ہونے کے اعتبار سے احادیث کی دو قسمیں ہیں۔

- 1۔ وہ احادیث جو معیار صحت پر پورا اترتی اور اصول حدیث کے مطابق وہ صحیح اور حسن بنتی ہیں۔ ایسی احادیث قابل حجت اور مقبول ہیں اور عقائد، احکام اور فقہی و شرعی مسائل اور فضائل اعمال، ترغیب و ترہیب اور اذکار و وظائف میں ایسی احادیث ہی حجت اور دلیل ہیں۔
- 2۔ وہ روایات جو معیار صحت پر پورا نہیں اترتیں اور صحیح اور حسن کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی ایسی روایات ضعیف اور غیر مقبول ہیں۔ ان سے کسی بھی قسم کا استدلال اور کسی شرعی مسئلے کا استنباط اور ثبوت درست نہیں۔

ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقبول احادیث:

مقبول احادیث کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ صحیح لذاتہ، ۲۔ حسن لذاتہ، ۳۔ صحیح لغیرہ۔

صحیح لذاتہ:

صحیح لذاتہ وہ حدیث ہے جس کی سند متصل ہو، سند کے تمام طبقات میں راوی ثقہ اور ضابط ہوں اور وہ حدیث شاذ اور معلول نہ ہو۔

---

[1] فتح المغیث: ۱/ ۲۲۔ الیواقیت والدرر: ۱/ ۲۲۸۔

- حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ صحیح حدیث کی تعریف میں لکھتے ہیں:

((أَمَّا الْحَدِيْثُ الصَّحِيْحُ: فَهُوَ الْحَدِيْثُ الْمُسْنَدُ الَّذِي يَتَّصِلُ إِسْنَادُهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ الضَّابِطِ عَنِ الْعَدْلِ الضَّابِطِ إِلَى مُنْتَهَاهُ، وَلَا يَكُوْنُ شَاذًّا، وَلَا مُعَلَّلًا))

"صحیح حدیث اس مسند حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کو شروع سے لے کر آخر تک عادل ضابط راوی عادل ضابط راوی سے روایت کرے اور وہ حدیث شاذ اور معلل بھی نہ ہو۔ اس کے بعد بیان کرتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جسے محدثین بالاتفاق صحیح قرار دیتے ہیں۔" [1]

تعریف کی وضاحت:

صحیح حدیث کی پانچ شروط ہیں جس حدیث میں یہ شرطیں پائی جائیں وہ حدیث صحیح ہے اور جس حدیث میں پانچوں شرطیں نہ ہوں یا کوئی ایک شرط کم ہو تو وہ حدیث صحیح نہیں ہوگی۔ ان پانچ امور کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ اتصال سند:

اتصال سند سے مراد یہ کہ سند کے تمام راویوں نے اپنے استاد سے اس حدیث کو خود اخذ کیا ہو۔ اس میں عدم اتصال، انقطاع، عدم سماع اور عدم ملاقات کی علت موجود نہ ہو۔

2۔ عادل ہونا:

صحت حدیث کی دوسری شرط یہ کہ سند کا ہر راوی عادل ہو۔ راوی کے عادل ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ عاقل بالغ مسلمان ہو، فاسق نہ ہو اور برے اخلاق و عادات کا مالک نہ ہو۔

3۔ ضابط ہونا:

سند کا ہر راوی تام الضبط ہو۔ تام الضبط سے مراد یہ ہے کہ راوی نے جو حدیث اپنے استاد سے سنی ہے اسے یاد کیا یا تحریر کیا ہے۔ حدیث یاد کی ہے یا تحریر کی ہے تو وہ حدیث من وعن یاد ہو اور اگر لکھی ہے تو

---

[1] مقدمہ ابن الصلاح ص: ۱۳۔

وہ تحریر محفوظ ہے۔

4۔ شاذ نہ ہو:

عدم شذوذ سے مراد یہ ہے کہ حدیث کا راوی اپنے سے زیادہ ثقہ یا تھوڑے ثقہ راوی زیادہ ثقہ راویوں کی مخالفت نہ کریں۔

5۔ معلول نہ ہو:

صحت حدیث کی پانچویں شرط یہ ہے کہ حدیث میں کوئی خفیہ علت نہ ہو جو ضعف حدیث کا سبب بنے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حدیث میں تدلیس، ارسال خفی اور کوئی ایسا مخفی سبب نہ ہو جو حدیث کی صحت میں بگاڑ پیدا کرے۔

حسن لذاتہ:

حسن لذاتہ کا مرتبہ صحیح لذاتہ سے کم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ حسن لذاتہ میں باقی شروط صحیح والی ہوتی ہیں سوائے راوی کے ضبط کے۔ صحیح لذاتہ میں راوی تام الضبط اور حسن لذاتہ میں راوی کا ضبط خفیف ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں صحیح لذاتہ کے تمام راوی ثقہ اور اوثق ہوتے اور حسن لذاتہ میں تمام راوی یا کوئی ایک راوی صدوق اور حسن الحدیث ہو۔

- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ صحیح لذاتہ کی تعریف نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

((فَإِنْ خَفَّ الضَّبْطُ مَعَ بَقِيَّةِ الشُّرُوطِ الْمُتَقَدِّمَةِ فِي حَدِّ الصَّحِيحِ فَهُوَ الْحَسَنُ لِذَاتِهِ))

"اگر صحیح کی تعریف میں بیان کردہ شروط کے ساتھ راوی کا ضبط خفیف ہو تو ایسی حدیث حسن لذاتہ ہے۔"[1]

- حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ حسن لذاتہ حدیث کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

((أَنْ يَكُونَ رَاوِيهِ مِنَ الْمَشْهُورِينَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ، غَيْرَ أَنَّهُ

[1] نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر ص ۲۵۔

لَمْ يَبْلُغْ دَرَجَةَ رِجَالِ الصَّحِيحِ، لِكَوْنِهِ يَقْصُرُ عَنْهُمْ فِي الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ، وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْتَفِعُ عَنْ حَالِ مَنْ يُعَدُّ مَا يَنْفَرِدُ بِهِ مِنْ حَدِيثِهِ مُنْكَرًا، وَيُعْتَبَرُ فِي كُلِّ هَذَا مَعَ سَلَامَةِ الْحَدِيثِ مِنْ أَنْ يَكُونَ شَاذًّا وَمُنْكَرًا سَلَامَتُهُ مِنْ أَنْ يَكُونَ مُعَلَّلًا))

"حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جس کے راوی صدق و امانت میں مشہور ہوں، البتہ وہ صحیح حدیث کے راویوں کے درجہ تک نہ پہنچتے ہوں بایں صورت کہ حسن لذاتہ کے راوی صحیح لذاتہ حدیث کے راویوں سے حفظ و اتقان میں قاصر ہوں۔ اس کے ساتھ حسن لذاتہ کے راوی کا یہ امتیاز ہو کہ وہ اس راوی کے درجہ سے بلند ہو جس کی منفرد روایت منکر ہوتی ہے اور ہر حال میں وہ معتبر ہو، اس کے ساتھ اس کی حدیث شاذ، منکر اور معلل ہونے سے محفوظ ہو۔"❶

حسن لذاتہ حدیث کا حکم:

◈ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((ثُمَّ الْحَسَنُ كَالصَّحِيحِ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ وَ إِنْ كَانَ دُونَهُ فِي الْقُوَّةِ وَلِهَذَا أَدْرَجَتْهُ طَائِفَةٌ فِي نَوْعِ الصَّحِيحِ))

"پھر حسن لذاتہ حدیث حجت ہونے میں صحیح حدیث کی طرح ہے، اگرچہ قوت میں صحیح سے کم ہے۔ اسی وجہ سے علماء کی ایک جماعت نے اسے صحیح کی قسم میں شامل کیا ہے۔"❷

صحیح لغیرہ:

حسن لذاتہ حدیث اگر ایک یا ایک سے زیادہ حسن لذاتہ سندوں سے مروی ہو تو اس کا درجہ حسن لذاتہ سے بلند اور صحیح لذاتہ سے کم ہوتا ہے اور اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

---

❶ مقدمۃ ابن الصلاح ص: ۳۰۔
❷ التقریب والتیسیر للنووی ص: ۲۹۔

- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ صحیح لغیرہ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

((وَبِكَثْرَةِ طُرُقِهِ يُصَحَّحُ ، وَ إِنَّمَا نَحْكُمُ لَهُ بِالصِّحَّةِ عِنْدَ تَعَدُّدِ الطُّرُقِ. لِأَنَّ لِلصُّورَةِ الْمَجْمُوعَةِ قُوَّةً تَجْبُرُ الْقَدْرَ الَّذِي قَصُرَ بِهِ ضَبْطُ رَاوِي الْحَسَنِ عَنْ رَاوِي الصَّحِيحِ، وَمِنْ ثَمَّ تُطْلَقُ الصِّحَّةُ عَلَى الْإِسْنَادِ الَّذِي يَكُوْنُ حَسَنًا لِذَاتِهِ لَوْ تَفَرَّدَ إِذَا تَعَدَّدَ))

''حسن لذاتہ حدیث اپنی زیادہ سندوں کے سبب صحیح قرار دی جاتی ہے۔ زیادہ سندوں کی صورت میں ہم حسن لذاتہ پر صحیح کا حکم اس لیے لگاتے ہیں، کیونکہ کثرت اسناد میں وہ قوت ہے جو صحیح حدیث کے راوی سے حسن لذاتہ روایت کے راوی میں جو کمی ہوتی وہ اس کمی کو پورا کر دیتی ہے۔ اس وجہ سے جب حسن لذاتہ کی سندیں متعدد ہوں تو ایسی سند پر صحت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔''[1]

صحیح لغیرہ کا مرتبہ:

- ڈاکٹر محمود طحان کہتے ہیں:

''صحیح لغیرہ کا مرتبہ حسن لذاتہ سے بلند اور صحیح لذاتہ سے کم تر ہے۔''[2]

ضعیف حدیث کی تعریف:

جس حدیث میں صحیح اور حسن کی صفات نہ پائی جائیں وہ ضعیف ہے، حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((كُلُّ حَدِيْثٍ لَمْ يَجْتَمِعْ فِيْهِ صِفَاتُ الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ، وَلَا صِفَاتُ الْحَدِيْثِ الْحَسَنِ الْمَذْكُوْرَاتُ فِيْمَا تَقَدَّمَ، فَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ))

---

1. نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر ص:۲۶۔
2. تیسیر مصطلح الحدیث ص:۵۰۔

''ہر حدیث جس میں صحیح اور حسن حدیث کی بیان کردہ صفات نہ پائی جائیں وہ حدیث ضعیف ہے۔''[1]

ضعیف اور موضوع روایات کی شناعت کا بیان:

نبی ﷺ سے غیر ثابت روایات بیان کرنا، انھیں بلا تحقیق آپ ﷺ کی طرف نسبت کرنا اور صحت و ضعف کے احوال معلوم کیے بغیر احادیث نبویہ بیان کرنا ناجائز اور انتہائی ہلاکت خیز گناہ ہے۔ کیونکہ شرعی مسائل کی دو بنیادی اساسوں میں سے ایک اساس احادیث ہیں۔ ضعیف اور موضوع روایات کی آڑ میں چونکہ باطل پرست فرقے اور بدعتی لوگ اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور دین کے بنیادی مسائل کمزور اور مسخ کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ اس لیے احادیث نبویہ میں انتہائی احتیاط برتنے کی تاکید کی گئی اور فاسق وفاجر اور بدعتی لوگوں کی روایات مردود قرار دی گئی ہیں اور صرف ثقہ وصدوق راویوں کو قبول کیا گیا ہے۔ تاکہ دین میں کسی بھی قسم کی تحریف و تبدیلی، کمی اور اضافے اور گمراہ عوامل کا داخلہ روکا جائے۔ نیز احادیث نبویہ میں غلط بیانی کرنا، آپ ﷺ کی طرف خود ساختہ روایات منسوب کرنا اور احادیث کی صحت کی حقیقت معلوم کیے بغیر احادیث بیان کرنے کی سخت مذمت بیان کی گئی اور ایسے غیر ذمہ دار لوگوں کے لیے سخت وعید بیان کی گئی اور ان کی گواہی اور روایت کی تردید کا حکم دیا گیا ہے۔

1۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ (الحجرات 6)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔''

[1] مقدمۃ ابن الصلاح ص: ۲۵۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ عَدْلًا، لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ فِيهَا بِالتَّثَبُّتِ عِنْدَ نَقْلِ خَبَرِ الْفَاسِقِ، وَمَنْ ثَبَتَ فِسْقُهُ بَطَلَ قَوْلُهُ فِي الْأَخْبَارِ إِجْمَاعًا، لِأَنَّ الْخَبَرَ أَمَانَةٌ وَالْفِسْقُ قَرِينَةٌ يُبْطِلُهَا))

"یہ آیت خبر واحد کے مقبول ہونے کی دلیل ہے بشرطیکہ بیان کرنے والا راوی عادل ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فاسق کے خبر بیان کرنے کی صورت میں تحقیق کا حکم دیا ہے اور جس کا فسق ثابت ہو جائے احادیث میں اس کی بات بالاجماع باطل ہے۔ کیونکہ حدیث امانت ہے اور فسق ایسا قرینہ ہے جو اس امانت کو باطل کر دیتا ہے۔"[1]

- 2۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرض کے لین دین کے وقت دو گواہوں کی موجودگی میں تحریر لکھوانے کی تاکید کی اور اگر دو مرد گواہ میسر نہ آئیں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں اور گواہوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ﴾ (البقرۃ:282)

"ان لوگوں میں جنھیں تم گواہوں میں سے پسند کرتے ہو۔"

- 1۔ حافظ ابن جریر طبری رحمہ اللہ پسندیدہ گواہوں کی تفسیر بیان کرتے ہیں:

((يَعْنِي مِنَ الْعُدُولِ الْمُرْتَضَى دِينُهُمْ وَصَلَاحُهُمْ))

"اس سے مراد وہ عادل اور صالح لوگ ہیں جن کا دین پسندیدہ ہو۔"[2]

- 2۔ استاذ محترم حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یعنی جو دیانت، امانت اور اخلاق کے اعتبار سے تم میں قابل اعتماد سمجھے جاتے ہوں، نیز وہ

---

1. تفسیر القرطبی: ۱۶/۳۱۲۔
2. تفسیر طبری ۵/۸۶۔

مسلمان ہوں، عاقل، بالغ، فرائض کے پابند اور کبیرہ گناہوں سے بچنے والے بھی ہوں، کیونکہ اہل اسلام کے ہاں یہی لوگ پسندیدہ ہیں۔ غیر مسلم کی شہادت قبول نہیں ہو گی۔ "❶

جب قرض کے معاملہ میں گواہوں میں ایسے اوصاف ہونا ضروری ہیں تو حدیث رسول جو دین کا حصہ ہے اس کے راویوں میں تو یہ اوصاف اتم ہونے چاہییں اور محدثین ایسے ہی اوصاف کے حامل راویوں کی روایت قبول کرتے ہیں۔

3۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مطلقہ عورت کی عدت پوری ہونے پر خاوندوں کو حکم دیتے ہیں کہ یا تو انھیں اچھے طریقے سے بسائیں یا ان سے جدائی اختیار کر لیں اور جدائی کی صورت میں دو عادل مرد گواہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ (الطلاق: 2)

"اور اپنوں میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنا لو۔"

عادل گواہوں کی تفسیر میں ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

((وَهُمَا اللَّذَانِ يُرْضَى دِينُهُمَا وَأَمَانَتُهُمَا))

"دو عادل گواہ وہ ہوں جن کا دین اور امانت پسندیدہ ہو۔"❷

علامہ ڈاکٹر نور الدین عتر بیان کرتے ہیں:

"اوپر بیان کردہ آیات اگرچہ اموال اور معاملات کے متعلق ہیں، لیکن حدیث کی روایت چونکہ دین ہے تو حدیث کے راویوں کے لیے (عادل ہونے) کی شرط عائد کرنا زیادہ ضروری ہے۔"❸

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اوپر بیان کردہ آیات دلیل ہیں کہ فاسق شخص کی خبر ساقط و غیر مقبول

❶ تفسیر القرآن الکریم: ۱/۲۳۳۔
❷ تفسیر الطبری: ۲۳/۴۰۔
❸ منہج النقد فی علوم الحدیث ص: ۸۰۔

ہے اور غیر عادل شخص کی گواہی مردود و ناقابل اعتبار ہے۔

خبر اگرچہ اس کا معنی گواہی کے معنی سے کچھ صورتوں میں مختلف ہے لیکن یہ دونوں چیزیں اپنے اصل معانی میں متفق ہیں۔ (یہ دونوں اس چیز میں متفق ہیں کہ) جیسے فاسق کی گواہی تمام علماء کے نزدیک (معاملات میں) مردود ہے ایسے ہی اس کی گواہی حدیث میں بھی مردود ہے۔ نیز احادیث میں سے منکر روایت کی نفی پر سنت بھی دلالت کرتی ہے جیسے قرآن کریم فاسق کی خبر کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

منکر روایت کی نفی پر یہ مشہور حدیث دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ))

"جو شخص مجھ سے کوئی حدیث بیان کرے جسے خیال کیا جائے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں ایک ہے۔"[1]

انھی دلائل کے پیش نظر محدثین نے اصول حدیث وضع کیے جن میں ثقہ و عادل راویوں کی روایات ہی قابل احتجاج ہیں اور غیر عادل، کذاب اور فاسق لوگوں کی روایات کو مردود قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ صحت کے معیار پر پہنچنے والی احادیث ہی سے استدلال کرنا اور انھیں بیان کرنا درست اور جائز ہے اور ایسی روایت جو معیار حدیث پر صحیح قرار نہیں پاتی نہ تو ان سے دلیل لینا درست ہے اور نہ انھیں اصلاح احوال کے لیے بیان کرنا درست ہے۔ کیونکہ احادیث کی تحقیق میں بے احتیاطی بھی ایک سنگین جرم ہے اور ایسے غیر محتاط لوگوں کو بھی جھوٹ میں ملوث اور گناہ گار قرار دیا گیا ہے۔ پھر حدیث رسول میں جھوٹ اور کذب بیانی کو عظیم جرم قرار دیتے ہوئے اس کی سزا جہنم قرار دی گئی ہے۔

حدیث رسول ﷺ میں جھوٹ کی سنگینی:

رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا اس لیے بڑا جرم اور انتہائی قبیح حرکت ہے کہ آپ ﷺ کے اقوال، افعال، صفات اور تقریرات دین ہیں اور آپ ﷺ کی طرف منسوب جھوٹی احادیث دین بن سکتی ہیں اور ملحد و باطل پرور لوگ اپنے باطل عقائد و نظریات اور خود ساختہ فضائل اور بدعات دین میں

---

[1] مقدمہ صحیح مسلم، باب وجوب الروایۃ عن الثقات و ترك الكذابين، والتحذير من الكذب على رسول الله ﷺ۔

داخل کر سکتے تھے اور احادیث کی آڑ میں اپنے خبث باطن اور خباثتوں کو دین کا نام دے سکتے تھے۔ ملحدین و مفسدین کی انھی شر انگیزیوں کے پیش نظر شریعت نے احادیث رسول کے دفاع کا انتہائی خاص اہتمام کیا اور حدیث رسول میں جھوٹ کو انتہائی مہلک گناہ قرار دیا اور محدثین نے حدیث رسول میں جھوٹ بولنے والوں کی روایت کو ہمیشہ کے لیے نااہل قرار دیا حتیٰ کہ عام گفتگو میں جھوٹ بولنے والے کی روایت کو بھی سخت ضعیف کہہ کر ہمیشہ کے لیے رد کر دیا۔

حدیث نبوی میں احادیث کی غلط نسبت کرنے والوں کے لیے یوں وعید بیان کی گئی ہے۔

❁ **1**۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ))

”مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ آگ میں داخل ہو گا۔“ ❶

❁ **2**۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جس طرح فلاں فلاں صحابی رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں آپ ایسا نہیں کرتے؟ انھوں نے کہا: میں آپ ﷺ سے الگ تو نہیں ہوا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

”جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنے ٹھکانا آگ میں بنا لے۔“ ❷

❁ **3**۔ معروف تابعی عبدالعزیز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے زیادہ احادیث بیان کرنے سے یہ چیز مانع ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

”جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔“ ❸

---

❶ صحیح بخاری: ۱۰۶۔ صحیح مسلم: مقدمہ صحیح مسلم، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ: ۱۔

❷ صحیح بخاری: ۱۰۷۔

❸ صحیح بخاری: ۱۰۸۔ صحیح مسلم: مقدمہ صحیح مسلم، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ: ۲۔

- 4۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے کہی نہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔'' ❶

- 5۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''بلاشبہ مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی عام شخص پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا آگ بنا لے۔'' ❷

یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا حرام اور ناجائز فعل ہے اور آپ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے اور موضوع اور من گھڑت اور ایسی روایات جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں انھیں بیان کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اتنی سخت وعید کے باوجود علماء، خطباء، واعظین اور عام لوگوں کا بلاتحقیق احادیث بیان کرنا بے خوفی کی انتہا اور بہت بڑی جسارت ہے اور احادیث کے معاملہ میں اس قدر حساسیت اور سخت دھمکی کے باوجود احادیث کے بارے میں تحقیق نہ کرنا بہت بڑی تباہی اور ہلاکت کا پیش خیمہ ہے۔ احادیث کے متعلق عدم تحقیق ہی کا نتیجہ ہے کہ معاشرے میں خطباء و واعظین دھڑلے سے ضعیف اور من گھڑت روایات بیان کرتے، عوام سے داد وصول کرتے اور خوب پذیرائی حاصل کرتے ہیں۔ جب کہ صحیح احادیث کی تحقیق اور محقق احادیث بیان کرنے اور سننے کا ذوق ہی ناپید ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اوپر بیان کردہ شرعی احکام کی روشنی میں علماء، خطباء، واعظین اور عوام الناس احادیث کی تحقیق کا ذوق پیدا کریں اور نبی ﷺ سے ثابت احادیث ہی بیان کریں، اس

❶ صحیح بخاری: ۱۰۹۔
❷ صحیح بخاری: ۱۲۹۱۔ صحیح مسلم: صحیح مسلم: مقدمہ صحیح مسلم، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ: ۴۔

عمل سے حدیث کی عدم تحقیق کے گناہ سے بھی بچا جا سکتا ہے اور یہی واحد حل ہے جس سے اصل دین تک رسائی اور عمل ممکن ہے۔ ورنہ ضعیف اور خود ساختہ روایات جہاں عقائد و نظریات کے فساد کا باعث ہیں وہاں ان سے عام مسائل میں بدعات و خرافات کا بھی ایسا دروازہ کھلتا ہے کہ دین کی اصل شکل اور مسائل کی حقیقی صورت ہی مسخ ہو جاتی ہے۔ پھر نبی ﷺ کی طرف جھوٹ باندھنے کا جرم اور اس کی کڑی سزا ایک الگ ہولناک صورت حال ہے۔

پھر آپ ﷺ کی طرف جھوٹ باندھنا اور من گھڑت روایات بیان کرنا ہی جھوٹ نہیں بلکہ غیر محقق روایات اور ان کی صحت کے بارے میں شک ہونے کی صورت میں عدم یقین کی صورت میں احادیث بیان کرنا بھی جھوٹ ہے۔ نیز بغیر تحقیق کے ہر طرح کی رطب و یابس اور سچی جھوٹی روایات بیان کرنا بھی جھوٹ کی قسم ہے اور بغیر تحقیق کے روایات بیان کرنے اور سننے پر بھی وہی وعید ہے جو احادیث گھڑنے اور آپ ﷺ کی طرف جھوٹ باندھنے پر ہے۔

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ))

”جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جسے وہ جھوٹ خیال کرتا ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“ [1]

یہ حدیث دلیل ہے کہ حدیث کی صحت کا یقین ہونے کے بغیر اسے بیان کرنا درست نہیں۔ کوئی بھی حدیث اسی وقت بیان کرنا جائز ہے جب اس کے صحیح ہونے کا قطعی علم ہو۔ حافظ ابن حبان رحمہ اللہ اس حدیث کی وضاحت میں بیان کرتے ہیں:

”یہ حدیث دلیل ہے کہ محدث و عالم جب نبی ﷺ سے مروی غیر صحیح روایت بیان کرے، جو آپ ﷺ کی طرف غلط منسوب ہوئی ہے اور اسے اس حقیقت کا علم بھی ہو تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیونکہ حدیث کے ظاہر الفاظ اس سے بھی سخت ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جسے وہ جھوٹ خیال کرتا ہے تو وہ دو

[1] صحیح مسلم: مقدمہ صحیح مسلم: باب وجوب الروایۃ عن الثقات۔ سنن ابن ماجہ ۴۱۔

جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔" آپ ﷺ نے یہاں روایت کے بارے میں جھوٹ کے گمان کا بیان کیا ہے، یہ بیان نہیں کیا کہ اسے جھوٹ کا یقین ہے (چنانچہ جسے حدیث کے جھوٹ ہونے کا یقین ہو اور وہ حدیث بیان کر دے تو وہ تو کہیں بڑا مجرم ہے)۔ سو وہ شخص جو کوئی حدیث بیان کرے اور اسے اس کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کا شک ہو تو وہ بھی آپ ﷺ کے اس خطاب میں داخل ہے۔"❶

نیز جسے حدیث کے صحیح ہونے کا حتمی علم نہ ہو وہ بھی جھوٹا شمار ہوتا ہے اس لیے حدیث کی یقینی صحت کے علم کے بغیر حدیث بیان کرنا ناجائز ہے۔

- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔"❷

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

((فِي هَذَا الْخَبَرِ زَجْرٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ حَتَّى يَعْلَمَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ صِحَّتَهُ))

"اس حدیث میں اس شخص کے لیے زجر و توبیخ ہے جو ہر سنی بات بیان کرے جب تک اس کے صحیح ہونے کا یقینی علم نہ ہو۔"❸

ان دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ صرف وہ احادیث بیان کرنے کی رخصت ہے جو نبی ﷺ سے ثابت ہوں اور ان کے صحیح ہونے کا یقینی علم ہو۔ نبی ﷺ سے ضعیف، من گھڑت اور غیر ثابت روایات بیان کرنا ناجائز اور سخت گناہ کا کام ہے جنھیں بیان کرنے اور سننے سنانے سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے۔ نیز ضعیف و غیر ثابت احادیث عقائد و نظریات، احکام و مسائل اور فضائل اعمال، ترغیب و ترہیب

❶ المجروحین: ص: 1/7، 8۔

❷ صحیح مسلم، مقدمہ صحیح مسلم، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع: 5۔ سنن أبي داؤد: 4992۔

❸ المجروحین: 1/9۔

اور اذکار و وظائف میں بیان کرنا ناجائز ہیں اور نبی ﷺ کی طرف کسی بھی مسئلہ میں غیر ثابت روایات بیان کرنا درست نہیں۔ کچھ علماء فضائل اعمال، ترغیب وترہیب اور اذکار و وظائف میں ضعیف احادیث میں نرمی پیدا کرتے اور ضعیف روایات کو جائز سمجھتے ہیں ان علماء کا موقف اوپر بیان کردہ دلائل کی رو سے مرجوح اور نادرست ہے۔ صحیح اور راجح موقف یہ ہے کہ آپ ﷺ کی طرف کوئی بھی غیر ثابت روایت کی نسبت کرنا درست نہیں اور فضائل اعمال، ترغیب وترہیب اور اذکار و ادعیہ میں بھی یہی اصول کارفرما ہے۔ ذیل میں علماء و محدثین کے اقوال اس موقف کے درست ہونے کی دلیل ہیں۔

فضائل اعمال اور اذکار و وظائف میں ضعیف روایات کا حکم:

امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الأذکار'' میں فضائل اعمال میں ضعیف احادیث میں نرمی برتنے کا موقف پیش کیا ہے اور ان سمیت کئی علماء اس موقف کے قائل ہیں کہ احادیث کی تحقیق میں جتنی شدت احکام و مسائل میں ہے فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب میں یہ صورت حال نہیں ہے۔ ان میں کمزور روایات بھی دلیل بن سکتی ہیں۔ اوپر بیان کردہ دلائل کی رو سے یہ موقف مرجوح اور غیر درست ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ سے مروی احادیث میں آپ ﷺ کی طرف مطلق غیر ثابت روایات کی نسبت کی ممانعت ہے، جن میں احکام و مسائل اور فضائل اعمال سمیت تمام روایات شامل ہیں۔

محدث العصر علامہ ناصرالدین البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''جو شخص احکام و مسائل، فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب میں ضعیف اور غیر ثابت روایات بیان کرتا ہے وہ دو حالتوں میں سے ایک حالت میں ہوگا۔

1۔ یا تو اسے احادیث کے ضعف کا علم ہے لیکن وہ (تحریر یا تقریر میں) ان کا ضعف بیان نہیں کرتا تو وہ مسلمان کو دھوکا دینے والا ہے اور اس وعید (غیر ثابت روایات بیان کرنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے) میں داخل ہے۔

2۔ یا اسے حدیث کے ضعیف ہونے کا علم نہیں ہوگا، یہ بھی حدیث کی صحت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اسے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرنے کے سبب گناہ گار ہے کیونکہ آپ ﷺ کا

فرمان ہے:

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔''❶

اس شخص پر بھی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کے گناہ کا حصہ ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے اشارۃً وضاحت کی ہے کہ جو شخص ہر سنی سنائی بات بیان کرے یا لکھے تو وہ بھی آپ ﷺ پر جھوٹ منسوب کرنے میں شامل ہے۔ اس وجہ سے وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ ا۔ جس نے آپ ﷺ پر جھوٹ باندھا، ۲۔ جس نے اس جھوٹ کو پھیلایا اور بیان کیا۔''❷

پھر فضائل اعمال کی روایات میں تخفیف یا استثنیٰ کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ نیز علماء و محدثین کے آئندہ اقوال بھی اس موقف کو غلط اور مرجوع قرار دیتے ہیں۔

محدثین کے اقوال:

- **1**۔ ابو شامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((وَلَكِنَّهُ جَرَى فِي ذَلِكَ عَلَى عَادَةِ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الْأَحَادِيثِ يَتَسَاهَلُونَ فِي أَحَادِيثِ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ وَهَذَا عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَعِنْدَ عُلَمَاءِ الْأُصُوْلِ فَالْفِقْهِ خَطَأٌ بَلْ يَنْبَغِي أَنْ يُبَيِّنَ أَمْرَهُ إِنْ عَلِمَ وَإِلَّا دَخَلَ تَحْتَ الْوَعِيدِ فِي قَوْلِهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ))

''محدثین کی ایک جماعت کی یہ روش چلی آرہی ہے کہ وہ فضائل اعمال کی احادیث میں تساہل برتتے ہیں۔ محقق محدثین اور فقہ و اصول کے علماء کے نزدیک یہ خطا ہے، بلکہ عالم کے لیے ضروری ہے کہ اگر اسے حدیث کا حکم معلوم ہو تو وہ اسے بیان کرے ورنہ وہ

---

❶ صحیح مسلم مقدمہ صحیح مسلم باب النهي عن الحديث بكل ما سمع: ٥۔ سنن أبي داؤد: ٤٩٩٢۔

❷ تمام المنہ ص: ٣٣۔

آپ ﷺ کے اس فرمان کی وعید میں داخل ہے کہ جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ اسے جھوٹ خیال کرتا ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔" ❶

2۔ ابن ملقن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((وَيَجُوْزُ رِوَايَتُهُ وَالْعَمَلُ بِهِ فِي غَيْرِ الْأَحْكَامِ كَالْقِصَصِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ وَالتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ كَذَا ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ وَغَيْرُهُ وَفِيْهِ وَقْفَةٌ فَإِنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ فَإِسْنَادُ الْعَمَلِ إِلَيْهِ يُوْهِمُ ثُبُوْتَهُ وَيُوْقِعُ مَنْ لَا مَعْرِفَةَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَيَحْتَجُّ بِهِ وَقَدْ نُقِلَ عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّ الْحَدِيْثَ الضَّعِيْفَ لَا يُعْمَلُ بِهِ مُطْلَقًا))

"(کچھ علماء کا موقف ہے کہ) شرعی احکام کے سوا قصص، فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف روایت کو جائز اور قابل عمل قرار دیتے ہیں۔ امام نووی وغیرہ نے یہ موقف بیان کیا ہے۔ لیکن یہ مذہب محل نظر اور غیر ثابت ہے، کیونکہ (فضائل اعمال وغیرہ میں) ضعیف حدیث کے قابل عمل ہونے کی نسبت کرنا اس کے ثابت ہونے کا وہم دلاتا ہے اور جسے حدیث کی صحت کا علم نہیں اسے یہ باور کراتا ہے کہ حدیث صحیح ہے اور وہ اسے دلیل بنا لیتا ہے۔ جب کہ ابن عربی مالکی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ضعیف حدیث مطلق قابل عمل نہیں ہے۔" ❷

3۔ جمال الدین قاسمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((اَلْأَوَّلُ لَا يُعْمَلُ بِهِ مُطْلَقًا، لَا فِي الْأَحْكَامِ، وَلَا فِي الْفَضَائِلِ حَكَاهُ ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ فِي عُيُوْنِ الْأَثَرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ، وَ نَسَبَهُ فِي فَتْحِ الْمُغِيْثِ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ الْعَرَبِيِّ، وَ الظَّاهِرُ أَنَّ مَذْهَبَ

❶ الباعث علی انکار البدع والحوادث، ص: ۷۵۔
❷ المقنع فی علوم الحدیث، ص: ۱۰۴۔

الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ ذٰلِكَ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَيْهِ شَرْطُ الْبُخَارِيِّ فِي صَحِيْحِهِ وَتَشْنِيْعُ الْإِمَامِ مُسْلِمٍ عَلٰى رُوَاةِ الضَّعِيْفِ كَمَا أَسْلَفْنَاهُ وَعَدَمُ إِخْرَاجِهِمَا فِي صَحِيْحِهِمَا شَيْئًا مِنْهُ، وَهٰذَا مَذْهَبُ ابْنِ حَزْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَيْضًا حَيْثُ قَالَ فِي الْمِلَلِ وَالنِّحَلِ: مَا نَقَلَهُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ أَوْ كَافَّةٌ عَنْ كَافَّةٍ أَوْ ثِقَةٌ عَنْ ثِقَةٍ حَتّٰى يَبْلُغَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّ فِي الطَّرِيْقِ رَجُلًا مَجْرُوْحًا بِكِذْبٍ أَوْ غَفْلَةٍ، أَوْ مَجْهُوْلَ الْحَالِ فَهٰذَا يَقُوْلُ بِهِ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا يَحِلُّ عِنْدَنَا الْقَوْلُ بِهِ وَلَا تَصْدِيْقُهُ وَلَا الْأَخْذُ بِشَيْءٍ مِنْهُ))

''فضائل اعمال میں حجت کے متعلق علماء کے تین مذاہب ہیں، ان میں سے پہلا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر احکام اور فضائل میں مطلق عمل نہیں کیا جائے گا۔ ابن سید الناس نے عیون الاثر میں یہ قول یحییٰ بن معین سے نقل کیا ہے اور فتح المغیث میں یہ قول ابوبکر ابن العربی کی طرف منسوب کیا ہے۔ بظاہر بخاری اور مسلم کا مذہب بھی یہی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں امام بخاری کی صحت کی شرط اس پر دلالت کرتی ہے اور امام مسلم کا ضعیف راویوں کی مذمت کرنا اور ان دونوں ائمہ کا صحیحین میں ایسی روایات نہ لانا بھی اس پر دال ہے۔ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ بھی اسی موقف کے قائل ہیں، جیسا کہ وہ الملل والنحل میں بیان کرتے ہیں: صحیح حدیث وہ ہے جسے اہل مشرق واہل مغرب، یہ تمام (ثقہ) تمام (ثقہ) لوگوں سے یا ثقہ راوی ثقہ راوی سے بیان کرے حتیٰ کہ یہ سلسلہ نبی ﷺ تک پہنچ جائے۔ البتہ اگر سند میں کوئی راوی جھوٹ یا غفلت کی وجہ سے مجروح ہے یا مجہول الحال ہے تو کچھ لوگ اس سے دلیل لینے کے قائل ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسا موقف، ایسی روایت کی تصدیق اور اس سے استدلال حرام ہے۔''[1]

[1] قواعد التحدیث، ص: ۱۱۳۔

احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

حافظ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ ضعیف حدیث کا سبب ضعف بیان کرنا ہر حالت میں واجب ہے کیونکہ حدیث کا ضعف بیان نہ کرنا حدیث پر رسائی پانے والے کو یہ وہم دلاتا ہے کہ حدیث صحیح ہے۔ بالخصوص جب بیان کرنے والا ان علماء سے ہے جو مرجع خلائق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ احکام و مسائل اور فضائل اعمال میں کوئی فرق نہیں ان میں ضعیف احادیث سے دلیل لینا کسی بھی شخص کے لیے درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت صرف صحیح اور حسن احادیث ہی سے دلیل لینا مباح ہے۔ ❶

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

((وَلَا فَرْقَ فِي الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ فِي الْأَحْكَامِ، أَوْفِي الْفَضَائِلِ، إِذْ الْكُلُّ شَرْعٌ))

”احکام اور فضائل میں ضعیف احادیث پر عمل میں کوئی فرق نہیں (ہر صورت میں ضعیف حدیث پر عمل باطل ہے) کیونکہ حدیث کی ہر قسم شرع ہے۔“ ❷

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ موقف کہ اہل علم کی جماعت فضائل میں راویوں کے بارے میں تساہل برتتے ہیں اور فضائل اعمال میں ہر قسم کے راوی سے روایت کرتے ہیں اور احکام میں راویوں کی تحقیق میں شدت کرتے ہیں۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس موقف کی تردید میں کہتے ہیں:

((إِنَّ الْأَحْكَامَ الشَّرْعِيَّةِ مُتَسَاوِيَةُ الْأَقْدَامِ لَا فَرْقَ بَيْنَهَا فَلَا يَحِلُّ إِثْبَاتُ شَيْءٍ مِنْهَا إِلَّا بِمَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ وَإِلَّا كَانَ مِنَ

---

❶ الباعث الحثیث ص:۱۰۱۔

❷ تبیین العجب بما ورد فی شہر رجب، ص:۲۔

التَّقَوُّلِ عَلَى اللّٰهِ بِمَا لَمْ يَقُلْ وَ فِيْهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا هُوَ مَعْرُوْفٌ))

"شرعی احکام (فضائل اعمال اور دیگر احکام) کا مقام و مرتبہ ایک جیسا ہے۔ ان بارے مروی روایات میں کوئی فرق نہیں۔ سو احکام میں سے کسی بھی حکم کا اثبات تب ہی درست ہے جب اس کے ثبوت کی کوئی دلیل موجود ہو۔ (اگر وہ حدیث ثابت نہ ہو تو) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا ہے جو اس نے کہی نہیں اور ایسی غلط نسبت کے بارے میں جو سزا ہے وہ معروف ہے۔ (کہ ایسے شخص کا ٹھکانا جہنم ہے)"[1]

مولانا حبیب الرحمان کاندھلوی کا موقف:

مولانا حبیب الرحمٰن کاندھلوی ملا علی قاری کی شہرہ آفاق کتاب الموضوعات الکبیر کے ترجمہ میں فائدہ کے تحت یہ عبارت تحریر کرتے ہیں:

فائدہ: اس امر پر تو سب متفق ہیں کہ احکام اور عقائد میں نہ ضعیف روایت قبول کی جائے گی اور نہ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ فقہاء متاخرین نے اس اصول کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ لیکن فضائل اور ترغیب و ترہیب میں علماء کا اختلاف ہے۔ مذکورہ جماعت حدیث ضعیف کی روایت کی اجازت دیتی ہے اور اکثر احناف کا بھی یہی مذہب ہے، لیکن کبار محدثین اسے جائز تصور نہیں کرتے۔ خود ائمہ میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک روایت حدیث میں بہت شدید تھے۔ ان کے علاوہ بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی روایت ضعیف کو قبول نہیں فرماتے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ یہاں تک فرماتے ہیں:

((لَا يُقْبَلُ أَحَادِيْثُ الْفَضَائِلِ إِلَّا مَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمَذِيُّ))

"فضائل کی کوئی روایت قبول نہ کی جائے سوائے اس کے جو بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کی ہو۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

---

[1] الفوائد المجموعة فى الاحاديث الموضوعة: ص: ۲۸۳۔

((أَحَادِيْثُ الْفَضَائِلِ كُلُّهَا مَوْضُوعَةٌ أَوْ ضَعِيفَةٌ إِلَّا مَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمَذِيُّ))

''بخاری، مسلم اور ترمذی کے علاوہ تمام فضائل کی احادیث یا موضوع ہیں یا ضعیف اور علی الخصوص موجودہ دور میں اہل بدع انھی ضعیف روایات کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور انھی روایات کے ذریعہ منکرین احادیث اور دہریہ قسم کے لوگ دین پر معترض ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں علماء کا فرض ہے کہ ضعیف روایات بیان کرنے سے احتیاط کریں اور ضعیف بہرصورت ضعیف ہے، چاہے احکام میں ہو یا فضائل میں، عقائد میں ہو یا ترغیب میں اور پھر اس پر مسائل کی بنیاد رکھنا گویا کہ بالفاظ دیگر اسے صحیح تسلیم کر لینے کے مترادف ہے تو یہ کیونکر جائز ہو گا۔'' [1]

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ احادیث کی تحقیق میں محدثین کی مساعی جمیلہ بیان کرتے ہوئے اور یہ کہ ضعیف احادیث کسی صورت بھی قابل حجت نہیں، لکھتے ہیں:

((وَ إِنَّمَا أَلْزَمُوْا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ، وَ أَفْتَوْا بِذَلِكَ حِيْنَ سُئِلُوْا، لِمَا فِيْهِ مِنْ عَظِيْمِ الْخَطَرِ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّيْنِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيْلٍ، أَوْ تَحْرِيْمٍ، أَوْ أَمْرٍ، أَوْ نَهْيٍ، أَوْ تَرْغِيْبٍ، أَوْ تَرْهِيْبٍ، فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِلصِّدْقِ وَ الْأَمَانَةِ، ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَ لَمْ يُبَيِّنْ مَا فِيْهِ لِغَيْرِهِ، مِمَّنْ جَهِلَ مَعْرِفَتَهُ، كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذَلِكَ، غَاشًّا لِعَوَامِّ الْمُسْلِمِيْنَ إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا، أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا، وَ لَعَلَّهَا

[1] موضوعات کبیر للقاری ترجمہ مولانا کاندھلوی ص:۵۱۔۵۳۔

أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا، مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثِّقَاتِ وَأَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا مَقْنَعٍ،

وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِمَّنْ يُعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الضِّعَافِ وَ الْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ ، وَ يَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَ الضَّعْفِ إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلَى رِوَايَتِهَا، وَ الْاِعْتِدَادِ بِهَا إِرَادَةُ التَّكْثِيرِ بِذَلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِ، وَلِأَنْ يُقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِنَ الْحَدِيثِ، وَ أَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ،

وَ مَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هَذَا الْمَذْهَبَ، وَ سَلَكَ هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ، وَ كَانَ بِأَنْ يُسَمَّى جَاهِلًا، أَوْلَى مِنْ أَنْ يُنْسَبَ إِلَى عِلْمٍ))

”محدثین نے اپنے اوپر احادیث کے راویوں کے عیوب ظاہر کرنا اس لیے لازم کیا اور راویوں کے متعلق سوال کیے جانے کی صورت میں ان کے عیوب سے مطلع اس لیے کیا کیونکہ (مجروح راویوں کا روایات میں پایا جانا) انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ اس لیے کہ احادیث دین کی قبیل سے ہیں اور احادیث حلت و حرمت، امر و نہی اور ترغیب و ترہیب ثابت کرتی ہیں۔ سو جب احادیث کو روایت کرنے والا راوی صدق و امانت کا اہل نہ ہو پھر اس (نااہل راوی) سے روایت کرنے والا شخص جسے اس کی نااہلی کا علم ہو، اس سے روایت کرنے کی جسارت کرے اور ایسے راوی کی جرح سے ناواقف لوگوں کے لیے راوی کی جرح بیان نہ کرے تو وہ اس فعل پر گناہ گار اور عامۃ المسلمین کو دھوکا دینے والا ہے۔ کیونکہ

ایسی روایات سننے والوں کے بارے میں خدشہ ہے کہ وہ ان پر یا بعض ایسی روایات پر عمل پیرا ہوں گے۔ جب کہ ایسی روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حالانکہ (ضعیف احادیث کے برعکس) ثقہ اور قابل اعتماد راویوں کی صحیح احادیث اس قدر زیادہ ہیں کہ ضعیف اور ناقابل اعتماد راویوں کی روایات نقل کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

جو لوگ ضعیف احادیث اور مجہول اسناد کے ضعیف ہونے کی معرفت کے باوجود انھیں بیان کرتے ہیں میرا غالب گمان ہے کہ انھیں اس کام پر ابھارنے والی چیز عوام کے نزدیک زیادہ احادیث بیان کرنے کا جنون ہے کہ عوام کی طرف سے انھیں یہ داد وصول ہو کہ فلاں شخص کے پاس بہت زیادہ احادیث ہیں اور اس نے بے شمار احادیث لکھی ہوئی ہیں۔

علم حدیث میں جو شخص یہ راستہ اختیار کرے اور اس مسلک پر چلے تو اس کا علم حدیث میں کوئی حصہ نہیں اور ایسے شخص کو عالم کہنے کے بجائے جاہل کہنا زیادہ لائق ہے۔"[1]

اظہارِ تشکر:

آخر میں ان تمام رفقاء کا تہہ دل سے شکر گزار اور احسان مند ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری اور اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ بالخصوص علامہ محمود الحسن اسد صاحب حال مقیم انگلینڈ کا انتہائی ممنون ہوں کہ انھوں نے کتاب کی ترتیب و تزئین میں خاص دلچسپی لی اور اپنے خصوصی ذوق سے کتاب کی تہذیب و تسہیل کر کے عام فہم اور جاذب نظر بنایا۔ محترم مولانا مختار احمد خان سواتی صاحب امیر علماء جماعت اسلامی (لاہور) کی بھی از حد عنایات ہیں کہ انھوں نے اپنی محنت شاقہ سے تیار کردہ قرآنی فونٹ بہ نام "سواتی قرآنک فونٹ" اس کتاب میں استعمال کرنے کی اجازت دی۔ اللہ تعالیٰ جملہ معاونین کی کاوشیں قبول و منظور فرمائے اور انھیں ان کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے۔

قارئین کرام! اس کتاب میں جو خوبیاں ہیں وہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم فرمائی سے ہیں اور جو خامیاں

---

[1] مقدمۃ صحیح مسلم، باب بیان أن الاسناد من الدین: ۹۲۔

اور نقائص ہیں وہ راقم الحروف کی کوتاہیوں کا نتیجہ ہیں۔ اگر آپ کتاب میں کوئی خامی، نقص، یا کسی قسم کی کوئی غلطی دیکھیں تو راقم کو ضرور مطلع کریں۔ جائز اعتراضات کا شکریہ کے ساتھ ضرور ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے، میرے اہل خانہ، والدین، اساتذہ کرام اور تمام معاونین کے لیے توشہ آخرت بنائے آمین۔ والسلام

اخوکم فی اللہ

فاروق رفیع

ذکر کے فضائل

ذکر کا اہتمام حکم ربانی:

- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ (البقرة:152)

”تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری مت کرو۔“

- فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ (الاحزاب41،42)

”اے ایمان والو! تم اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو اور پہلے اور پچھلے پہر اس کی تسبیح کرو۔“

ذکر نہ کرنا مجرمانہ غفلت:

- اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الاعراف:205)

”اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے صبح و شام یاد کر اور بلند آواز کے بغیر زبان سے بھی اور غافلوں سے نہ ہو۔“

دشمن پر غلبے کا باعث:

- فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الانفال:45)

”اے ایمان والو! جب تم کسی گروہ کے مقابل ہو تو جمے رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

بے حیائی اور برائی سے روکنے کا مؤثر ہتھیار:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ (العنکبوت:45)

”اور نماز قائم کر، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔“

دلوں کا سکون:

❁ ارشاد ربانی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:28)

”وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔“

تقرب الٰہی کا ذریعہ:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

((أَنَا مَعَ عَبْدِيْ إِذَا هُوَ ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ))

”میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر سے اس کے ہونٹ ہلتے ہیں۔“[1]

❁ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[1] صحیح: مسند احمد: ۲/۵۴۰۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۹۲۔ صحیح ابن حبان: ۸۱۵۔

”اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔“ ❶

❁ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمھارے تمام اعمال سے بہتر، تمھارے مالک کو سب سے زیادہ پسند، تمھارے اعمال کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا، تمھارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور اس عمل سے بھی زیادہ بہتر کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑو پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمھاری گردنیں ماریں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”ضرور بتائیے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ذکر۔“ ❷

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے، جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، چنانچہ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔“ ❸

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جو شخص ایک نیکی لے کر آئے تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اضافہ بھی کرتا ہوں اور جو ایک بدی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس بدی کے مثل گناہ ہے یا میں بخش

---

❶ صحیح بخاري: ۶۴۰۷۔

❷ حسن: مسند احمد: ۵/۵۔ جامع ترمذي: ۳۳۷۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۹۰۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۹۶۔ عبداللہ بن سعید بن ابی ہند صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

❸ صحیح بخاري: ۷۴۰۵۔ صحیح مسلم: ۲۶۷۵۔ جامع ترمذي: ۳۶۰۳۔

دوں گا۔ جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، جو ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، جو میرے پاس چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص زمین کے بھراوے کے برابر گناہوں کے ساتھ مجھے ملے اس حال میں کہ اس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اسی قدر اسے مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔"[1]

۞ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام مجھ پر بہت زیادہ ہیں۔ سو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا عمل بتلایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تیری زبان ہمیشہ اللہ کی یاد سے تر رہے۔"[2]

۞ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے قرآن سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔"[3]

۞ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قرآن کے قاری سے کہا جائے گا، قرآن کی تلاوت کیجیے اور (اخروی منازل) چڑھتے جایئے اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے جیسے دنیا میں ترتیل سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ تیری منزل قرآن کی آخری آیت کے پاس ہے جو تو تلاوت کرے گا۔"[4]

۞ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب کہ ہم صفہ میں

---

[1] صحيح مسلم: ۲۶۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۲۱۔

[2] صحيح: مسند احمد: ۱۹۰/۴۔ جامع ترمذي: ۳۳۷۵۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۹۳۔

[3] حسن: جامع ترمذي: ۲۹۱۰۔ سنن دارمي: ۳۳۱۱۔ ضحاک بن عثمان ابو عثمان المدنی صدوق راوی ہے (تهذيب التهذيب: ۳۲۶/۵۔ ميزان الإعتدال: ۳۴۴/۲)۔

[4] حسن: مسند احمد: ۲۱۹/۲۔ سنن أبي داؤد: ۱۴۶۴۔ جامع ترمذي: ۲۹۱۴۔ سلسلة الصحيحة: ۲۲۴۰۔ عاصم بن بہدلہ صدوق راوی ہے۔

تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر صبح وادیٔ بطحان یا عقیق جائے اور بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں بغیر گناہ اور حق تلفی کے لائے۔“ ہم نے عرض کیا: ”ہم سب پسند کرتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی مسجد میں کیوں نہیں جاتا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دو آیات سیکھے یا تلاوت کرے، یہ (دو آیات سیکھنا یا تلاوت کرنا) اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، جتنی آیات ہوں اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔“ ❶

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ جب وہ گھر لوٹے تو گھر میں تین موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟“ ہم نے عرض کی: ”ہاں! (ہم پسند کرتے ہیں)“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نماز میں تین آیات تلاوت کرتا ہے (اس کا ثواب) تین اونٹنیوں سے زیادہ ہے۔“ ❷

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر مجلس برخاست کر دیں تو یہ مجلس روز قیامت ان کے لیے انتہائی افسوس کا باعث ہوگی۔“ ❸

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ پھر اگر اللہ چاہے گا تو انھیں سزا دے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔“ ❹

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۸۰۳۔ سنن أبي داود: ۱۴۵۶۔ صحیح ابن حبان: ۱۱۵۔
❷ صحیح مسلم: ۸۰۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۸۲۔
❸ حسن: مسند احمد: ۲/ ۴۹۵۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔
❹ حسن: عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۴۵۰۔ عمارہ بن غزیہ صدوق راوی ہے۔

”جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جس میں انھوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو گویا وہ گدھے کی لاش سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگی۔“ ❶

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مفردون سبقت لے گئے۔“ لوگوں نے عرض کیا: ”مفردون کون لوگ ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔“ ❷

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

”شیطان انسان کے دل کے ساتھ لگا رہتا ہے، جب وہ ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب دل (ذکر سے) غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔“ ❸

مسلسل ذکر کرنا اضافی اجر و ثواب:

❁ سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا: ”یا رسول اللہ! لوگوں میں سے بہترین انسان کون ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس شخص کے لیے خوش خبری ہے، جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہیں۔“

دوسرے دیہاتی نے عرض کیا: ”کون سا عمل بہترین ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تو اس حال میں دنیا چھوڑے کہ تیری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر ہو۔“

اس نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ عمل (مسلسل ذکر کرنا) مجھے کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ (عمل کافی نہیں، اجر کے لحاظ سے) اضافی ہے۔“ ❹

---

❶ حسن: سنن أبی داؤد: ۴۸۵۵۔ مسند احمد: ۳۸۹/۳۔ مستدرك حاكم: ۴۹۲/۱۔ سلسلة الصحیحة: ۷۷ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

❷ صحیح مسلم: ۲۶۷۶۔ صحیح ابن حبان: ۸۵۸۔

❸ صحیح: مصنف ابن أبی شیبة: ۳۵۹۱۹۔

❹ حسن: الأحاد والمثانی لابن أبی عاصم: ۱۳۵۶۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم: ۱۳۵۶۔ مسند ابن الجعد: ۳۴۳۱۔ سلسلة الصحیحة: ۱۸۳۶۔ اسماعیل بن عیاش صدوق راوی ہے اور ان کی شامیوں سے روایت حسن

شیطان سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ:

❁ سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ پانچ چیزوں پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان کا حکم دیں۔ ان میں سے ایک عمل یہ ہے:

((وَآمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللهِ كَثِيْرًا، وَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِي إِثْرِهِ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ، فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيْهِ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللهِ))

میں تمھیں اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ بلاشبہ ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کا دشمن تیز تعاقب کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کسی مضبوط قلعے میں داخل ہو جاتا ہے اور اس میں اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے۔ اسی طرح وہ اللہ کے ذکر ہی سے خود کو شیطان سے بچا سکتا ہے۔"❶

خلوت میں ذکر کی فضیلت:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ دیں گے جس دن اس کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (اس کے خوف سے) اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔"❷

ہر وقت ذکر کرنے کی فضیلت:

❁ سیدنا حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا: حنظلہ! کیسے ہو؟ میں نے کہا: "حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔" انھوں نے حیران ہو کر کہا: "تم کیا کہہ رہے ہو؟" میں نے عرض

درجہ کی ہے۔

❶ صحيح: مسند ابي يعلي: ١٥٧١۔ صحيح ابن حبان: ٦٢٣٣۔ مستدرك حاكم: ١/١١٧۔

❷ صحيح بخاري: ٦٦٠۔ صحيح مسلم: ١٠٣١۔

کیا: ”ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہمیں جنت اور جہنم یاد دلاتے ہیں تو کیفیت یوں ہوتی ہے، جیسے ہم (جنت اور جہنم کو) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ سے الگ ہوتے ہیں اور بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔“ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یہ صورت حال تو ہمیں بھی لاحق ہوتی ہے۔“ چنانچہ میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”کیسے؟“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ کی مجلس میں ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہمیں جنت اور جہنم یاد دلاتے ہیں تو کیفیت یوں ہوتی ہے، جیسے ہم (جنت اور جہنم کو) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ سے الگ ہوتے ہیں اور بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً))

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو، جو حالت میرے پاس ہوتی ہے اور مسلسل ذکر میں رہو تو فرشتے تمھارے بستروں پر اور تمھارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ لیکن حنظلہ وقت وقت کی بات ہے۔“ [1]

مجالس ذکر کے فضائل:

- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

[1] صحیح مسلم: ۲۷۵۰۔

﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾

''اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھ جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں اور تیری آنکھیں ان سے آگے نہ بڑھیں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو اور اس شخص کا کہنا مت مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔'' ❶

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی پریشانی دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور کرے گا، جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کا پردہ رکھے گا، جس نے کسی تنگ حال پر آسانی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو، جو شخص ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور اسے باہم سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس (مقرب فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔'' ❷

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو لوگ اللہ عزوجل کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس (مقرب فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔'' ❸

---

❶ الکھف: ۲۸۔

❷ صحیح مسلم: ۲۶۹۹۔ جامع ترمذي: ۲۹۴۵۔ سنن ابن ماجه: ۲۲۵۔

❸ صحیح مسلم: ۲۷۰۰۔ جامع ترمذي: ۳۳۷۸۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۹۱۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے اور اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں، پھر جب وہ ایسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مصروف ہوں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ (فرشتے) انھیں (ذکر کرنے والوں کو) آسمان دنیا تک اپنے پروں کے ساتھ گھیر لیتے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر ان کا رب ان سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ ان کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ وہ فرشتے کہتے ہیں: "وہ تیری تسبیح، کبریائی اور حمد و ثنا کرتے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟" فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں، اللہ کی قسم! انھوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیفیت کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری عبادت، تیری حمد و ثنا اور تیری پاکی بہت زیادہ بیان کریں۔ وہ پوچھتا ہے کہ "وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟" وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ وہ ارشاد کرتا ہے: "کیا انھوں نے اسے (جنت کو) دیکھا ہے؟" وہ کہتے ہیں: "نہیں، اللہ کی قسم! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔" وہ فرماتا ہے: "اگر وہ اسے دیکھ لیں تو صورت حال کیا ہو؟" وہ کہتے ہیں: "اگر وہ جنت دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، انتہائی طلب اور شدید رغبت کریں۔" وہ سوال کرتا ہے کہ "وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟" وہ عرض کرتے ہیں: "وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔" وہ بیان کرتا ہے: "کیا انھوں نے اسے (جہنم کو) دیکھا ہے؟" وہ کہتے ہیں: "نہیں، اللہ کی قسم! اے پروردگار! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔" وہ سوال کرتا ہے: "اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیفیت کیا ہو؟" وہ عرض کرتے ہیں: "اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے بہت بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ خائف ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا

ہے: ”میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ یقیناً میں نے انھیں (ذکر کرنے والوں کو) معاف کر دیا۔“ اس پر ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ”فلاں شخص ان میں سے نہیں ہے، وہ تو محض اپنی ضرورت کے لیے (محفل ذکر) میں آیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کا مجلس نشین (رحمت الٰہی) سے محروم نہیں ہو گا۔“ ❶

❁ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک حلقہ (ذکر) میں تشریف لائے اور پوچھا: ”تم کس لیے بیٹھے ہو؟“ انھوں نے عرض کی: ”ہم اللہ کے ذکر کی خاطر اور اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان کیا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم واقعی اس لیے بیٹھے ہو؟“ انھوں نے عرض کیا: ”اللہ کی قسم! ہم محض اسی غرض سے بیٹھے ہیں۔“ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک میں نے تم سے کسی بدگمانی کی وجہ سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ یقیناً اللہ عزوجل تمھارے سبب فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔“ ❷

ذکر سے غفلت دلوں کی سختی کا باعث:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو، کیونکہ ذکر الٰہی کے سوا گفتگو دلوں کی سختی کا باعث ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور سخت دل (والا) ہے۔“ ❸

---

❶ صحیح بخاري: ٦٤٠٨۔ صحیح مسلم: ٢٦٨٩۔
❷ صحیح مسلم: ٢٧٠١۔ جامع ترمذي: ٣٣٧٩۔
❸ حسن: سنن ترمذي: ٢٤١١۔ ابراہیم بن عبداللہ بن حارث بن حاطب صدوق راوی ہے۔ ابو نعیم اصبہانی نے تاریخ اصبہان میں اسے صدوق کہا ہے۔

بستر سے مصلے تک

بیدار ہونے کے بعد کا عمل:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں باندھتا ہے اور ہر گرہ پر افسون پھونک دیتا ہے کہ ابھی بہت رات باقی ہے سو تا رہ، پھر اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر شروع کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، بعد ازاں جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو خوش مزاج، خوش دل رہتا ہے ورنہ بد مزاج سست رہ کر دن گزارتا ہے۔"❶

بیدار ہونے کی دعا:

❁ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَیْهِ النُّشُوْرُ))

"تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں موت سے دوچار کرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے"❷

بیدار ہونے کا وظیفہ:

❁ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (فجر) میں معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) کی تلاوت کی اور مجھے فرمایا:

"تو جب بھی سوئے یا بیدار ہو ان سورتوں کی تلاوت کیا کر۔"❸

---

❶ صحیح بخاري: ۳۲۶۹۔ صحیح مسلم: ۷۷۶۔

❷ صحیح بخاري: ۶۳۱۴۔ صحیح مسلم: ۲۷۱۱۔

❸ صحیح: السنن الکبری للنسائی: ۱۰۷۲۵۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۸۸۹۔

بیداری کے بعد تلاوت قرآن:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل خانہ سے کچھ دیر باتیں کیں پھر آپ ﷺ سو گئے۔ پھر جب آخری تہائی رات کا وقت ہوا تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾

”بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔“

پھر آپ ﷺ اٹھے، وضو کیا، مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز ادا کی۔ پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ ﷺ نے دو رکعت ادا کی۔ پھر آپ ﷺ گھر سے نکلے اور صبح کی نماز پڑھی۔“ [1]

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ (تہجد کے لیے) بیدار ہوئے، نیند دور کرنے کے لئے منہ پر ہاتھ پھیرا اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں۔

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۞ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ اٰمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۞ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

[1] صحیح بخاری: ۴۵۶۹۔ صحیح مسلم: ۳۵۶۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

”وہ لوگ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو جسے آگ میں ڈالے سو یقیناً تو نے اسے رُسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا، جو ایمان کے لیے آواز دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ

فوت کر۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی کہ بے شک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا، مرد ہو یا عورت، تمھارا بعض بعض سے ہے۔ تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انھیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی برائیاں ضرور دور کروں گا اور ہر صورت انھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اللہ کے ہاں سے بدلے کے لیے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا بدلہ ہے۔ تجھے ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے جنھوں نے کفر کیا۔ تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا بچھونا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، ان کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں، اللہ کے پاس سے مہمانی کے طور پر اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے بہتر ہے۔ اور بلاشبہ اہل کتاب میں سے کچھ لوگ یقیناً ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھی جو تمھاری طرف نازل کیا گیا اور جو ان کی طرف نازل کیا گیا، اللہ کے لیے عاجزی کرنے والے ہیں، وہ اللہ کی آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں پر ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' [1]

تین مرتبہ ناک جھاڑنا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک جھاڑے،

[1] صحيح بخاري: ٤٥٧٠۔ صحيح مسلم: ٧٦٣۔

کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بانسے میں رات بسر کرتا ہے۔“ ❶

تین مرتبہ ہاتھ دھونا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک تین مرتبہ دھو نہ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔“ ❷

❶ صحيح بخاري: ٣٢٩٥۔ صحيح مسلم: ٢٣٨۔
❷ صحيح بخاري: ١٦٢۔ صحيح مسلم: ٢٧٨۔

گھر سے مسجد تک

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ))

"اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنّنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"❶

❁ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بلاشبہ یہ بیت الخلاء شیاطین کے مراکز ہیں، چنانچہ تم میں کوئی شخص جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو وہ یہ کلمات کہے:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ))

"میں خبیث جنوں اور خبیث جنّنیوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"❷

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے:

((غُفْرَانَكَ))

"اے اللہ میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔"❸

وضو کے بعد کی دعائیں:

❁ 1۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ذمے اونٹوں کی دیکھ بھال تھی۔ چنانچہ (ان کے چرانے کی) میری باری آئی تو میں انھیں شام کو واپس لایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس

---

❶ صحیح بخاري:١٤٢،٦٣٢٢۔ صحیح مسلم:٣٧٥۔ سنن أبي داؤد:٥۔
❷ صحیح:سنن أبي داؤد:٦۔ سنن ابن ماجه:٢٩٦۔ مسند احمد:٣٦٩/٤۔ سلسلة الصحیحة:١٠٧٠۔
❸ حسن:سنن أبي داؤد:٣٠۔ جامع ترمذي:٧۔ سنن ابن ماجه:٣٠٠۔ صحیح أبي داؤد:٢٣۔ یوسف بن ابی بردہ صدوق الحدیث اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

حالت میں پایا کہ آپ ﷺ کھڑے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں آپ ﷺ کے یہ کلمات سن پایا:

”جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز اس حال میں ادا کرے کہ اس کا دل اور چہرہ نماز کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔“ (یہ کلمات سن کر) میں نے کہا: ”یہ کتنے شاندار کلمات ہیں؟“ تو اچانک میرے سامنے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اس سے پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی، میں نے دیکھا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، انھوں نے کہا: ”لگتا ہے تو ابھی آیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ))

”میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔“ ❶

2۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”جس نے وضو کیا اور یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ))

”پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“

تو اس کے لیے ایک رقعہ لکھا جاتا ہے پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور وہ مہر قیامت کے

❶ صحیح مسلم: ۲۳۴۔ سنن أبي داود: ۱۶۹۔ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۱۔

دن توڑی جائے گی۔“ ❶

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

”اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر میں نے بھروسا کیا، نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے)۔“

تو اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے۔ (سارے کاموں میں) تیری رہنمائی کی گئی، تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: ”تو اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتا ہے، جس کی رہنمائی کی گئی، جو کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔“ ❷

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرے (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ کہے) تو شیطان (اپنے رفقاء سے) کہتا ہے کہ نہ تمھارے سونے کی جگہ اور نہ تمھارے لیے شام کا کھانا ہے۔ لیکن جب وہ داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے رفقاء سے) کہتا ہے کہ تمھارے لیے سونے کی جگہ ہے اور جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تمھیں سونے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی۔“ ❸

---

❶ صحیح: السنن الکبری للنسائی: ۶/۲۵۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۸۰۔ طبرانی اوسط: ۱۵۱۱۔ مصنف ابن أبی شیبة: ۲۹۸۸۴۔ سلسلة الصحیحة: ۲۶۵۱۔

❷ حسن: الأحادیث المختارة للضیاء المقدسی: ۱۵۴۰۔ یحییٰ بن سعید بن ابان صدوق راوی ہے۔

❸ صحیح مسلم: ۲۰۱۸۔ سنن أبی داود: ۳۷۶۵۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۸۷۔

گھر سے جانے اور آنے پر نفل پڑھنا:

◉ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جب تو اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعت نماز ادا کر یہ دو رکعتیں تجھے گھر سے باہر کی برائی سے محفوظ رکھیں گی اور جب تو گھر میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھ یہ تجھے گھر کی اندرونی برائی سے محفوظ رکھیں گی۔"❶

سلام کہہ کر گھر میں داخل ہونا:

◉ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تین آدمیوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (۱)۔ ایسا آدمی جو اللہ عزوجل کے راستے میں جنگ کے لیے نکلے تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے تاوقتیکہ وہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اجر و ثواب سے لوٹائے گا جو اس نے حاصل کیا ہو۔ (۲)۔ ایسا شخص جو مسجد کی طرف جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے حتیٰ کہ وہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر و ثواب سے لوٹائے گا، جو اس نے کمایا ہے۔ (۳)۔ وہ شخص جو گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔"❷

نماز سے پہلے کی دعا:

◉ سیدہ اُمّ رافع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے عرض کی: "یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس پر اللہ عزوجل مجھے اجر و ثواب سے نوازے۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے اُمّ رافع! جب تو نماز کے لیے اٹھے تو دس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، دس مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، دس مرتبہ اَللهُ أَكْبَرُ اور دس مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ کہہ۔ جب تو

---

❶ حسن: مسند بزار: ۸۵٦۷۔ شعب الإیمان للبیھقی: أخبار الصلاۃ لعبد الغنی المقدسی: ١٢۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ١٣٢٣۔ شعب الإیمان للبیھقی: ٢٨١٤۔ بکر بن عمرو صدوق راوی ہے۔

❷ صحیح: سنن أبی داود: ٢٤٩٢۔ صحیح ابن حبان: ٤٩٩۔ سنن بیھقی: ١٦٦/٩۔ صحیح أبی داؤد: ٢٢٥٣

دس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہے گا: "یہ میرے لیے ہیں (یعنی ان کلمات میں میری تعریف ہے۔")، جب تو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہے گا: "یہ میرے لیے ہیں۔" جب تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہے گا: "یہ میرے لیے ہے۔" جب تو اَللهُ أَكْبَرُ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہے گا: "یہ میری تعریف ہے اور جب تو أَسْتَغْفِرُ اللهَ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہے گا: "یقیناً میں نے تجھے معاف کر دیا۔" ❶

مسجد کی طرف جانے کی دعا:

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی) نماز کے لیے یہ کلمات کہتے ہوئے نکلے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا))

"اے اللہ! میرے دل میں، میری زبان میں اور میرے کانوں میں نور کر دے، میری آنکھوں میں، میرے پیچھے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ! مجھے نور عطا فرما۔" ❷

فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا:

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتیں ادا کیں اور یہ دعا پڑھی:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَعَصَبِيْ نُوْرًا،

❶ حسن: عمل اليوم والليلة لابن السني: ١٠٧۔ سلسلة الصحيحة: ٣٣٣٨۔ عطاف بن خالد صدوق راوی ہے۔

❷ صحیح مسلم: ٧٦٣۔

وَلَحْمِيْ نُوْرًا، وَدَمِيْ نُوْرًا، وَشَعْرِيْ نُوْرًا، وَبَشَرِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا، وَعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا))

"اے اللہ! میرے دل میں، میری آنکھوں میں، میرے کانوں میں، میرے دائیں اور بائیں، میرے اوپر نیچے اور میرے آگے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کر دے۔ میری زبان، میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میرے چمڑے میں نور کر دے۔ میری ذات میں نور کر دے، میرے لیے نور کو بڑھا اور مجھے نور عطا فرما۔" [1]

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں:

1۔ سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے:

((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

"اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" [2]

2۔ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ))

"میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی، اس کے معزز چہرے کی اور اس کی قدیم بادشاہت کی پناہ چاہتا ہوں۔"

راوی نے کہا: "بس اتنا ہی کہا۔" میں نے کہا: "ہاں!" سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب کوئی شخص یہ کہتا ہے

---

1. صحیح بخاری: ۶۳۱۶۔ صحیح مسلم: ۷۶۳۔
2. صحیح مسلم: ۷۱۳۔ سنن نسائی: ۷۳۰۔ مسند بزار: ۳۱۴۴۔

تو شیطان کہتا ہے: ''اب وہ مجھ سے تمام دن کے لیے بچا لیا گیا۔''❶

3۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے:

((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''❷

4۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے جاتے تو فرماتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

''اللہ کا نام لے کر (داخل ہو رہا ہوں) سلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''❸

مسجد سے نکلنے کی دعائیں:

1۔ سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی مسجد سے نکلے تو کہے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''❹

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد سے باہر نکلے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے:

((اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ))

---

❶ صحیح: سنن أبی داود: ۴۶۶۔ صحیح أبی داود: ۴۸۵۔

❷ حسن: سنن ابن ماجه: ۷۷۳۔ ضحاک بن عثمان صدوق راوی ہے۔

❸ حسن: سنن أبی داود: ۴۶۵۔ عبدالعزیز بن محمد بن عبید دراوردی صدوق راوی ہیں۔ سنن ابن ماجه: ۷۷۲۔ الکلم الطیب: ۱۱۶۳ اسماعیل بن عیاش اور عمارہ بن غزیہ صدوق راوی ہیں۔

❹ صحیح مسلم: ۷۱۳۔ سنن نسائی: ۷۳۰۔ مسند بزار: ۳۱۴۴۔

"اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔"❶

3۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو فرماتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ))

"میں اللہ کا نام لے کر (نکل رہا ہوں) سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔ اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"❷

4۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص مسجد سے نکلے تو اپنے نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ))

"اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے پناہ دے۔"❸

---

❶ حسن: سنن ابن ماجه: ۷۷۳۔ ضحاک بن عثمان صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: سنن أبي داود: ۴۶۵، عبد العزیز بن محمد بن عبید دراوردی صدوق راوی ہیں۔ سنن ابن ماجه: ۷۷۲، الکلم الطیب: ۱۱۶۳ اسماعیل بن عیاش اور عمارہ بن غزیہ صدوق راوی ہیں۔

❸ صحیح: صحیح ابن خزیمة: ۴۵۲، صحیح ابن حبان: ۲۰۴۷، مستدرك حاكم: ۷۴۷، سنن بیهقی: ۲/۶۲۰۔

اذان کا بیان

اکہری اذان:

❁ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے اذان کہا کرتے تھے: [1]

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ	اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ	حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ	لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

دوہری اذان:

❁ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جو اذان کے کلمات سکھائے وہ حسب ذیل ہیں [2]۔
اس اذان کو دوہری اذان کہا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ	اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

---

[1] حسن: سنن أبي داؤد: ۴۹۹۔ سنن ابن ماجه: ۷۰۶۔ صحیح أبي داؤد: ۵۱۲۔ محمد بن اسحاق صدوق راوی ہے۔
[2] صحیح مسلم: ۳۷۹۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ — أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ — أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ — حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ — حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ — لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

تہجد کی اذان:

- صبح (تہجد) کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یہ الفاظ کہے جائیں:

((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ))

”نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔“ (1)

اذان کا جواب:

- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اذان سنتے وقت (موذن کے شہادتین کہنے کے بعد) (2) یہ کہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا))

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔“

---

(1) صحیح: سنن أبی داؤد: ۵۰۱۔ صحیح أبی داؤد: ۵۱۵۔

(2) حسن: صحیح ابن خزیمة: ۴۲۲۰، سعید بن کثیر بن عفیر، یحییٰ بن ایوب غافقی اور حکیم بن عبد اللہ بن قیس صدوق راوی ہیں۔

تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"❶

مؤذن کے برابر ثواب:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: "اے اللہ کے رسول! مؤذن ہم سے فضیلت لے گئے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس طرح مؤذن کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو۔ پھر جب تم اس (اذان کے جواب) سے فارغ ہو جاؤ تو جو سوال کرو، دیے جاؤ گے۔"❷

اذان کا جواب:

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب مؤذن ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہے تو تم ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہو اور جب وہ ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہے تو (اس کے جواب میں) ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہو اور جب وہ ((أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ)) کہے تو (اس کے جواب میں) ((أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ)) کہو اور جب وہ ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ)) کہے تو (اس کے جواب میں) ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) کہو اور جب وہ ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کہے تو (اس کے جواب میں) ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) کہو اور جب وہ ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہے تو (اس کے جواب میں) ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہو اور جب وہ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہے تو (اس کے جواب میں) ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہو۔"

جو شخص یہ کلمات صدق دل سے کہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔"❸

اذان کے بعد درود پڑھنا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

❶ صحیح مسلم: ۳۸۶۔

❷ حسن: سنن أبی داود: ۵۲۴۔ صحیح أبی داود: ۵۳۷۔ یحییٰ بن عبد اللہ بن شریح المعافری صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

❸ صحیح مسلم: ۳۸۵۔ سنن أبی داود: ۵۲۷۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۸۵۔

ہوئے سنا:

”جب تم مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ جو کوئی میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی۔“❶

درود کے مسنون الفاظ

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ))

”اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمتیں بھیج، جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں بھیجیں، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما، جیسا کہ تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بہت بزرگی والا ہے۔“❷

اذان کے بعد کی دعا:

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

---

❶ صحیح مسلم: ۳۸۴۔ سنن أبي داود: ۵۲۳۔ جامع ترمذی: ۳۶۱۴۔
❷ صحیح بخاري: ۳۳۷۰۔

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ (اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ)))

"اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو قیامت کے دن وسیلہ اور فضیلت نصیب کر اور انھیں مقام محمود پر فائز کر، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ (بلاشبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔)" ❶

تو اسے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ملے گی۔" ❷

اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنا:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، لہٰذا (اس وقت) دعا کیا کرو۔" ❸

اذان کے وقت دعا مانگنا:

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دو (وقت کی دعا) رد نہیں کی جاتی یا بہت کم رد کی جاتی ہے، اذان کے وقت اور جنگ کے وقت، جب لوگ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں۔" ❹

بارش اور آندھی میں اذان:

بارش، سخت سردی اور تیز آندھی کی صورت میں مؤذن اذان کے آخر میں أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ کہے یا حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی جگہ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ)) کہے:

❁ 1۔ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان مقام پر سخت سرد رات میں

---

❶ صحیح: سنن بیہقی: ۱/ ۴۱۰۔
❷ صحیح بخاري: ۶۱۴، ۴۷۱۹۔ سنن أبي داؤد: ۵۲۹۔ جامع ترمذي: ۲۱۱۔
❸ حسن: مسند احمد: ۳/ ۲۲۵۔ صحیح أبي داؤد: ۵۳۴. یونس بن ابی اسحاق صدوق راوی ہے۔
❹ حسن: سنن أبي داؤد: ۲۵۴۰۔ سنن بیہقی: ۱/ ۴۱۰. موسیٰ بن یعقوب زمعی صدوق راوی ہے۔

اذان کہی پھر (اذان کے آخر میں) صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ کہا اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں سخت سرد رات یا بارش والی رات مؤذن کو حکم دیتے کہ اذان کہے۔ پھر اذان کے آخر میں کہے:

((أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ))

''آگاہ ہو جاؤ، آرام گاہوں میں نماز پڑھو۔'' [1]

2۔ عبد اللہ بن حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بارش والے دن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن سے کہا: جب تو اذان میں ((أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ)) کہے تو ((حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ)) نہ کہنا۔ ان کلمات کی جگہ ((صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ)) کہو۔ گویا لوگوں نے ان کی اس بات کو ناپسند کیا۔ اس پر انھوں نے کہا: ''یہ کام انھوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی نبی اکرم ﷺ نے کیا۔) بے شک جمعہ واجب ہے اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمھیں مشقت میں ڈالوں کہ تم مٹی اور کیچڑ میں چل کر آؤ۔'' [2]

اقامت:

اذان کی طرح اکہری اور دوہری دونوں طرح اقامت ثابت ہے، تاہم اکہری اذان کے لیے اکہری اقامت اور دوہری اذان کے لیے دوہری اقامت مشروع ہے۔

اکہری تکبیر: [3]

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

---

1. صحیح بخاري: ٦٣٢۔
2. صحیح بخاري: ٩٠١۔ سنن ابن داود: ١٠٦٦۔
3. صحیح بخاري: ٦٠٥۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ　　لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

دوہری تکبیر:[1]

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ　　اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ　　أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ　　أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ　　حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ　　حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ　　قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ　　لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اذان کی فضیلت:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر و ثواب ہے، پھر قرعہ اندازی کے سوا کوئی اور حل نہ پائیں تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں۔"[2]

اذان و تکبیر سن کر شیطان کا بھاگنا:

❁ **1**۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان نہیں سنتا۔ پھر جب اذان ہو جاتی ہے تو وہ (واپس) آ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور جب تکبیر ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے اور نمازی اور اس

[1] صحيح: سنن أبي داؤد: ٥٠١، ٥٠٢۔
[2] صحيح بخاري: ٦١٥۔ صحيح مسلم: ٤٣٧۔

کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ کہتا ہے: فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، وہ اسے ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو نمازی کو یاد نہیں ہوتیں۔ حتیٰ کہ اسے معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں۔"❶

2۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو بھاگ اٹھتا ہے حتیٰ کہ روحاء مقام پر چلا جاتا ہے۔"

سلیمان بن مہران اعمش کہتے ہیں کہ روحاء مقام کی مسافت کے بارے میں پوچھا تو ابو سفیان راوی نے کہا: "یہ مدینہ سے ۳۶ میل ہے۔"❷

مؤذن کی شان وعظمت:

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"روز قیامت اذان دینے والوں کی گردنیں تمام لوگوں سے لمبی ہوں گی۔"❸

مؤذن کے لیے گواہی:

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مؤذن کی آواز کو جو بھی جن، انسان یا کوئی دوسری چیز سنتی ہے قیامت کے دن وہ اس کے لیے گواہی دے گی۔"❹

جہاں تک آواز وہاں تک گواہی:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جن وانس اور جو چیز بھی مؤذن کی آواز کی انتہا سنتی ہے تو جہاں تک آواز جاتی ہے وہاں تک ہر چیز روز قیامت اس کے حق میں گواہی دے گی۔"❺

---

❶ صحیح بخاري: ۶۰۸۔ صحیح مسلم: ۳۸۹۔
❷ صحیح مسلم: ۳۸۸۔
❸ صحیح مسلم: ۳۸۷۔ سنن ابن ماجہ: ۷۲۵۔
❹ صحیح بخاري: ۶۰۹۔
❺ صحیح بخاري: ۶۰۹۔

مؤذن کے لیے ہر تر و خشک چیز کی گواہی:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے، وہاں تک اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز اس کے حق میں گواہی دے گی، نماز میں حاضر ہونے والے شخص کے لیے پچیس نمازیں لکھی جاتی ہیں اور دو نمازوں کے درمیان کے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" ❶

مسجد میں خرید و فروخت اور گم شدہ چیز کا اعلان کرنا:

1۔ سیدنا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کیا اور کہا: "سرخ اونٹ کی اطلاع کون دے گا؟" اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تجھے (اونٹ) نہ ملے۔ مسجدیں تو جس لیے بنی ہیں، اسی لیے بنی ہیں۔" (یعنی مساجد عبادات اور ذکر و تلاوت کے لیے تعمیر کی گئی ہیں۔) ❷

2۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے، (غیر شرعی و غیر اخلاقی) شعر گوئی سے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے سے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنانے سے منع کیا۔" ❸

3۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے سنے تو کہے:

((لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ))

"اللہ اسے تیری طرف نہ لوٹائے۔ کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔" ❹

4۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح: سنن أبي داؤد: ۵۱۵۔ سنن ابن ماجه: ۶۴۵۔ صحیح ابن خزیمة: ۳۹۰۔
❷ صحیح مسلم: ۵۶۹۔ سنن أبي داؤد: ۴۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۷۶۷۔
❸ حسن: مسند أحمد: ۶۶۷۶۔
❹ صحیح مسلم: ۵۶۸۔

"جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو:

((لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ))

"اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔"

اور جب کسی شخص کو (مسجد میں) گم شدہ چیز کا اعلان کرتے سنو تو کہو:

((لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ))

"اللہ تیری چیز نہ لوٹائے۔" [1]

---

[1] حسن: جامع ترمذي: ۱۳۲۱۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۱۷۶۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردی صدوق راوی ہے۔

نماز کا بیان

تکبیر تحریمہ:

نماز کا آغاز تکبیر تحریمہ سے کریں (یعنی اللہ اکبر کہیں) ❶

دعائے استفتاح:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کچھ سکوت فرماتے تھے، میں نے عرض کی: "یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں (یہ) کلمات کہتا ہوں:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))

"اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔" ❷

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز شروع کرتے تو اس دعا کا اہتمام کرتے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ))

---

❶ صحيح بخاري: ۶۲۵۱۔ صحيح مسلم: ۳۹۷۔

❷ صحيح مسلم: ۵۹۸۔ سنن نسائی: ۶۰۔ صحيح ابن خزيمة: ۴۶۵۔

”اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔“ ❶

3۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

((إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))

”میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہوں اور میں فرماں برداروں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا، میرے سب گناہوں کو بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں۔ مجھے اچھی عادات سکھا دے، تیرے سوا اچھی عادات کی توفیق کوئی نہیں دے سکتا

---

❶ حسن: سنن أبي داؤد: ۷۷۵۔ جامع ترمذي: ۲۴۲۔ سنن ابن ماجه: ۸۰۴۔ صحيح أبي داؤد: ۷۴۸۔ عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان ضبعی اور علی بن علی رفاعی صدوق راوی ہیں۔

اور مجھ سے بری عادات دور کر دے، تیرے سوا مجھ سے بری عادات دور کرنے والا کوئی نہیں۔ میں حاضر ہوں اور تیرا فرماں بردار ہوں اور ساری خیر تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر تیری طرف منسوب نہیں۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری التجا تیری طرف ہے، تو بڑی برکت والا ہے اور بہت بلند ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔"[1]

4۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر یہ کلمات کہتے:

((إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِيْ سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ))

"بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس کا حکم دیا گیا ہوں اور میں اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! میری اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، تیرے سوا ان کی اچھائی کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا اور مجھے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچا لے، تیرے سوا ان سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"[2]

تعوذ پڑھنا:

1۔ قرآن کریم کی تلاوت سے قبل تعوذ پڑھنا مشروع ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾

---

1. صحیح مسلم: 771۔ سنن أبی داؤد: 760۔
2. حسن: سنن نسائی: 897۔ سلسلة الصحيحة: 3255۔ عمرو بن عثمان بن سعید صدوق راوی ہے۔

”جب تو قرآن پڑھے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کر۔“ (النحل: 98)

(اس آیت کی تعبیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے) امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ تعوذ کے پسندیدہ اور افضل الفاظ یہ ہیں:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))

”میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ ❶

2۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیہ کلمات کہے:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَ نَفْخِهِ، وَ نَفْثِهِ))

”میں شیطان مردود کے دم، پھونک اور جنون سے اللہ، جو بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے، کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر تلاوت کرتے۔“ ❷

سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنا:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔“ ❸

سورۂ فاتحہ خالق و مخلوق کے درمیان ایک معاہدہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ تلاوت نہ کی تو اس کی نماز ناقص و نا تمام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔“ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوں (تو کیا کریں؟) انھوں نے کہا: (امام کی اقتداء میں) اسے دل میں پڑھ لے۔

---

❶ الأذكار للنووي۔

❷ حسن: سنن أبي داود: ۷۷۵۔ جامع ترمذي: ۲۴۲۔ جعفر بن سلیمان اور علی بن علی رفاعی صدوق راوی ہیں۔

❸ صحيح بخاري: ۷۵۶۔ صحيح مسلم: ۳۹۴۔ سنن أبي داود: ۸۲۳۔

کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:
"میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نماز آدھی آدھی تقسیم کی ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے، جو اس نے سوال کیا۔ چنانچہ جب بندہ کہتا ہے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) "سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔" تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری تعریف کی۔" جب بندہ ((الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔" جب وہ ((مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، ایک روایت میں ہے کہ میرے بندے نے معاملہ میرے سپرد کیا۔" جب وہ ((إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ)) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے، جو اس نے مانگا۔" اور جب وہ ((اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے، جو اس نے سوال کیا۔" [1]

قرآن کی عظیم ترین سورت:

❁ سیدنا ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں نے آپ ﷺ کی پکار کا جواب نہ دیا، پھر میں نے عرض کی: "یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے:

﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال: ۲۴]

"اللہ کی اور اس کے رسول کی دعوت خوشی سے قبول کرو، جب وہ تمھیں اس چیز کے لیے دعوت دیں جو تمھیں زندگی بخشتی ہے۔"

پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم: ۳۹۵۔ جامع ترمذي: ۲۹۵۳۔ سنن نسائی: ۹۱۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۸۴۔

"تیرے مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تجھے قرآن کی عظیم ترین سورت ضرور سکھاؤں گا۔"
پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب آپ ﷺ نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے کہا: "کیا آپ ﷺ نے یہ نہ فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن کی عظیم ترین سورت ضرور سکھاؤں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا:
"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سورۂ فاتحہ ہی السبع المثانی اور قرآن عظیم ہے، جو میں دیا گیا ہوں۔"[1]

مقبول آیات:

- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے اوپر سے چرچراہٹ کی آواز سنی تو انھوں سر اٹھایا اور کہا: "آج آسمان سے یہ دروازہ کھولا گیا، یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا ہے۔" پھر ایک فرشتہ اترا تو انھوں نے کہا: "یہ فرشتہ زمین کی طرف اترا ہے اور یہ آج ہی اترا ہے۔" اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: "دو نوروں سے خوش ہو جائیں، جو آپ ﷺ کو عطا کیے گئے ہیں، یہ دو نور آپ ﷺ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ (یہ دو نور) سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں، آپ ﷺ ان میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے (مراد) دیے جائیں گے۔"[2]

سورۂ فاتحہ کی مثل کوئی سورت نہیں:

- سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل میں اُمّ القرآن (سورۂ فاتحہ) کی مثل کوئی سورت نازل نہیں کی۔ یہی السبع المثانی (بار بار پڑھی جانے والی سات آیات) ہے اور یہ (سورت) میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے

---

[1] صحیح بخاري: ۴۴۷۴۔ سنن أبي داؤد: ۱۴۵۸۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۸۵۔
[2] صحیح مسلم: ۸۰۶۔ سنن نسائي: ۹۱۳۔

سوال کیا۔“ ❶

آمین کہنا:

❁ **1**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب امام ((غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)) کہے تو تم آمین کہو۔ چنانچہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ ❷

❁ **2**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ سو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ ❸

بلند آواز سے آمین کہنا:

❁ **1**۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا:

((قَرَأَ: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ: آمِيْنَ، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ))

”آپ ﷺ نے ((غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)) تلاوت کی تو آمین کہا اور آپ ﷺ نے لمبی آواز سے آمین کہی۔“ ❹

❁ **2**۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِيْنَ، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ))

---

❶ حسن: جامع ترمذي: ۳۱۲۵۔ سنن نسائی: ۹۱۵۔ عبدالحمید بن جعفر اور علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب صدوق راوی ہیں۔

❷ صحیح بخاري: ۷۸۲۔ سنن أبي داود: ۹۳۵۔ سنن نسائی: ۹۲۸۔

❸ صحیح بخاري: ۶۴۰۲۔ سنن نسائی: ۹۲۶۔ سنن ابن ماجه: ۸۵۱۔

❹ حسن: جامع ترمذي: ۲۴۹،۲۴۸۔ حجر بن عنبس صدوق راوی ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان کی سفیان ثوری سے روایت سماع پر محمول ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص: ۴۰)۔

''انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی اور آپ ﷺ نے دائیں بائیں (دونوں جانب) سلام پھیرا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی دیکھی۔''❶

3۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَ التَّأْمِينِ))

''یہودی تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا تم سے سلام اور آمین پر حسد کرتے ہیں۔''❷

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا اور کہا: ''اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، (اے محمد! آپ ﷺ پر موت (نازل) ہو)۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''وَ عَلَيْكَ (تجھ پر بھی موت نازل ہو)۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بات کرنے کا ارادہ کیا لیکن نبی ﷺ کے اس پر ناپسندیدگی معلوم ہونے پر میں خاموش رہی۔ پھر ایک دوسرا یہودی آیا اور اس نے کہا: ''اَلسَّامُ عَلَيْكَ (تجھ پر ہلاکت ہو)۔'' آپ ﷺ نے جواب میں ''عَلَيْكَ (تجھ پر بھی ہلاکت ہو) کہا۔'' اس پر میں نے جواب دینے کا ارادہ کیا، لیکن میں نبی ﷺ کی ناگواری پہچان گئی۔ پھر ایک تیسرا شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا: ''اَلسَّامُ عَلَيْكَ (تجھ پر ہلاکت ہو)۔'' اب مجھ سے صبر نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے یہ کلمات کہے: ''تم پر ہلاکت، اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو، بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو ایسا سلام کرتے ہو، جو اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں کیا۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی کو پسند نہیں کرتا، انھوں نے جیسی بات کی ویسا

---

❶ حسن: سنن أبی داؤد: ۹۳۳۔ حجر بن عنبس صدوق راوی ہے۔
❷ حسن: سنن ابن ماجہ: ۸۵۶۔ الادب المفرد: ۹۸۸۔ عبدالصمد بن عبدالوارث اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

ہم نے انھیں جواب دے دیا۔" (نیز فرمایا:)

إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ حُسَّدٌ، وَهُمْ لَا يَحْسُدُونَّا عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُونَّا عَلَى السَّلَامِ، وَعَلَى آمِينَ))

"بلاشبہ یہودی حاسد لوگ ہیں اور یہ ہماری کسی چیز پر ہم سے اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین پر ہم سے حسد کرتے ہیں۔"[1]

رکوع کی دعائیں:

1۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو تین مرتبہ کہتے:

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ))

"پاک ہے میرا عظمت والا رب اپنی تعریف کے ساتھ۔"[2]

2۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کیا تو یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ))

"پاک ہے میرا عظمت والا رب۔"[3] (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ تین مرتبہ کہے)[4]

3۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي))

"پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، اے

---

1. حسن: صحیح ابن خزیمة: ۱۵۸۵، ۵۷۴۔ سلسلة الصحیحة: ۶۹۱۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔
2. صحیح: سنن أبي داؤد: ۸۷۰۔ طبرانی کبیر: ۸۹۰۔ سنن بیهقي: ۱۲۲/۲۔ رجل من قومه سے مراد ایاس بن عامر غافقی ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں، امام عجلی نے اسے لا باس بہ اور ابو یوسف یعقوب بن سفیان نے المعرفة والتاریخ میں ثقہ تابعی قرار دیا ہے۔
3. صحیح مسلم: ۷۷۲۔ سنن أبي داؤد: ۸۷۱۔ جامع ترمذي: ۲۶۲۔
4. صحیح: سنن أبي داؤد: ۸۷۰۔ رجل من قومه سے مراد ایاس بن عامر ثقہ راوی ہیں۔

اللہ! میری مغفرت فرما۔"❶

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدہ میں یہ دعائیہ کلمات کہتے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ))

"بہت پاک، نہایت مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب۔"❷

5۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرماں بردار ہوا، میرے کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں، اور پٹھے تیرے لیے ہی عجز گزار ہیں۔"❸ (اور وہ چیز اللہ رب العالمین کے لیے عجز گزار ہے جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں۔)"❹

6۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَدَمِي وَلَحْمِي، وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرا فرماں بردار ہوا اور تجھ پر بھروسا کیا، تو میرا رب ہے۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت میری ہڈیاں اور میرے اعصاب اس اللہ کے لیے جھکے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔"❺

❶ صحيح بخاري: ۴۲۹۳۔ سنن أبي داود: ۸۷۷۔
❷ صحيح مسلم: ۴۸۷۔ سنن أبي داود: ۸۷۲۔ سنن نسائی: ۱۱۳۵۔
❸ صحيح مسلم: ۷۷۱۔ جامع ترمذي: ۳۴۲۲۔
❹ صحيح: مسند احمد: ۱/۱۱۹۔
❺ حسن: سنن نسائی: ۱۰۵۲۔ السنن الكبري للنسائي: ۶۴۲۔ یحییٰ بن عثمان حمصی صدوق راوی ہے۔

7۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے پہلے مسواک کی، پھر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی، جب رحمت کی آیت آتی تو آپ ﷺ رُک کر رحمت کی دعا کرتے، جب عذاب کی آیت آتی تو رُک کر اس سے پناہ مانگتے، پھر رکوع کیا اور قیام کے برابر رکوع کیا اور رکوع میں یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَ الْمَلَكُوتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةِ))

"اللہ پاک ہے، طاقت، بادشاہت، بڑائی والا اور عظمت والا۔"❶

رکوع میں کثرت سے کی جانے والی دعائیں:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدہ میں کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ))

"اے اللہ، اے ہمارے رب! پاک ہے تو اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

آپ ﷺ ان کلمات سے قرآن (یعنی سورہ النصر) کا مفہوم بیان کرتے تھے۔"❷

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی موت سے قبل یہ کلمات کثرت سے کہا کرتے تھے۔

((سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ))

"پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہو اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔"❸

3۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے نبی ﷺ پر سورۂ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ نازل ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جو بھی نماز پڑھتے اس میں یہ دعائیہ کلمات کہتے:

---

❶ حسن: سنن أبي داؤد: ۸۷۳۔ سنن نسائی: ۱۰۵۰۔ مسند احمد: ۲۴/۶۔ صحیح أبی داؤد: ۸۱۷۔ معاویہ بن صالح اور عاصم بن حمید صدوق راوی ہیں۔

❷ صحیح بخاري: ۸۱۷۔ صحیح مسلم: ۴۸۴۔

❸ صحیح مسلم: ۴۸۴۔

((سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))

"اے میرے رب! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔"❶

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات بکثرت کہا کرتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ))

"پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔"❷

5۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: "ایک رات میں نے نبی ﷺ کو گم پایا تو میں نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے پاس گئے ہوں گے۔ میں نے حقیقت حال جاننے کی کوشش کی پھر میں واپس آئی تو ناگہاں آپ ﷺ رکوع یا سجدہ کی حالت میں یہ کلمات کہہ رہے تھے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

"پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

میں نے کہا: "میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، میں الگ سوچ میں تھی جب کہ آپ ﷺ اور کام (عبادت) میں مصروف ہیں۔"❸

رکوع و سجود میں تلاوتِ قرآن کی ممانعت:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (مرض الموت میں) رسول اللہ ﷺ نے (اپنے حجرہ کا) پردہ اٹھایا جب کہ لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:

"لوگو! نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف نیک خواب باقی ہے جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا وہ خواب اسے دکھایا جاتا ہے، خبر دار! مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا

❶ صحیح مسلم: ۴۸۴۔
❷ صحیح مسلم: ۴۸۴۔
❸ صحیح مسلم: ۴۸۵۔

ہے، لہٰذا رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں کوشش سے دعا کرو، پس زیادہ لائق ہے کہ تمھاری دعا قبول کر لی جائے۔“ ❶

2۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔“ ❷

3۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی اور زرد رنگ کے لباس، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن کی تلاوت سے منع کیا۔“ ❸

رکوع کے بعد قومہ کی دعائیں:

1۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب امام:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))

”اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“

کہے تو تم کہو:

((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

”اے ہمارے پروردگار! تمام تعریف تیرے لیے ہے۔“ ❹

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب امام: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))

”اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“

کہے تو تم: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))

”اے اللہ! ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے لیے ہے۔“

❶ صحیح مسلم: ۴۷۹۔ مسند احمد: ۲۱۹/۱۔
❷ صحیح مسلم: ۴۸۰۔
❸ صحیح مسلم: ۲۰۷۸۔ سنن أبي داود: ۴۰۴۴۔ جامع ترمذي: ۲۶۴۔ سنن نسائي: ۱۰۴۵۔
❹ صحیح بخاري: ۶۸۹۔ سنن ابن ماجه: ۸۷۶۔ سنن نسائي: ۷۹۵۔

کہو، کیونکہ جس کے یہ کلمات فرشتوں کے کلمات کے موافق ہوئے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“❶

❁ 3۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد یہ کلمات کہتے تھے:

((لِرَبِّيَ الْحَمْدُ، لِرَبِّيَ الْحَمْدُ))

”سب تعریف میرے رب ہی کے لیے ہے، سب تعریف میرے رب ہی کے لیے ہے۔“❷

❁ 4۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا اور اپنے رکوع کے برابر قیام کیا اور یہ کلمات کہے:

((إِنَّ لِرَبِّيَ الْحَمْدَ))

”بلاشبہ سب تعریف میرے رب ہی کے لیے ہے۔“❸

❁ 5۔ سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))

”اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“

کہتے۔ ایک شخص نے پیچھے سے کہا:

((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا، طَيِّبًا، مُبَارَكًا فِيهِ))

”اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ،

---

❶ صحیح بخاري: ۷۹۶۔ صحیح مسلم: ۴۰۹۔

❷ صحیح: سنن أبي داود: ۸۷۴۔ سنن نسائی: ۱۰۷۰۔ صحیح أبي داود: ۸۷۴۔ رجل من بني عبس سے مراد صلہ بن زفر عبسی ہے، جیسا کہ السنن الصغری للبیهقي: ۱/ ۳۵۸۔ اور مسند طیالسی: ۴۱۶۔ میں اس کی صراحت موجود ہے۔

❸ صحیح: مسند أبي داود الطیالسی: ۴۱۶۔ الدعوات الکبیر: ۹۷۔ السنن الصغیر للبیهقی: ۴۱۵۔ الزهد والرقائق لابن المبارك: ۱۰۱۔

جس میں برکت ہے۔"

آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ "یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟" اس شخص نے جواب دیا کہ "میں نے۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔" ❶

6۔ سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنی پشت اٹھاتے تو فرماتے:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))

"سن لیا اللہ تعالیٰ نے اسے، جس نے اس کی تعریف کی۔ اے اللہ! ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے آسمانوں اور زمین کے بھراوے کے برابر اور اس کے بعد اس چیز کے بھراوے کے برابر جو تو چاہے۔" ❷

7۔ سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (رکوع سے اٹھتے وقت) یہ کلمات کہتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَ الْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ))

"سن لیا اللہ تعالیٰ نے اسے، جس نے اس کی تعریف کی۔ اے اللہ! ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے آسمانوں اور زمین کے بھراوے کے برابر اور اس کے

❶ صحيح بخاري: ٧٩٩۔ سنن نسائي: ١٠٦٣۔ صحيح ابن حبان: ١٩١٠۔
❷ صحيح مسلم: ٤٧٥۔ سنن أبي داود: ٨٤٦۔ سنن ابن ماجه: ٨٧٨۔

بعد اس چیز کے بھر اوے کے برابر جو تو چاہے۔ اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے، اے اللہ! مجھے گناہوں اور غلطیوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔"[1]

8۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمٰوٰتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

"اے ہمارے پروردگار! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے بھر جائے۔ یا اللہ! تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے۔ بہت سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں، اے اللہ! جسے تو دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مال دار کو اس کا مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچائے گا۔"[2]

سجدہ کی فضیلت کا بیان:

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: "مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے یا مجھے اللہ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل بتائیے۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے لیے کثرت سجود کا التزام کیجیے، کیونکہ تو اللہ کے لیے جو سجدہ کرے گا اللہ تعالیٰ

---

1. صحیح مسلم: ۴۷۶۔ مسند احمد: ۴/۳۵۴۔
2. صحیح مسلم: ۴۷۷۔ سنن أبی داؤد: ۸۴۷۔ سنن نسائی: ۱۰۶۹۔

اس کے بدلے تیرا درجہ بلند کرے گا اور اس کے بدلے تیرا گناہ مٹا دے گا۔"❶

❁ 2۔ سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات بسر کیا کرتا تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مانگیے!" میں نے عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کے علاوہ (سوال کیجیے)۔" میں نے عرض کیا: وہ بھی یہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کثرت سجود سے میری مدد کیجیے۔"❷

سجدہ میں کثرت سے دعا کرنا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔"❸

سجدے کی دعائیں:

❁ 1۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو تین مرتبہ کہتے:

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ))

"پاک ہے میرا بلند تر رب اپنی تعریف کے ساتھ۔"❹

❁ 2۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی،

---

❶ صحیح مسلم: ۴۸۸۔
❷ صحیح مسلم: ۴۸۹۔ سنن أبی داؤد: ۱۳۲۰۔ سنن نسائی: ۱۱۳۹۔
❸ صحیح مسلم: ۴۸۲۔ سنن أبی داؤد: ۸۷۵۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۲۸۔
❹ صحیح: سنن أبی داؤد: ۸۷۰۔ طبرانی کبیر: ۸۹۰۔ سنن بیہقی: ۲/۱۲۲۔ رجل من قومه سے مراد ایاس بن عامر غافقی ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں، امام عجلی نے اسے لا باس بہ اور ابو یوسف یعقوب بن سفیان نے المعرفۃ والتاریخ میں ثقہ تابعی قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى))

"پاک ہے میرا رب، جو سب سے بلند ہے۔"❶ (آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ کہے)❷

3۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ))

"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، میرے چہرے نے اس ہستی کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے۔ بہت برکت والا ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے بہترین ہے۔"❸

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدہ میں یہ دعائیہ کلمات کہتے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ))

"بہت پاک، نہایت مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب۔"❹

5۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رکوع کے برابر سجدہ کیا اور سجدہ میں یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ))

"غلبے والا، بادشاہت، بڑائی اور عظمت والا (اللہ) پاک ہے۔"❺

❶ صحيح مسلم: ۷۷۲۔ سنن أبي داؤد: ۸۷۱۔ جامع ترمذي: ۲۶۲۔
❷ صحيح: سنن أبي داؤد: ۸۷۰۔ رجل من قومه سے مراد ایاس بن عامر ثقہ راوی ہیں۔
❸ صحيح مسلم: ۷۷۱۔ جامع ترمذي: ۳۴۲۱۔
❹ صحيح مسلم: ۴۸۷۔ سنن أبي داؤد: ۸۷۲۔ سنن نسائي: ۱۱۳۵۔
❺ حسن: سنن أبي داؤد: ۸۷۳۔ سنن نسائي: ۱۰۵۰۔ مسند احمد: ۶/۲۴۔ صحيح أبي داؤد: ۸۱۷۔ معاويه

6۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ))

”اے اللہ! میرے چھوٹے بڑے، پہلے پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔“ ❶

7۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا پھر میں نے آپ ﷺ کو ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے تلوے پر پڑا، آپ ﷺ سجدے میں تھے، آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ یہ کلمات کہہ رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ))

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔“ ❷

8۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز یا سجدہ میں یہ کلمات کہتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا، وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا))

یا فرمایا:

بن صالح اور عاصم بن حمید صدوق راوی ہیں۔

❶ صحیح مسلم: ۴۸۳۔ سنن أبي داؤد: ۸۷۸۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۳۱۔

❷ صحیح مسلم: ۴۸۶۔ سنن أبي داؤد: ۸۷۹۔ سنن نسائی: ۱۱۳۱۔

((وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا))

"اے اللہ! میرے دل میں، میرے کان میں، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے نور کر دے، میرے لیے نور کر دے۔" یا فرمایا:

"اور مجھے نور بنا دے۔" ❶

سجدے کی دعا بخشش کی انتہا:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص بھی اپنی پیشانی اللہ کے لیے سجدہ میں رکھے اور تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

((يَارَبِّ اغْفِرْلِيْ))

"اے میرے رب! مجھے بخش دے۔"

تو وہ جونہی سر اٹھائے وہ بخش دیا گیا ہوتا ہے۔" ❷

سجدے میں کثرت سے کی جانے والی دعائیں:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))

"اے اللہ، اے ہمارے رب! پاک ہے تو اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے قرآن (یعنی سورہ النصر) کا مفہوم بیان کرتے تھے۔" ❸

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت سے قبل یہ کلمات کثرت سے کہا کرتے تھے۔

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ))

❶ صحیح مسلم: ۷۶۳۔
❷ صحیح: مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۲۴۳۔
❸ صحیح بخاري: ۸۱۷۔ صحیح مسلم: ۴۸۴۔

"پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہو اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔"❶

3۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی نماز پڑھتے اس میں یہ دعائیہ کلمات کہتے:

((سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))

"اے میرے رب! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔"❷

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات بکثرت کہا کرتے تھے:

((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ))

"پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔"❸

5۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: "ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا تو میں نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کے پاس گئے ہوں گے۔ میں نے حقیقت حال جاننے کی کوشش کی پھر میں واپس آئی تو ناگہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع یا سجدہ کی حالت میں یہ کلمات کہہ رہے تھے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

"پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

میں نے کہا: "میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں، میں الگ سوچ میں تھی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور کام (عبادت) میں مصروف ہیں۔"❹

رکوع و سجود کی تسبیحات کی گنتی:

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان

❶ صحیح مسلم: ۴۸۴
❷ صحیح مسلم: ۴۸۴۔
❸ صحیح مسلم: ۴۸۴۔
❹ صحیح مسلم: ۴۸۵۔

گیا کہ "رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے اس نوجوان عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سوا کسی کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے زیادہ مشابہ نماز نہیں پڑھی۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ "ہم نے ان کے رکوع میں دس تسبیحات اور ان کے سجدہ میں دس تسبیحات کا اندازہ لگایا۔" ❶

دو سجدوں کے درمیان کی دعا:

❁ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے:

((رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ))

"اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔" ❷

سجدۂ تلاوت کی فضیلت:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب انسان سجدہ کی آیت تلاوت کرتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے۔ وہ کہتا ہے: ہائے بربادی! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا، لیکن میں نے انکار کیا تو میرے لیے آگ ہے۔" ❸

سجدۂ تلاوت کی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "میں آپ ﷺ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ گزشتہ رات میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کی جڑ میں نماز پڑھ رہا ہوں اور میں نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا، میں نے سنا درخت یہ کلمات کہتا تھا:

---

❶ حسن: سنن أبي داؤد: ۸۸۸۔ سنن نسائی: ۱۱۳۶۔ الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی: ۲۱۴۰۔ عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان اور ان کے والد صدوق راوی ہیں، نیز وہب بن مانوس صدوق راوی ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے کاشف میں ثقہ کہا ہے اور مشاہیر علماء امصار میں اسے شیخ صالح قرار دیا گیا ہے۔

❷ صحیح: سنن أبي داؤد: ۸۷۴۔ سنن نسائی: ۱۰۷۰۔ مسند طیالسی: ۴۱۶۔ الدعوات الکبیر: ۹۷۔ السنن الصغیر للبیہقی: ۴۱۵۔ الزہد والرقائق لابن المبارک: ۱۰۱۔ صحیح أبي داؤد: ۸۱۷۔ سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کی سند میں بنو عبسہ قبیلہ کے شخص (نامعلوم) سے مراد صلہ بن زفر ثقہ راوی ہے۔

❸ صحیح مسلم: ۸۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۵۲۔

((اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا، وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ))

''اے اللہ! اس سجدے کے بدلے میرے لیے اپنے ہاں اجر لکھ لے اور اس کے ذریعے مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے، میرے لیے اسے اپنے پاس ذخیرہ بنا لے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داوٗد علیہ السلام سے یہ (سجدہ) قبول کیا۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''بعد ازاں نبی ﷺ نے آیت سجدہ تلاوت کی تو میں نے سنا آپ ﷺ سجدہ میں وہ کلمات کہہ رہے تھے، جو اس آدمی نے درخت سے (سجدہ تلاوت) کے کلمات بیان کیے تھے۔''[1]

تشہد کی دعائیں:

❁ **1**۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد یوں سکھایا جیسے آپ ﷺ مجھے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، دورانِ تعلیم میرا ہاتھ آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تشہد میں یہ کلمات کہا کرو:

((اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ))

''زبانی، بدنی اور مالی تمام عبادتیں صرف اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ ﷺ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی

---

[1] حسن: جامع ترمذي: ۵۷۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۵۳۔ صحیح ابن خزیمة: ۵۶۲۔ محمد بن یزید بن خنیس ثقہ راوی ہے۔ امام ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل اور امام عجلی نے کتاب الثقات میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید صدوق راوی حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا اور خلیلی رحمہ اللہ نے الارشاد میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۲/ ۷۰)۔

دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس کے بعد دعا کا اختیار ہے، جو اسے پسند ہو کرے۔“ ❶

2۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ (تشہد میں) یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، اَلصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ))

”بابرکت زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ ﷺ پر سلام اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“ ❷

3۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی شخص قعدہ (تشہد) میں ہو تو اس کے پہلے کلمات یہ ہوں:

((اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ))

”لسانی، مالی اور بدنی عبادات اللہ کو سزاوار ہیں، اے نبی! آپ ﷺ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ

---

❶ صحیح بخاری: ٦٢٦٥۔ صحیح مسلم: ٤٠٢۔

❷ صحیح مسلم: ٤٠٣۔ سنن أبي داود: ٩٧٤۔ جامع ترمذي: ٢٩٠۔ سنن نسائی: ١١٧٥۔ سنن ابن ماجه: ٩٠٠۔

اللہ ہی معبود حقیقی ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ ❶

نماز میں تشہد کی دعا سے پہلے حمد و درود:

❁ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا، وہ نماز میں دعا کر رہا تھا، نہ تو اس نے اللہ کی تعریف کی اور نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں (اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی) تعلیم دی۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا، جو نماز پڑھ رہا تھا، اس نے اللہ کی حمد و توصیف کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”دعا کر قبول ہو گی اور سوال کر دیا جائے گا۔“ ❷

درود ابراہیمی:

❁ 1۔ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: ”کیا میں تمھیں (حدیث کا) ایک تحفہ نہ دوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟“ میں نے عرض کیا: ”جی ہاں! مجھے یہ تحفہ عنایت کریں۔“ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ))

”اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر رحمتیں بھیج، جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل

---

❶ صحیح مسلم: ۴۰۴۔ سنن أبي داود: ۹۷۲۔ سنن نسائي: ۱۱۷۴۔ سنن ابن ماجه: ۹۱۰۔

❷ صحیح: سنن نسائي: ۱۲۸۵۔ السنن الكبرى للنسائي: ۱۲۰۸۔

ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں بھیجیں، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما، جیسا کہ تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بہت بزرگی والا ہے۔"❶

2۔ سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

"اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی بیویوں پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر، جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بہت بزرگی والا ہے۔"❷

3۔ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہے، ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہو:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

"اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل کر جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر

❶ صحيح بخاري: ٣٣٧٠۔
❷ صحيح بخاري: ٣٣٦٩۔ سنن أبي داود: ٩٧٩۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٩۔

برکت نازل کر جیسے تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔" ❶

4۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی: "یارسول اللہ! آپ ﷺ پر سلام تو معلوم ہے، لیکن آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ))

"اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر رحمت نازل کر، جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی۔" ❷

5۔ سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ ہم سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے، چنانچہ سیدنا سعد بن بشیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟" رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خواہش کی کہ وہ آپ ﷺ سے سوال نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ))

"اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسے تو نے تمام جہانوں میں آل

❶ صحيح بخاري: ٣٣٧٠، ٦٣٥٧، ٤٧٩٧۔ صحيح مسلم: ٤٠٦۔ سنن أبي داؤد: ٩٧٦۔ سنن نسائي: ١٢٨٩۔
❷ صحيح بخاري: ٤٧٩٨، ٦٣٥٨۔ سنن نسائي: ١٢٩٤۔ سنن ابن ماجه: ٩٠٣۔

ابراہیم پر برکت نازل کی۔ بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔" ❶

6۔ سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، جب کہ ہم آپ ﷺ کے پاس تھے اور عرض کی: "یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر سلام بھیجنا تو ہم جانتے ہیں، لیکن جب ہم نماز ادا کریں تو آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ اللہ آپ ﷺ پر رحمت نازل کرے۔" اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے پسند کیا کہ وہ شخص آپ ﷺ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ))

"اے اللہ! ناخواندہ نبی محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل کر جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور ناخواندہ نبی محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل کر جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی۔ یقیناً تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔" ❷

7۔ سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھ پر درود بھیجو اور کوشش سے دعا کرو اور یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ))

"اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔" ❸

---

❶ صحیح مسلم: ۴۰۵۔ سنن أبی داؤد: ۹۸۰۔ سنن نسائی: ۱۲۸۶۔

❷ حسن: مسند أحمد: ۱۱۹/۴۔ صحیح ابن خزیمہ: ۷۱۱۔ سنن أبی داؤد: ۹۸۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۵۹۔ مستدرك حاكم: ۲۶۸/۱۔ محمد بن اسحاق صدوق راوی ہے۔

❸ حسن: سنن نسائی: ۱۲۹۳۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵۳۔ خالد بن سلمہ صدوق راوی ہے۔

درود کے بعد دعا کرنا:

❁ 1۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں تشہد کے کلمات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پھر وہ اپنی زیادہ پسندیدہ دعا کا انتخاب کرے اور دعا کرے۔" ❶

❁ 2۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پھر وہ سوال کرنے میں سے جو (دعا) چاہے منتخب کرے۔" ❷

عذاب قبر سے پناہ مانگنا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ کے یہود کی بوڑھی عورتوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور کہا: "بلاشبہ مردے اپنی قبروں میں عذاب دیے جاتے ہیں۔" سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ان کی تکذیب کی اور میں ان کی تصدیق سے ناخوش تھی۔ وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: "یارسول اللہ! مدینہ کے یہودیوں کی بوڑھی عورتوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور وہ گمان کرتی تھیں کہ مردے اپنی قبروں میں عذاب دیے جاتے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان دونوں نے سچ کہا ہے، بلاشبہ مردے عذاب دیے جاتے ہیں، جسے سارے چوپائے سنتے ہیں۔" سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "میں نے دیکھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ طلب کیے کرتے تھے۔" ❸

فتنۂ دجال سے پناہ طلب کرنا:

❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فتنہ دجال سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ ❹

---

❶ صحیح بخاري: ۸۳۵۔ سنن أبي داؤد: ۹۶۸۔ سنن نسائي: ۱۱۶۴۔
❷ صحیح مسلم: ۴۰۲۔
❸ صحیح مسلم: ۵۸۶۔
❹ صحیح بخاري: ۱۳۷۹۔ صحیح مسلم: ۵۸۷۔

سلام سے پہلے کی دعائیں:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ))

"اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے، آگ کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" [1]

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں: جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔"

(یعنی یہ کلمات کہے جائیں:)

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ))

"اے اللہ! میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" [2]

3۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، تم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو، مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو اور حیات و ممات کے فتنہ سے اللہ کی پناہ حاصل کرو۔"

یعنی یوں کہو:

((نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ

---

1. صحيح بخاري: ١٣٧٧۔ صحيح مسلم: ٥٨٨۔
2. صحيح مسلم: ٥٨٨۔ سنن أبي داود: ٩٨٣۔

الْمَمَاتِ))

”ہم اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم زندگی اور موت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔“ ❶

4۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں یہ دعا ایسے سکھاتے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ))

”اے اللہ! میں عذاب جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ ❷

5۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ))

”اے اللہ! قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دجال کے فتنہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے۔“

کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحيح مسلم:٥٨٨۔ سنن نسائي:٥٥١٠۔
❷ صحيح مسلم:٥٩٠۔ سنن أبي داود:١٥٤٢۔ جامع ترمذي:٣٤٩٤۔ سنن نسائي:٢٠٦٥۔

نے فرمایا: "جب کوئی مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔" ❶

6۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کلمات کہتے تھے:

((أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ))

"بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے۔" ❷

7۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ الفاظ کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

"اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے پہلے کیے اور جو پیچھے کیے ہیں، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے علانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور میرے وہ گناہ معاف کر دے جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" ❸

8۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ "آپ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھائیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

"اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف

---

❶ صحیح بخاري: ۸۳۲۔ صحیح مسلم: ۵۸۹۔ سنن أبي داؤد: ۸۸۰۔
❷ حسن: سنن نسائی: ۱۳۱۲۔ جعفر بن محمد بن علی المعروف جعفر صادق صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔
❸ صحیح مسلم: ۷۷۱۔ جامع ترمذي: ۳۴۲۲۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۶۶۔

کرنے والا نہیں۔ سو اپنے پاس سے میری خاص مغفرت کر اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔''[1]

9۔ عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مختصر نماز پڑھائی، بعض نے کہا کہ تم نے ہلکی یا مختصر نماز پڑھی۔ انھوں نے کہا: ''باوجود اس کے کہ میں نے اس میں کئی دعائیں پڑھیں، جنھیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔'' جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا اور وہ دعا ان سے پوچھی، پھر لوٹ کر آیا اور لوگوں کو یہ دعا بتائی:

((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِيْ، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ))

''اے اللہ! میں تیرے غیب جاننے اور خلق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو زندگی میرے لیے بہتر جانے اور مجھے اس وقت فوت کر جب تو وفات میرے لیے بہتر جانے۔ اے اللہ! میں غیب اور حاضر میں تجھ سے تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، رضا اور غصے ہونے کی حالت میں تجھ سے حق بات کہنے (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے غنا اور فقر میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں

[1] صحیح بخاري: ۸۳۴۔ صحیح مسلم: ۲۷۰۵۔ جامع ترمذي: ۳۵۳۱۔ سنن نسائي: ۱۳۰۳۔

جو ختم نہ ہو۔ تجھ سے تیرے فیصلے پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے موت کے بعد پر سکون زندگی کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے تیرے چہرے کی طرف دیکھنے اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت کی راہ بتانے اور پانے والے بنا دے۔“ ❶

◉ **10**۔ سیدنا محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک آدمی نے اپنی نماز مکمل کی اور وہ تشہد کی حالت میں یہ کلمات کہہ رہا تھا:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ یَا اَللّٰهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّهُ کُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ))

”اے اللہ! میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ تو واحد ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ جنا ہے اور نہ جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے کہ تو میرے لیے میرے گناہ معاف کر دے، یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔“

راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس کو بخش دیا گیا، اس کو بخش دیا گیا۔“ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین بار کہے۔“ ❷

◉ **11**۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے جب کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا۔ اس شخص نے دوران نماز یہ کلمات کہے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ))

---

❶ حسن: سنن نسائی: ۱۳۰۶۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۷۱۔ مسند أبی یعلی: ۱۶۲۴۔ صحیح الجامع: ۱۳۰۱۔ عطاء بن سائب صدوق مختلط راوی ہے، لیکن حماد بن زید کا سماع قبل از اختلاط ہے۔ (الکواکب النیرات)۔

❷ صحیح: سنن أبی داؤد: ۹۸۵۔ صحیح أبی داؤد: ۹۰۵۔ سنن نسائی: ۱۳۰۲۔

"اے اللہ! بے شک میں اس وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ سب تعریف تیرے لیے ہے، تو ہی معبود برحق ہے، تو اکیلا ہے، اے بہت زیادہ احسان کرنے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے جلال و اکرام والے، اے زندہ و قائم۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس نے اللہ تعالیٰ کے عظمت والے نام کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ جب اس وسیلہ سے کوئی دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے۔"[1]

❁ 12۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا، وہ کہہ رہا تھا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَلْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ))

"اے اللہ! بے شک میں اس وسیلہ سے کہ سب تعریف تیرے لیے ہے، تو ہی معبود برحق ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے بہت زیادہ احسان کرنے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، جلال و عزت والے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس نے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کیا ہے کہ جب کوئی اس وسیلہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور جب اس وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہے۔"[2]

❁ 13۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ اپنی کسی نماز میں یہ کلمات پڑھ رہے تھے:

---

[1] حسن: سنن أبي داؤد: ۱۴۹۵۔ عبدالرحمان بن عبید الحلبی، خلف بن خلیفہ اور حفص ابن اخی انس صدوق راوی ہیں۔

[2] حسن: سنن ابن ماجه: ۳۸۵۸۔ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۳۶۱۔ صحيح أبي داؤد: ۱۳۴۲۔ علی بن محمد بن ابی الخصیب صدوق راوی ہے۔

((اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا))

"اے اللہ! میرا انتہائی آسان محاسبہ کر۔"

جب (آپ ﷺ نماز سے) فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! آسان حساب کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس کی کتاب (اعمال نامہ) پڑھے اور اس سے درگزر فرما دے، کیونکہ اس دن جس کے حساب کی جانچ پڑتال ہوگئی وہ ہلاک ہوگیا۔" ❶

◈ **14**۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں دعا کرتے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ التَّثَبُّتَ فِی الْأَمْرِ، وَالْعَزِیْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ))

"اے اللہ! میں نیک امور میں پختگی کا اور بھلائی پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تیری نعمت کے شکر اور تیری عبادت کی خوبی کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے سلامتی والا دل اور سچی زبان مانگتا ہوں، تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں بہتر ہے اور جو چیز تیرے علم میں میرے لیے بری ہے اس سے پناہ چاہتا ہوں، نیز ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جنھیں تو جانتا ہے۔" ❷

◈ **15**۔ سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ بِأَنِّیْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

---

❶ حسن: صحیح ابن خزیمۃ: ۸۴۹، السنۃ لابن أبی عاصم: ۸۸۵، صحیح ابن حبان: ۷۳۷۲۔ محمد بن اسحاق اور عبدالواحد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر صدوق راوی ہیں۔ مسند احمد: ۶/ ۴۸، اور مستدرک حاکم: ۷۶۳۶ میں محمد بن اسحاق کے سماع کی صراحت موجود ہے۔

❷ صحیح: سنن نسائی: ۱۳۰۵، صحیح ابن حبان: ۱۹۷۴، طبرانی کبیر: ۷۱۷۵۔

الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ))

”اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ایک ہے، تو بے نیاز ہے، نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ تیری کوئی اولاد ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی نہیں۔“

(بریدہ رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ (یہ دعا سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اللہ سے اس نام کے ساتھ دعا مانگی کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔“ ❶

سلام کے الفاظ:

1۔ واسع بن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ”مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کے بارے میں بتائیے؟“ انھوں نے تکبیر کا ذکر کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سر رکھتے اور جب سر اٹھاتے (اللہ اکبر کہتے) اور انھوں نے (سلام پھیرتے وقت) دائیں جانب ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ)) ”تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔“ اور بائیں جانب ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ)) ”تم پر سلامتی ہو۔“ کا ذکر کیا۔ ❷

2۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

((أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ))

”تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو، تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔“ ❸

3۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ صحیح: سنن أبي داؤد: ۱۴۹۳۔ جامع ترمذي: ۳۴۷۵۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۵۷۔

❷ حسن: مسند احمد: ۲/۴۰ ۵۔ سنن نسائی: ۱۳۲۲۔ عبد العزیز بن محمد بن عبید الدراوردی صدوق راوی ہے۔

❸ حسن: سنن نسائی: ۱۳۱۸۔ سنن دار قطنی: ۱۳۶۲۔ مسند بزار: ۱۱۰۰۔ صحیح أبي داؤد: ۹۱۴۔ عبد اللہ بن جعفر مخرمی صدوق راوی ہیں۔

دائیں طرف سلام پھیرا (اور) کہا:

((أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ))

"تم پر سلامتی، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں"

اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت کہا:

((أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ))

"تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔"❶

نماز میں معاملہ درپیش ہو تو؟

1۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَابَكُمْ أَمْرٌ، فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ))

"جب تمھیں (نماز میں) کوئی مسئلہ درپیش ہو تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں الٹے ہاتھ سے تالی بجائیں۔"❷

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لیے الٹے ہاتھ سے تالی بجانا ہے۔"❸

---

❶ حسن: سنن أبي داؤد: ۹۹۷۔ صحيح أبي داؤد: ۹۱۵۔ موسیٰ بن قیس حضرمی صدوق راوی ہے۔
❷ صحيح بخاري: ۷۱۹۰۔ سنن أبي داؤد: ۹۴۱۔
❸ صحيح بخاري: ۱۲۰۳۔ صحيح مسلم: ۴۲۲۔

سلام کے بعد کی دعائیں

سلام کے بعد بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”لوگ جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو عہد رسالت میں بلند آواز سے ذکر کرنے کا رواج تھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں لوگوں کا نماز سے فارغ ہونا تکبیر کی آواز سے پہچانتا تھا۔“ [1]

2۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”میں نبی ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر (اللہ اکبر) کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔“ [2]

تین مرتبہ استغفر اللہ کہنا:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار (أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)

”میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔“ کہتے اور یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ))

”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے۔“

ولید راوی کہتے ہیں: ”میں نے امام اوزاعی سے پوچھا کہ استغفار کیسے کیا جائے؟“

انھوں نے بیان کیا کہ وہ کہے:

((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ))

---

[1] صحيح بخاري: ٨٤١۔ صحيح مسلم: ٥٨٣۔
[2] صحيح بخاري: ٨٤٢۔ صحيح مسلم: ٥٨٣۔ سنن أبي داؤد: ٩٨٩۔

"میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔" ❶

ایک عظیم دعا:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں ہے۔" اس پر معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات ہرگز نہ چھوڑنا:

((رَبِّ أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ))

"اے میرے رب! مجھے اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔" ❷

تین مرتبہ یہ وظیفہ کرنا:

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔" ❸

---

❶ صحیح مسلم: ۵۹۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۱۲۔ جامع ترمذي: ۳۰۰۔

❷ صحیح: سنن أبي داؤد: ۱۵۲۲۔ مسند احمد: ۲۴۴/۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۲۰۔ صحیح أبي داؤد: ۱۳۶۲۔

❸ صحیح بخاري: ۶۴۷۳۔

ہر فرض نماز کے بعد کا مستقل وظیفہ:

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا کہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں، جو تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مال دار کو اس کا مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچائے گا۔"❶

قیامت کے دن کے عذاب سے پناہ مانگنا:

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تو ہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ہم آپ ﷺ کی دائیں جانب ہوں، آپ ﷺ ہماری طرف اپنا چہرہ کرتے اور یہ کلمات کہتے:

((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ))

"اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا۔"❷

کفر اور محتاجی سے پناہ مانگنا:

❁ مسلم بن ابو بکرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے

❶ صحيح بخاري: ٦٣٣٠- صحيح مسلم: ٥٩٣- سنن أبي داود: ١٥٠٥-
❷ صحيح مسلم: ٧٠٩-

تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ))

"اے اللہ! میں کفر سے، محتاجی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

میں بھی یہ دعا پڑھا کرتا تھا، انھوں نے مجھ سے پوچھا: اے میرے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سیکھی ہے؟ تو میں نے کہا کہ آپ سے۔ انھوں نے کہا کہ "رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔" ❶

اللہ کی پناہ پکڑنا:

- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ دعائیہ کلمات اس طرح سکھاتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے کہ نبی ﷺ نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

"اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے میں پہنچا دیا جاؤں، میں دنیا کے فتنہ سے، قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" ❷

سلام کے بعد پڑھی جانے والی ایک اور دُعا:

- سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے بعد یہ کلمات ہمیشہ کہتے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ))

---

❶ حسن: سنن نسائی: ۱۳۴۸۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱۰۹۔ صحیح ابن خزیمۃ: ۷۴۷۔ عثمان الشحام اور مسلم بن ابی بکرہ صدوق راوی ہیں۔

❷ صحیح بخاری: ۲۸۲۲۔ جامع ترمذی: ۳۵۶۷۔ سنن نسائی: ۵۴۴۹۔

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ عبادت کرنے کی قوت، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کی سب نعمت ہے، اسی کے لیے بزرگی ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں، اگرچہ کافروں کو برا لگے۔" سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے۔"[1]

سیدنا داوٗد علیہ السلام کی دعا:

عطاء بن ابو مروان رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار رحمہ اللہ نے ان سے کہا: "اس ذات کی قسم جس نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا پھاڑا! بے شک ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی سیدنا داوٗد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں کہتے:

((اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً، وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ، اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

"اے اللہ! میرے دین کی اصلاح کر جسے تو نے میرے لیے بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، میرے لیے میری دنیا درست کر دے، جس میں تو نے میرا رزق رکھا ہے، اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں، تیرے انتقام سے تیری معافی کی پناہ پکڑتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے ہاں کسی مالدار کو اس کا مال نفع

[1] صحیح مسلم: ۵۹۴۔ سنن أبي داود: ۱۵۰۷۔ طبرانی فی الدعاء: ۲/۱۰۷۔

نہیں دے سکتا۔"

ابو مروان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کعب رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا کہ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔"❶

آیت الکرسی پڑھنا:

* سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔"❷

معوذات پڑھنا:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ "میں ہر نماز کے بعد معوذات (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھوں۔"❸

گناہوں کی معافی مانگنا:

* سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں جو بھی فرض نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیہ کلمات ضرور کہے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ خَطَایَایَ کُلَّھَا، اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَ اھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا إِلَّا أَنْتَ))

"اے اللہ! میرے تمام گناہ اور میری تمام خطائیں معاف فرما دے۔ اے اللہ! مجھے آسودگی

---

❶ صحیح: سنن نسائی: ۱۳۴۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۲۶۔ صحیح ابن خزیمة: ۷۴۵۔ ابو مروان اسلمی ثقہ راوی ہے، حافظ ذہبی نے اسے الکاشف میں اور امام عجلی نے اسے الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

❷ حسن: السنن الکبری للنسائی: ۳۰/۶۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۱۰۰۔ سلسلة الصحیحة: ۹۷۲۔ حسین بن بشر طرطوسی اور محمد بن حمیر صدوق راوی ہیں۔

❸ حسن: سنن أبی داؤد: ۱۵۲۔ سنن نسائی: ۱۳۳۷۔ مسند احمد: ۲۳/۴۔ صحیح الجامع: ۱۱۵۹۔ حنین بن ابی حکیم صدوق راوی ہے۔

عطا کر، میرا نقصان پورا کر دے اور مجھے صالح اعمال واخلاق کی ہدایت دے، بے شک اچھے اعمال واخلاق کی رہنمائی کرنے والا اور برے اعمال و اخلاق کو دور کرنے والا تو ہی ہے۔“ ❶

جنت میں لے جانے والی دو خصلتیں:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”دو خصلتیں ایسی ہیں، جو بھی مسلمان آدمی ان کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، وہ ہیں تو آسان لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، (پہلا وصف یہ ہے کہ) وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ (پانچ نمازوں میں) یہ زبان سے ڈیڑھ سو کلمات ہوئے اور میزان میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں ہوئیں اور جب وہ بستر پر لیٹے تو ۳۴ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہے، یہ زبان پر سو کلمات ہوئے اور میزان میں ہزار نیکیاں ہوئیں۔“

راوی کہتے ہیں: ”میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! یہ دو خصلتیں انتہائی آسان کیسے ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے کیوں ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”نیند کے وقت شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے یہ کلمات کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے اور نماز میں اس کے پاس آتا ہے اور یہ کلمات کہنے سے قبل اسے کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔“ ❷

مالدار لوگوں کے درجات تک پہنچنا:

❁ **1**۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! مالدار لوگ

❶ حسن: طبرانی صغیر: ۲۱۰۔ طبرانی کبیر: ۳۸۷۵۔ صحیح الجامع: ۱۲۶۶۔ عمر بن مسکین صدوق راوی ہے، ابن معین نے تاریخ ابن معین میں صدوق قرار دیا ہے۔

❷ صحیح: سنن أبي داؤد: ۵۰۶۵۔ جامع ترمذي: ۳۴۱۰۔ سنن نسائی: ۱۳۴۹۔ صحیح الترغیب: ۶۰۶۔

درجات اور دائمی نعمتیں لوٹ گئے۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "کیسے؟" انھوں نے عرض کی: "وہ ہماری طرح نماز پڑھتے، ہماری طرح جہاد کرتے ہیں اور اپنے اضافی اموال سے خرچ کرتے ہیں جب کہ ہمارے پاس اموال نہیں ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جس سے تم پہلے لوگوں کا مقام حاصل کرلو گے اور اپنے بعد والے لوگوں سے سبقت لے جاؤ گے اور تم جیسا عمل لے کر کوئی نہ آئے گا سوائے اس کے جس نے ایسا عمل کیا۔ تم نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔" ❶

❁ **2**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء و مساکین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: "دولت مند لوگ بلند درجات اور دائمی نعمتیں لے گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں جب کہ ان کے پاس اضافی اموال ہیں، جن سے وہ حج کرتے، عمرہ ادا کرتے، جہاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں اگر تم اسے بجالاؤ تو تم ان لوگوں کا مقام حاصل کرلو جو تم سے پہلے گزرے ہیں اور تمھارے مقام کو تمھارے پیچھے والوں میں سے کوئی نہ پا سکے اور تم اپنے زمانے میں سب سے اچھے ہو، سوائے اس شخص کے جو یہ کام کرے (وہ تمھارے برابر رہے گا)۔ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔" ❷

تسبیح و تحمید و تہلیل کرنا:

❁ **1**۔ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نماز کے بعد کچھ تسبیحات ہیں جنھیں کہنے والا اجر و ثواب سے محروم نہیں ہوتا، ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر۔"

❶ صحيح بخاري: ٦٣٢٩۔

❷ صحيح بخاري: ٨٤٣۔ صحيح مسلم: ٥٩٥۔

2۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکم دیے گئے کہ وہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا کریں۔ پھر ایک انصاری کو خواب آیا اور اسے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، اس (خواب میں آنے والے شخص نے) کہا: ”تم (نماز کے بعد) ان کلمات کو ۲۵ مرتبہ کرو اور ان میں لا الٰہ الا اللہ بھی شامل کرو (یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ پچیس پچیس مرتبہ کہا کرو)۔“ جب صبح ہوئی تو وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”انھیں ایسے ہی شمار کرو۔“ [1]

3۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس سے سوال کیا گیا: ”تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں (نماز کے بعد) کس چیز کا حکم دیا ہے؟“ اس صحابی نے کہا: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہیں، یہ سو کلمات ہیں۔“ اس (خواب میں آنے والے نے) کہا: ”تم ۲۵ مرتبہ سبحان اللہ، ۲۵ مرتبہ الحمد للہ، ۲۵ مرتبہ اللہ اکبر اور ۲۵ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہو، یہ سو کلمات ہیں۔“ پھر جب صبح ہوئی تو (انصاری) نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جیسے انصاری نے کہا ہے ویسے کرو۔“ [2]

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے، یہ ۹۹ کلمات ہیں اور ۱۰۰ کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ کہے:

---

[1] صحیح: سنن نسائی: ۱۳۵۱۔ السنن الکبری للنسائی: ۱۲۷۵۔ ہشام بن حسان کی محمد بن سیرین سے روایت سماع پر محمول ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص: ۲۶)۔

[2] حسن: سنن نسائی: ۱۳۵۳۔ السنن الکبری للنسائی: ۱۲۷۶۔ الدعاء للطبرانی: ۷۳۰۔ عبد العزیز بن ابی رواد صدوق راوی ہے۔

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔"

تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"[1]

خادم سے بہتر ذکر:

❁ زبیر بن عبدالمطلب کی دو بیٹیوں سیّدہ ام حکم یا سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہما میں سے ایک دوسری سے روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کچھ قیدی ملے تو میں، میری بہن اور دختر رسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس گئیں اور آپ ﷺ سے اپنی بد حالی کی شکایت کی اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمیں کچھ قیدی دلوا دیں۔ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا:

"اصحاب بدر کی بیٹیاں تم سے سبقت لے گئی ہیں، لیکن میں تمھیں ایسا عمل بتاتا ہوں جو تمھارے لیے ان قیدیوں سے زیادہ بہتر ہے۔ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور (ا مرتبہ)

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔"

کہو۔ (یہ عمل خادماؤں کی خدمت سے بہتر ہے۔")[2]

---

1. صحیح مسلم: ۵۹۷۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۱۴۵۔
2. حسن: سنن أبی داود: ۲۹۸۷۔ عیاش بن عقبہ بن کلیب حضرمی اور فضل بن حسن بن عمرو ضمری صدوق راوی ہیں۔

توبہ واستغفار کرنا:

❁ جناب زاذان رحمہ اللہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ))

"اے اللہ! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بے حد بخشنے والا ہے۔"

آپ ﷺ نے یہ کلمات سو بار کہے۔" [1]

[1] صحیح: عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۱۰۳۔ مصنف ابن أبی شیبة: ۲۹۲۵۷، ۳۵۰۶۴۔ الأدب المفرد: ۲۶۰۳۔ سلسلة الصحیحة: ۵۹۱۔

نماز کے متعلقہ دیگر اذکار

نماز کے کفارہ کی دعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات کہتے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے ان کلمات کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر وہ نیک باتیں کرتا ہے تو یہ کلمات مہر کی طرح قیامت تک ان پر ثبت رہتے ہیں اور اگر اس نے بری باتیں کی ہوں تو یہ کلمات ان کا کفارہ بن جاتے ہیں۔" (وہ کلمات یہ ہیں)

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))

"اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔" [1]

صف میں پہنچ کر دعا:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے صف میں پہنچ کر یہ دعا پڑھی:

((اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ أَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ))

"اے اللہ! مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو تو اپنے نیک بندے کو عطا کرتا ہے۔"

نبی ﷺ نے سن کر فرمایا کہ "تو اور تیرا گھوڑا دونوں اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے۔" [2]

---

[1] حسن: عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۴۰۰۔ سلسلة الصحیحة: ۳۱۶۴۔ خالد بن ابی عمران صدوق راوی ہے۔

[2] حسن: عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۹۳۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱۰۵۔ صحیح ابن حبان: ۴۶۴۔ صحیح ابن خزیمة: ۴۵۳۔ مسند أبی یعلی: ۶۹۷،۶۹۶۔ محمد بن مسلم بن عائذ ثقہ راوی ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے کتاب الثقات میں اور امام عجلی رحمہ اللہ نے اسے الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

شیطانی وسوسے سے پناہ:

❁ سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: "یارسول اللہ! شیطان میری نماز، میری قراءت اور میرے درمیان حائل ہو کر انھیں خلط ملط کر دیتا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ خنزب نامی شیطان ہے، جب تم اسے محسوس کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ (یعنی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھ) اور تین مرتبہ بائیں جانب تھوک۔"

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔"[1]

نماز میں شیطان کا حملہ آور ہونا:

❁ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ))

"میں اللہ کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں" کہتے سنا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات

((أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ))

"میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ لعنت کرتا ہوں"

کہے اور اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑتے ہوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: "اے اللہ کے رسول! ہم نے نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ باتیں کرتے سنا، جو پہلے کبھی نہیں سنی ہیں اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ بڑھاتے دیکھا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا انگارہ لے کر آیا کہ اسے میرے منہ میں ڈال دے۔" چنانچہ میں نے تین بار کہا: "میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔" پھر میں نے کہا: "میں تجھ پر اللہ کی مکمل لعنت کے ساتھ لعنت کرتا ہوں۔" لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہ ہٹا۔ پھر میں نے

---

[1] صحیح مسلم: ۲۲۰۳۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۵۸۲۔

اسے پکڑنے کا ارادہ کیا۔" اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کے وقت بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔" ❶

نماز میں غیر ارادی طور پر کہے جانے والے کلمات:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا، وہ صف میں داخل ہوا جب کہ اس کا سانس پھولا ہوا تھا، اس نے صف میں داخل ہوتے وقت کہا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ))

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ تعریف، جو پاک اور بابرکت ہو۔"

پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی تو پوچھا: "یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟" لوگ خاموش رہے، آپ ﷺ نے (دوبارہ) پوچھا: "یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس نے کوئی برے کلمات نہیں کہے۔" اس پر ایک شخص گویا ہوا: "میں (نماز کے لیے) آیا جب کہ میرا سانس پھولا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"یقیناً میں نے بارہ فرشتے دیکھے، وہ جلدی کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کو اوپر لے جائے۔" ❷

دعا جس پر آسمان کے دروازے کھلے:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا))

"اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ اور صبح و شام اللہ کی پاکی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟" حاضرین میں سے ایک شخص نے

---

❶ صحیح مسلم: ۵۴۲۔

❷ صحیح مسلم: ۶۰۰۔

عرض کی: "یارسول اللہ! میں ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ان کلمات سے متعجب ہوں کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے ہیں۔" ❶

نماز میں چھینک آئے تو کیا کہے؟

❁ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، مجھے چھینک آئی تو میں نے یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى))

"اے اللہ! بہت زیادہ، پاکیزہ اور ایسی تعریف جس میں برکت ہو اور جس پر برکت ہو، ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے جیسا کہ ہمارا رب پسند کرتا اور راضی ہوتا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ تیس سے زیادہ فرشتوں نے جلدی کی کہ ان میں سے کون انھیں اوپر لے کر جاتا ہے۔" ❷

نماز میں جمائی روکنا:

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو بقدر استطاعت اسے روکے، کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔" ❸

قنوت وتر کی دعا:

❁ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے جنھیں میں وتر کی قنوت میں کہا کروں:

---

❶ صحیح مسلم: ٦٠١۔ جامع ترمذي: ٣٥٩٢۔

❷ حسن: سنن أبي داؤد: ٧٧٣۔ جامع ترمذي: ٤٠٤۔ سنن نسائي: ٩٣٢۔ رفاعہ بن یحییٰ بن عبداللہ اور معاذ بن رفاعہ صدوق راوی ہیں۔

❸ صحیح مسلم: ٢٩٩٥۔

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ))

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تونے ہدایت دی، مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت دی، مجھ کو دوست بنا ان لوگوں کے ساتھ جن کو تونے دوست بنایا۔ جو کچھ تو نے مجھے دیا اس میں برکت عطا فرما اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جو تونے مقدر کیا ہے، اس لیے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے تجھ پر کوئی حکم نہیں چلا سکتا۔ جس کو تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا (اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا)[1] اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔"[2]

وتر کے بعد کی دعائیں:

1۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے۔ ان میں (پہلی رکعت میں) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، (دوسری میں) ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور (تیسری میں) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے قنوت (وتر) پڑھتے، پھر جب سلام پھیرتے تو فرماتے:

((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ))

"پاک ہے بادشاہ بہت پاکی والا۔"

اور تیسری بار آواز کو لمبا کرتے اور یہ (بھی) کہتے:

---

[1] حسن: سنن بیهقی: ۳۸۳۔ صحیح أبي داود: ۱۲۸۱۔ ابوبکر عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن شیبہ صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

[2] حسن: مسند احمد: ۱۹۹/۱۔ صحیح ابن خزیمة: ۱۰۹۵۔ صحیح ابی داود: ۱۲۸۱۔ یونس بن ابی اسحاق صدوق اور تدلیس سے بری ہے۔

((رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ))

"فرشتوں اور روح کا رب۔"❶

2۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر کے آخر میں یہ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ))

"اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضا کی پناہ طلب کرتا ہوں، تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا مکمل احاطہ نہیں کرسکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔"❷

❶ صحیح: سنن دار قطنی: ۳۱/۲۔ سنن نسائی: ۱۷۳۴۔

❷ صحیح: سنن أبی داؤد: ۱۴۲۷۔ جامع ترمذي: ۳۵۶۶۔ سنن نسائی: ۱۷۴۸۔ صحیح أبی داؤد: ۱۲۸۲۔

نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعائیں

نماز فجر سے طلوع آفتاب تک نماز کی جگہ پر بیٹھنا:

1۔ سماک بن حرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس نشینی کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! بہت زیادہ (مجلس ہوا کرتی تھی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جائے نماز سے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سورج طلوع نہ ہوتا، چنانچہ جب سورج طلوع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جاتے۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں باتیں کرتے اور جاہلیت کے واقعات بیان کرتے اور ہنسی مذاق کیا کرتے تھے۔'' [1]

2۔ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر ادا کرتے تو اپنے نماز والی جگہ پر بیٹھے رہتے حتی کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔ [2]

نماز فجر کے بعد کے وظائف:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔''

اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹا دیے جائیں گے، دس درجات بلند کیے جائیں گے، یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر

[1] صحيح مسلم: ٦٧٠۔ سنن أبي داود: ١٢٩٤۔
[2] صحيح مسلم: ٦٧٠۔ جامع ترمذي: ٥٨٥۔

ہوں گے، اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ ہوں گے اور اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے حتیٰ کہ شام ہو جائے اور جو شخص شام (کی نماز پڑھنے) کے بعد یہ کلمات کہے تو اس کے لیے یہی ثواب ہے اور یہ کلمات صبح تک اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے۔“ ❶

2۔ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے نماز فجر کے بعد دوزانو حالت میں کسی سے ہم کلام ہوئے بغیر دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔“

تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، وہ سارا دن کسی بھی ناخوشگوار صورت حال اور شیطان کے اثرات سے محفوظ رہے گا اور اس دن شرک کے سوا کسی قسم کا کوئی بھی گناہ اس سے سرزد نہیں ہو گا۔“ ❷

3۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے نماز فجر کے بعد دوزانو حالت میں سو مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ

---

❶ حسن: معجم ابن المقرئ: ۴۹۰۔ زوائد تاریخ بغداد: ۱۹۳۷۔ مجموع أجزاء الحديثية: ۲۷۶/۱۔ سلسلة الصحيحة: ۱۱۳۔ احمد بن علی بن معبد شعیری کو خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں صدوق کہا ہے اور قران بن تمام اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

❷ حسن: جامع ترمذي: ۳۴۷۴۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۱۴۳۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۱۲۷۔ شہر بن حوشب صدوق راوی ہے۔

يُمِيْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کو سزاوار ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، اسی کے ہاتھ میں تمام خیر ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔"

تو وہ تمام اہل زمین سے عمل میں افضل ہوگا سوائے اس کے جس نے اس کی مثل کلمات کہے۔" ❶

4۔ ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص مغرب اور صبح کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کے کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بے محافظ دستہ بھیجتا ہے، جو صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے اور صبح سے شام تک (حفاظت کرتا ہے۔") ❷

نماز مغرب کے بعد کی دعائیں:

1۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آتے تو دو رکعت نماز پڑھتے پھر یہ کلمات کہتے:

((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِكَ))

❶ حسن: عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۱۴۱۔ طبرانی کبیر: ۸۰۷۵۔ سلسلة الصحیحة: ۲۶۶۴۔ عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: السنن الکبری للنسائی: ۱۰۳۹۹۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵۷۸۔ الجلاح ابو کثیر مصری صدوق راوی ہے۔

”اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو دین پر قائم رکھ۔“

میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہمارے دلوں کے بارے میں ڈرتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”ہر انسان کا دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ اگر وہ سیدھا رکھے تو وہ سیدھا رہے گا اور اس نے ٹیڑھا کر دیا تو وہ ٹیڑھا ہو جائے گا۔“ ❶

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔“

اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹا دیے جائیں گے، دس درجات بلند کر دیے جائیں گے، یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے، اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ ہوں گے اور اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے حتیٰ کہ شام ہو جائے اور جو شخص شام (کی نماز پڑھنے) کے بعد یہ کلمات کہے تو اس کے لیے یہی ثواب ہے اور یہ کلمات صبح تک اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے۔“ ❷

3۔ ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح: مسند احمد: ۱۸۲/۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۹۹۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی: ۲۶۳۔ صحیح الجامع: ۳۰۸۱۔

❷ حسن: معجم ابن المقرئ: ۴۹۰۔ زوائد تاریخ بغداد: ۱۹۳۷۔ مجموع أجزاء الحدیثیة: ۲۷۶/۱۔ سلسلة الصحیحة: ۱۱۳۔ احمد بن علی بن معبد شعیری کو خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں صدوق کہا ہے اور قران بن تمام اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

”جو شخص مغرب اور صبح کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَ يُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہے محافظ دستہ بھیجتا ہے، جو صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے اور صبح سے شام تک (حفاظت کرتا ہے۔“)[1]

[1] حسن: السنن الکبری للنسائی: ۱۰۳۹۹۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵۷۸۔ الجلاح ابو کثیر مصری صدوق راوی ہے۔

مختلف اوقات کی نمازیں

دعائے استخارہ:

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اس دعا کا اہتمام کرے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰھُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِيْ، وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أو قال: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهِ))

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے سبب تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلب گار ہوں، کہ تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کے لیے استخارہ کیا جارہا

ہے) میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے، یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا) میرے لیے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے یہ (خیر ہے) تو اسے میرے نصیب میں کر دے، اس کا حصول میرے لیے آسان کر اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے، یا (آپ ﷺ نے یہ کہا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے۔ پھر میرے مقدر میں خیر کر دے، جہاں بھی وہ ہو، پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ﴿هٰذَا الْأَمْرَ﴾ کی جگہ اس کام کا نام لے۔" [1]

حصول نصرت کے لیے نماز:

◉ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوہ بدر کی رات دیکھا کہ ہم میں سے ہر انسان سویا ہوا تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے کہ آپ ﷺ درخت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ [2]

گرہن کے وقت کی نماز

◉ سورج یا چاند گرہن ہو تو اس وقت تک نماز جاری رکھی جائے یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔ [3]

گرہن کے وقت اذکار کا اہتمام:

◉ 1۔ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے ہم بھی داخل ہوئے، پھر آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی تاوقتیکہ سورج روشن ہو گیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

---

1. صحيح بخاري: ١١٦٢- سنن أبي داؤد: ١٥٣٨- جامع ترمذي: ٤٨٠، ١٥٣٨-
2. صحيح: مسند احمد: ١/١٢٥-
3. صحيح بخاري: ١٠٤٠- صحيح مسلم: ٩١١-

"سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن زدہ نہیں ہوتے، چنانچہ جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتی کہ گرہن چھٹ جائے۔"❶

2۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عہد رسالت میں ابراہیم رضی اللہ عنہ (فرزند رسول) کی وفات کے دن سورج گہنا گیا تو لوگوں نے کہا: ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بلاشبہ سورج اور چاند کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ چنانچہ جب تم (انھیں گرہن زدہ) دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔"❷

3۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بلاشبہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت و حیات سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ چنانچہ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو، اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔"❸

4۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورج گرہن زدہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے، ڈرتے تھے کہ قیامت نہ ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل ترین قیام اور رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز پڑھائی۔ اس سے پہلے اتنی طویل نماز پڑھتے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں، بلکہ ان کے سبب اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ چنانچہ تم اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کا سہارا لو۔"❹

نماز استسقاء:

بارش نہ ہونے پر قحط سالی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھتے۔❺

❶ صحيح بخاري: ١٠٤١۔ صحيح مسلم: ٩١١۔
❷ صحيح بخاري: ١٠٤٣۔ صحيح مسلم: ٩١٥۔
❸ صحيح بخاري: ١٠٤٤۔
❹ صحيح بخاري: ١٠٥٩۔ صحيح مسلم: ٩١٢۔
❺ صحيح بخاري: ١٠١١۔

نماز تسبیح:

◈ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"اے عباس! اے چچا! کیا میں تمھیں عنایت نہ کروں؟ کیا میں تجھ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں تجھے فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا میں تجھے دس خصلتیں نہ دوں کہ جب تو وہ کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے؟ کیا میں تجھے دس خصلتیں نہ دوں کہ جب تو وہ کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے، پرانے اور نئے، بھول کر اور قصداً کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور علانیہ گناہوں کو بخش دے؟ یہ کہ تو چار رکعتیں پڑھ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ، جب تو پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھ:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

"اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

"پھر رکوع کر اور حالت رکوع میں دس مرتبہ یہ کلمات کہہ، پھر رکوع سے سر اٹھا اور دس بار یہی کلمات کہہ، پھر سجدہ کر اور حالت سجدہ میں دس مرتبہ یہی کلمات کہہ، پھر سجدے سے سر اٹھا اور دس بار یہی کلمات کہہ، پھر سجدہ کر اور دس بار، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار یہ کلمات کہہ، تو یہ ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ ہوئے، یوں چار رکعتیں پڑھ، اگر تو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کی طاقت رکھے تو ایسا کر، اگر نہیں تو جمعہ (یعنی سات دنوں) میں ایک مرتبہ، اگر تو نہ کر سکے تو زندگی میں ایک بار پڑھ۔"[1]

---

[1] حسن: سنن بیہقی: ۵۱/۳۔ مستدرک حاکم: ۴۶۳/۱۔ صحیح الجامع: ۷۹۳۷۔ موسیٰ بن عبدالعزیز مدنی اور حکم بن ابان صدوق راوی ہیں اور باقی راوی ثقہ ہیں۔ نیز ابن مندہ، آجری، خطیب بغدادی، ابو سعد سمعانی، ابو موسیٰ مدینی، ابو الحسن بن مفضل منذری، ابن صلاح اور نووی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ (الآثار الموضوعہ فی الأخبار الموضوعہ للکھنوی: ۱۲۵/۱)

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت:

❁ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کی اس کے لیے دو جمعوں کا درمیان (اتنا وقت) روشن ہو جائے گا۔“[1]

جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بارے میں ایک مرتبہ فرمایا:

”اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے، جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے۔ ہاتھ کے اشارے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی سی ہے۔“[2]

نماز جمعہ کے بعد کثرت سے ذکر کرنا:

❁ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

”پھر جب نماز پوری کر لی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا کچھ نہ کچھ فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“[3]

---

1. حسن: مستدرك حاكم: ۲/ ۳۶۸۔ سنن بيهقي: ۳/ ۲۴۹۔ ارواء الغليل: ۶۲۶۔ نعیم بن حماد خزاعی صدوق راوی ہے۔
2. صحيح بخاري: ۹۳۵۔ صحيح مسلم: ۸۵۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۳۷۔
3. الجمعة: ۱۰۔

صبح وشام کے اذکار

صبح وشام کے اذکار کی اہمیت:

1۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ (طه:130)

"اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔"

2۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ (ق:39)

"اور سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔"

3۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ (المؤمن:55)

"اور دن کے پچھلے اور پہلے پہر اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔"

4۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الأعراف:20)

"اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے صبح وشام یاد کر اور بلند آواز کے بغیر زبان سے بھی اور غافلوں سے نہ ہو۔"

5۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ﴾ (النور:36،37)

"ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ان میں اس کا نام یاد کیا جائے، اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں ان میں صبح وشام۔ وہ مرد جنھیں اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید وفروخت، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔"

صبح وشام ذکر کرنے والوں سے ربط رکھنا:

❁ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهٗ فُرُطًا﴾

"اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھو جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں اور تیری آنکھیں ان سے آگے نہ بڑھیں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو اور اس شخص کا کہنا مت مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔" (الکهف:28)

ان سے نرمی برتنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ

مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (الانعام:52)

"اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹا جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر یاد کرتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں، تیرے ذمے ان کے حساب میں سے کچھ نہیں اور نہ تیرے حساب میں سے ان کے ذمے کچھ ہے کہ تو انھیں دور ہٹا دے، پس ظالموں سے ہو جائے۔"

صبح وشام کے اذکار کے اوقات:

- صبح کے اذکار کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے، جیسا کہ لفظ غدو اور ابکار کا اطلاق اس وقت پر ہوتا ہے۔
- حافظ ابن جریر طبری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

﴿وَالْإِبْكَارِ﴾ وَذَلِكَ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ))

"لفظ ابکار یہ طلوع فجر ثانی سے طلوع آفتاب تک کا وقت ہے۔"[1]

شام کے اذکار کے اوقات نماز ظہر سے لے کر غروب آفتاب تک ہیں، کیونکہ لفظ عشی کا اطلاق زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہل لغت کہتے ہیں:

((اَلْعَشِيُّ: مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوبِهَا))

"زوال آفتاب سے غروب آفتاب کے وقت کو عشیٌّ کہتے ہیں"۔

- نیز اہل لغت بیان کرتے ہیں:

((اَلْآصَالُ جَمْعُ أَصِيلٍ: وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ))

"آصال اصیل کی جمع ہے اور یہ عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت ہے۔"[2]

لہٰذا زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک کے درمیانی اوقات میں شام کے اذکار کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

شام کے آداب:

- سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1. تفسیر طبري۔
2. ریاض الصالحین: ۴۲۷۔

"رات کا اندھیرا شروع ہونے پر یا رات شروع ہونے پر اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) روک لو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلتے ہیں، پھر عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انھیں چھوڑ دو، پھر بسم اللہ کہہ کر اپنا دروازہ بند کر لو، بسم اللہ کہہ کر اپنا چراغ بجھا دو، بسم اللہ کہہ کر پانی کے برتن ڈھک دو اور دوسرے برتن بھی بسم اللہ کہہ کر ڈھک دو، (ڈھکن نہ ہو تو) چوڑائی میں کوئی چیز رکھ دو۔"❶ (اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن یا مشکیزہ کھلا پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔")❷

صبح کے اذکار:

1۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ کلمات کہتے:

((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

"ہم نے صبح کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے صبح کی، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کو سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بھلائی کا جو اس کے بعد ہے۔ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ میرے رب! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔"❸

❶ صحيح بخاري: ٣٢٨٠ - صحيح مسلم: ٢٠١٢ -
❷ صحيح مسلم: ٢٠١٤ -
❸ صحيح مسلم: ٢٧٢٣ - سنن أبي داود: ٥٠٧١ -

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو نبی ﷺ یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ، وَ إِلَيْكَ النُّشُوْرُ))

"اے اللہ! ہم نے تیرے (فضل کے) ساتھ صبح کی، تیرے (فضل کے) ساتھ شام کی، تیرے (فضل کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیری (مشیت کے) ساتھ مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"❶

3۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت ان کلمات کا اہتمام کرتے تھے:

((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَ عَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَ عَلَى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا، وَّ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ))

"ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمۂ اخلاص پر، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر، جو یکسو مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔"❷

4۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:

"میں نے کبھی کوئی صبح نہیں گزاری مگر میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ استغفار ضرور کیا۔"❸

---

❶ حسن: سنن أبي داؤد: ۵۰۶۸۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۶۸۔ عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۳۵۔ سہیل بن ابی صالح صدوق مختلط راوی ہے، لیکن عبدالعزیز بن ابی حازم مدنی ثقہ ہیں اور ان کی سہیل بن ابی صالح سے روایت قبل از اختلاط ہے، کیونکہ ان کو عراق میں اختلاط لاحق ہوا تھا۔ تہذیب التہذیب: ۹۵۳۔

❷ حسن: عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۳۴۔ مسند احمد: ۴۰۷/۳۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۲۶۵۳۱۔ سلسلة الصحیحة: ۲۹۸۹۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزیٰ صدوق راوی ہے۔ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور احمد نے اسے حسن الحدیث قرار دیا ہے۔

❸ حسن: مصنف ابن أبي شیبة: ۳۰۰۵۸۔ عمل الیوم واللیلة للنسائي: ۴۴۱۔ کتاب الدعا للطبراني

5۔ ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرنے کے بعد صبح سویرے ان کے ہاں سے نکلے جب کہ وہ اپنی نماز والی جگہ میں تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے بعد تشریف لائے جب کہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

''جب سے میں تم سے الگ ہوا ہوں تم مسلسل اسی حالت میں (اذکار میں مشغول) ہو؟''

انھوں نے عرض کیا: ''جی ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے تیرے بعد تین مرتبہ چار کلمات کہے ہیں، اگر ان کلمات کا وزن ان کلمات سے کیا جائے جو تو نے دن بھر کہے ہیں تو ان کا وزن تیرے کلمات سے بڑھ جائے۔'' (وہ کلمات یہ ہیں):

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

''اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی نفس کی رضا مندی کے برابر، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہے۔''[1]

6۔ سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب سے گزرے جب کہ وہ اپنی جائے نماز میں ذکر کر رہی تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے قریب ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا: ''تم (صبح سے) اسی حالت میں ہو۔'' انھوں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھے کچھ کلمات نہ سکھاؤں، جس کا تو ورد کیا کرے؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کلمات کہا کر)

((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

:۱۸۰۹۔ مسند عبد بن حمید: ۵۵۸۔ سلسلة الصحیحة: ۱۶۰۰۔ مغیرہ بن ابی حر کندی صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

[1] صحیح مسلم: ۲۷۲۶۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۰۸۔

رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

"اللہ پاک ہے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ پاک ہے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ پاک ہے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے نفس کی رضا کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے نفس کی رضا کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے نفس کی رضا کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے عرش کے وزن کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے عرش کے وزن کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے عرش کے وزن کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر، اللہ پاک ہے اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔" [1]

شام کے اذکار:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: "اللہ کے رسول! مجھے بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے کل رات بہت تکلیف پہنچی۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر تو شام کو (تین مرتبہ) [2] یہ کہتا:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ تو بچھو تجھے تکلیف نہ دیتا۔" [3]

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

---

1. صحيح: جامع ترمذي: ٣٥٥٥۔ سنن نسائي: ١٣٥٣۔
2. حسن: عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٩٠۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔
3. صحيح مسلم: ٢٧٠٩۔ موطا امام مالك: ١٧٠٥۔ صحيح ابن حبان: ١٠٢٠۔

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔“ تو اس رات ڈسنے والے جانور کا زہر اسے نقصان نہ دے گا۔“

سہیل (راوی) کہتے ہیں کہ ہمارے گھر کے افراد نے یہ دعا یاد کی اور یہ کلمات ہر رات کہا کرتے تھے۔ پھر ان کی بچی کو کسی زہریلے جانور نے ڈس دیا لیکن اسے اس کی تکلیف نہ ہوئی۔ ❶

3۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ شام کے وقت یہ کلمات کہتے:

((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

”ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کو سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بھلائی کا جو اس کے بعد ہے۔ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس رات میں ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کاہلی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔“ ❷

4۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ شام کے وقت یہ کلمات کہتے:

---

❶ حسن: مسند احمد: ۲۹۰/۲۔ جامع ترمذي: ۳۶۰۴۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳۰۴۱۸۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

❷ صحيح مسلم: ۲۷۲۳۔ سنن أبي داؤد: ۵۰۷۱۔

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ))

"اے اللہ! ہم نے تیرے (فضل کے) ساتھ شام کی، تیرے (فضل کے) ساتھ صبح کی، تیرے (فضل کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیری (مشیت کے) ساتھ مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔"❶

5۔ سیدنا عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شام کے وقت ان کلمات کا اہتمام کرتے تھے:

((أَمْسَيْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا، وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ))

"ہم نے شام کی فطرت اسلام پر، کلمۂ اخلاص پر، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر، جو یکسو مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔"❷

صبح و شام کے مشترکہ اذکار:

1۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے:

"جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

---

❶ حسن: سنن أبي داود: ٥٠٦٨۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٦٨۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٣٥۔ سہیل بن ابی صالح صدوق مختلط راوی ہے، لیکن عبد العزیز بن ابی حازم مدنی ثقہ ہیں اور ان کی سہیل بن ابی صالح سے روایت قبل از اختلاط ہے، کیونکہ ان کو عراق میں اختلاط لاحق ہوا تھا۔ تہذیب التہذیب: ٩٥٣۔

❷ حسن: عمل اليوم والليلة لابن السني: ٣٤۔ مسند احمد: ٤٠٧/٣۔ مصنف ابن ابی شيبة: ٢٦٥٣١۔ سلسلة الصحيحة: ٢٩٨٩۔ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابزی صدوق راوی ہے۔ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور احمد نے اسے حسن الحدیث قرار دیا ہے۔

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ))

”اللہ کے نام سے، جس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ بہت سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔“

توشام تک اسے کوئی ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو صبح تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔“ ❶

2۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سید الاستغفار یہ کلمات ہیں:

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْلِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))

”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے، جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ سو مجھے بخش دے، کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے دن کے وقت یہ کلمات صدق دل سے ادا کیے اور اس دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے ان کلمات کو صدق دل سے رات کے وقت پڑھا پھر صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔“ ❷

❶ صحیح: مسند احمد: 72/1۔ سنن أبي داود: 5088۔ صحیح ابن حبان: 852۔
❷ صحیح بخاري: 6306۔ جامع ترمذي: 3393۔ سنن نسائي: 5524۔

3۔ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص صبح وشام سات مرتبہ یہ (کلمات) کہے:

((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ))

”مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اسے (دنیا اور آخرت کے) تمام غموں سے کافی ہو جاتا ہے۔ خواہ اس نے سچے دل سے یہ کلمات کہے ہوں یا جھوٹے دل سے۔“ [1]

4۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ان کلمات کو نہیں چھوڑتے تھے (یعنی ان کا ورد ہمیشہ کرتے تھے):

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَّوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، دنیا، مال اور اہل کے معاملے میں تجھ سے درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں کو ڈھانپ لے اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے دے۔ اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر سے میری حفاظت کر اور میں آپ کی

---

[1] حسن: سنن أبي داود: ۵۰۸۱۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۷۰۔ یزید بن محمد دمشقی اور عبد الرزاق بن مسلم دمشقی صدوق راوی ہیں۔

عظمت کے سبب اس بات کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔"❶

5۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "تجھے اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ میں تجھ کو کوئی نصیحت کروں اور تو اسے سنے، صبح وشام یہ کہا کر:

((يَا حَيُّ! يَا قَيُّومُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ))

"اے زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست کر دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔"❷

6۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے جو میں صبح وشام پڑھوں۔" نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کہیے:

((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوْءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ))

"اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے (اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی

---

❶ صحیح: مسند احمد: ۲۵/۲۔ سنن أبی داؤد: ۵۰۷۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۷۱۔

❷ حسن: عمل اليوم والليلة للنسائی: ۵۷۰۔ السنن الکبری للنسائی: ۱۴۷/۶۔ مستدرک حاکم ۵۴۵/۱۔ مسند بزار: ۶۳۶۸۔ سلسلة الصحيحة: ۲۲۷۔ عثمان بن موہب صدوق راوی ہے۔ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اسے صالح الحدیث اور ہیثمی رحمہ اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

طرف کھینچ لاؤں۔“)❶ آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ کلمات صبح وشام پڑھو اور جب اپنے بستر پر جاؤ اس وقت بھی پڑھو۔“❷

7۔ سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک تاریک اور شدید بارش والی رات باہر نکلے تاکہ رسول اللہ ﷺ کو تلاش کریں اور آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کو پالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو“ میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو“ تو میں نے عرض کیا کہ ”کیا کہوں اے اللہ کے رسول؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”ہر صبح اور شام تین تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھو۔ تو یہ ہر چیز (تمام مصائب وآفات) سے تجھے کافی ہوں گی۔“❸

8۔ سیدنا ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص صبح کے وقت یوں کہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔“

تو اس کے لیے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹائے جائیں گے، اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اگر شام کے وقت (یہ کلمات) کہے تو

---

❶ صحیح: مسند احمد: ۱/۱۰۔ صحیح ابن حبان: ۹۶۲۔ الأدب المفرد: ۱۲۰۴۔ سلسلة الصحیحة: ۲۷۵۳

❷ حسن: جامع ترمذي: ۳۵۲۹۔ اسماعیل بن عیاش صدوق راوی ہے۔

❸ حسن: سنن أبي داود: ۵۰۸۲۔ جامع ترمذي: ۳۵۷۵۔ سنن نسائي: ۵۴۳۰۔ معاذ بن عبد اللہ بن خبیب صدوق راوی ہے۔

یہی ثواب ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔"❶

9۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

"تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی ہر مرتبہ ادائیگی پر اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھے گا، ان کے سبب اس کے دس گناہ مٹا دے گا، اس کے دس درجات بلند کرے گا، یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب کا باعث اور دن کے آغاز سے اختتام تک اس کی حفاظت کا ذریعہ ہوں گے نیز اس دن وہ اس سے بڑا کوئی عمل انجام نہیں دے گا اور اگر شام کو کہے تو بھی اسی کے مثل اجر و ثواب حاصل ہو گا۔"❷

10۔ سیدنا ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَ يُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، جب کہ وہ زندہ ہے، وہ موت سے

❶ حسن: سنن أبي داود: ۵۰۷۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۶۷۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔
❷ حسن: مسند احمد: ۴۲۰/۵۔ طبرانی کبیر: ۱۲۷/۴۔ کتاب الدعا للطبرانی: ۳۳۷۔ سلسلة الصحيحة: ۱۱۴ ہیثم بن خارجہ اور اسماعیل بن عیاش صدوق راوی ہیں۔

دو چند نہ ہو گا اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔"

تو یہ کلمات کے بدلے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس سے دس گناہ دور کیے جاتے ہیں، یہ کلمات اس کے لیے دس گردنیں آزاد کرنے کی طرح ہیں، اور سارا دن اس کے لیے (شیطان سے) حفاظت کا باعث ہیں حتیٰ کہ شام ہو جائے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے تو یہ اس کے لیے صبح تک (اتنے ہی اجر و ثواب اور حفاظت کا) ذریعہ ہیں۔"❶

11۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص صبح اور شام سو سو مرتبہ یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

"پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔"

تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو یہ کلمات اتنی مقدار میں کہے یا اس سے زیادہ کہے۔"❷

12۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے صبح کے وقت سو مرتبہ یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ))

"پاک ہے اللہ بڑی عظمت والا اپنی حمد کے ساتھ"

اور شام کو بھی اسی طرح کہا تو مخلوق میں سے اس کے برابر کسی کا درجہ نہیں ہے۔"❸

13۔ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص طلوع آفتاب سے قبل اور غروب آفتاب سے قبل سو مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ** کہے تو یہ کلمات سو اونٹ صدقہ کرنے سے بہتر ہیں، جو شخص سورج طلوع ہونے اور سورج غروب

---

❶ صحیح: عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۶۵۔ الدعاء للطبرانی: ۳۳۲۔ سعید بن ابی ہلال ثقہ راوی ہے۔
❷ صحیح مسلم: ۲۶۹۲۔ جامع ترمذی: ۳۴۶۹۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵۶۸۔
❸ حسن: سنن أبی داؤد: ۵۰۹۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۸۶۰۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

ہونے سے پہلے سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو یہ کلمات سو گھوڑے، جن پر غلہ لدا ہو، سے افضل ہیں، جو شخص سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے سے قبل سو مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے تو یہ کلمات سو گردنیں آزاد کرنے سے بہتر ہیں اور جو شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے سو مرتبہ:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔"

کہے تو روز قیامت اس سے افضل عمل لے کر کوئی شخص نہ آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے یہ کلمات کہے یا اس سے زیادہ کلمات کہے۔"[1]

جو بھی مانگ اللہ دے گا:

14۔ حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "میں تجھے وہ حدیث نہ بیان کروں، جو میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، کئی مرتبہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور کئی بار سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔" (حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: "ضرور سنائیے۔" انھوں نے کہا: "جو شخص صبح وشام یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَأَنْتَ تَهْدِيْنِيْ، وَأَنْتَ تُطْعِمُنِيْ، وَأَنْتَ تَسْقِيْنِيْ، وَأَنْتَ تُمِيْتُنِيْ، وَأَنْتَ تُحْيِيْنِيْ))

"اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا، تو میری رہنمائی کرتا ہے، تو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، تو مجھے موت دے گا اور تو ہی مجھے زندہ کرے گا۔"

تو وہ جو بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔"[2]

---

[1] حسن: عمل اليوم والليلة للنسائي: ۸۲۱۔ السنن الكبرى للنسائي: ۱۰۵۸۸۔
[2] حسن: طبرانی اوسط: ۱۰۲۸۔

سونے کے آداب و اذکار

سونے سے قبل بستر جھاڑنا:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹے تو بستر کو ازار (چادر) کے پلو سے جھاڑ لے اور بسم اللہ کہے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں اس پر کیا چیز آگئی ہے۔'' [1]

باوضو ہو کر لیٹنا:

❁ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اسے نیند آجائے، پھر رات کو ذکر کرتے ہوئے بیدار ہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کریں گے۔'' [2]

سوتے وقت آخری تین سورتوں کی تلاوت:

❁ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عقبہ بن عامر! کیا میں تمھیں بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جن کی مثل تورات، انجیل، زبور اور فرقان عظیم (قرآن) میں نازل نہیں ہوئیں؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں، اللہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرے۔'' وہ بیان کرتے ہیں: ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورتیں پڑھائیں:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

---

1. صحیح بخاري: ٦٣٢٠۔ صحیح مسلم: ٢٧١٤۔
2. حسن: سنن أبی داود: ٥٠٤٢۔ سنن ابن ماجة: ٣٨٨١۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ٨٠٥، سلسلة الصحیحة: ٣٢٨٨۔ عاصم بن بہدلہ اور شہر بن حوشب صدوق راوی ہیں۔

پھر فرمایا:

"اے عقبہ! ان کو بھولنا مت اور ان کو ہر رات پڑھ کر سویا کر۔" عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ ان سورتوں کو بھولنا مت کے بعد کبھی ان سورتوں کو نہیں بھولا اور میں ہر رات ان سورتوں کی تلاوت کرکے ہی سویا ہوں۔" ❶

معوذات پڑھ کر دم کرنا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کرکے ان میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم کرتے، پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیر لیتے، پہلے سر، چہرے اور بدن کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔ ❷

آیت الکرسی پڑھنا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت کے لیے مقرر کیا، (رات کو) ایک شخص اچانک میرے پاس آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ "اللہ کی قسم! میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں گا۔" اس پر اس نے کہا کہ "اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔" سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "(اس کے اظہار معذرت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔" صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: "اے ابوہریرہ! گزشتہ رات تمھارے قیدی کا کیا ہوا؟" میں نے کہا: "یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے، وہ پھر آئے گا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ وہ پھر ضرور آئے گا، اس لیے میں اس کی تاک میں رہا۔ جب وہ دوسری رات آکر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

❶ حسن: مسند احمد: ۱۵۸/۴۔ سلسلة الصحيحة: ۲۸۶۱۔ اسماعیل بن عیاش صدوق راوی ہے۔

❷ صحيح بخاري: ۵۰۱۷۔ سنن أبي داؤد: ۵۰۵۶۔ جامع ترمذي: ۳۴۰۲۔

میں حاضر کروں گا۔ لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے اب میں کبھی نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر ترس آ گیا میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تمھارے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے عرض کی: ''اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، جس پر مجھے اس پر رحم آ گیا، اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔'' آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے وہ پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے آ کر پھر تیسری رات غلہ اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پہنچاؤں گا، یہ تیسرا موقع ہے، ہر مرتبہ تم یقین دلاتے ہو کہ پھر نہیں آؤ گے، لیکن تم باز نہیں آئے۔ اس نے کہا: ''مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے چند کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تمھیں فائدہ پہنچائے گا۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' اس نے کہا: ''جب تم بستر پر آؤ تو مکمل آیت الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ پڑھو۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر برابر محافظ مقرر ہو گا اور صبح تک شیطان تمھارے پاس نہیں آ سکے گا۔'' اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''گزشتہ رات تمھارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟'' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا۔'' آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ''اس نے بتایا تھا کہ جب تم بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی شروع ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ سے آخر تک پڑھ لو۔'' اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ ''(اس کے پڑھنے سے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگران فرشتہ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمھارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے۔ نبی ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا:

''وہ بہت جھوٹا ہے، لیکن تم سے بات سچ کہہ گیا ہے۔ ابوہریرہ! تمھیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمھارا معاملہ کس سے تھا؟'' انھوں نے کہا: ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ

شیطان تھا۔“ ❶

سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھنا:

❁ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے، وہ اسے (ہر آفت سے) کافی ہو جائیں گی۔“ ❷

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات گھر کی پناہ کا ذریعہ:

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے اس نے دو آیات نازل کیں، جن سے سورہ بقرہ کا اختتام کیا۔ وہ دو آیات جس گھر میں تین رات تلاوت کی جائیں شیطان اس گھر کے قریب نہیں آسکتا۔“ ❸

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو عقل رکھتا ہو اور سونے سے قبل سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات نہ پڑھے، یہ (آیات) عرش کے نیچے خزانہ سے ہیں۔“ ❹

سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی تلاوت کرنا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی تلاوت کر کے سوتے۔“ ❺

مسبحات کی تلاوت کرنا:

❁ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات پڑھ لیا

---

❶ صحيح بخاري: ۲۳۱۱۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۹۵۹۔ صحيح ابن خزيمة: ۲۴۲۴۔

❷ صحيح بخاري: ۵۰۰۹۔ صحيح مسلم: ۸۰۷۔ سنن أبي داود: ۱۳۹۷۔

❸ حسن: مسند أحمد: ۲۷۴/۴۔ جامع ترمذي: ۲۸۸۲۔ مستدرك حاكم: ۵۶۲/۱۔ سنن دارمي: ۳۴۳۰۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۹۶۷۔ صحيح الترغيب: ۱۴۶۷۔ اشعث بن عبد الرحمان جرمی صدوق اور ابو قلابہ جرمی تدلیس سے بری ہیں۔

❹ حسن: فضائل القرآن لابن الضريس: ۱۷۰۔ ابو اسحاق سبیعی صدوق راوی ہے۔

❺ صحيح: مسند أحمد: ۶۸/۶۔ جامع ترمذي: ۳۴۰۵۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۶۸۳۔ مستدرك حاكم: ۴۳۴/۲۔ سلسلة الصحيحة: ۶۴۱۔

کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔"[1]

وضاحت: مسبّحات ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کے شروع میں ((سَبَّحَ)) یا ((يُسَبِّحُ)) آتا ہے اور وہ چھ سورتیں ہیں (۱) الحدید (۲) الحشر (۳) الصف (۴) الجمعہ (۵) التغابن (۶) الاعلیٰ

سورۂ الکافرون کی تلاوت کرنا:

❁ سیدنا نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں پوچھا کہ کس لیے آئے ہو تو انھوں نے عرض کیا: "میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے کچھ کلمات سکھائیں جو میں سوتے وقت ادا کیا کروں۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب تو بستر پر لیٹے تو ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ کی تلاوت کر پھر اس کے اختتام پر سو، کیونکہ (یہ سورت) شرک سے بری کرنے والی ہے۔"[2]

سونے کی دعائیں:

❁ 1۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا))

"اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوں گا۔"[3]

❁ 2۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے:

((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا))

"اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھوں گا۔"[4]

---

[1] صحیح: سنن أبي داؤد: ۵۰۵۷۔ جامع ترمذي: ۳۴۰۶۔ سنن دارمي: ۳۴۲۷۔ عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۶۸۷۔ عمل الیوم واللیلة للنسائي: ۷۱۳۔ عبداللہ بن ابی ہلال ثقہ راوی ہے، حافظ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور حافظ عجلی نے اسے الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

[2] حسن: عمل الیوم واللیلة للنسائي: ۸۰۱۔ فروہ بن نوفل صدوق راوی ہے اور زہیر کی ابو اسحاق سبیعی سے روایت اتصال پر مبنی ہے، جب زہیر سے روایت کرنے والے یحییٰ بن سعید قطان ہوں (النکت علی ابن الصلاح لحافظ بن حجر: ۱/ ۲۵۲) اور یہ سند اسی قبیل سے ہے۔

[3] صحیح بخاري: ۶۳۱۴۔

[4] صحیح بخاري: ۶۳۲۴۔

3۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر لیٹتے تو کہتے:

((بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا))

''ہم تیرے نام سے مرتے ہیں اور تیرے نام سے زندہ ہوں گے۔'' ❶

4۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر دراز ہوتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا، وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ))

''اے اللہ! تیرے نام سے میں اٹھوں گا اور تیرے نام سے مرتا ہوں۔'' ❷

دائیں کروٹ لیٹنا اور دعا پڑھنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنی چادر کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں اس پر کیا چیز آ گئی ہے۔ پھر دائیں کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ))

''اے میرے پروردگار! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے نام سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔'' ❸

بسم اللہ پڑھ کر بستر جھاڑنا اور دائیں پہلو لیٹ کر دعا پڑھنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح بخاري: ٧٣٩٥۔
❷ صحيح مسلم: ٢٧١١۔
❸ صحيح بخاري: ٦٣٢٠۔ صحيح مسلم: ٢٧١٤۔

”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹے تو وہ اپنے ازار بند کا اندرونی پلو پکڑے اور اس کے ساتھ اپنا بستر جھاڑے اور بسم اللہ کہے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس کے بستر پر کیا چیز آئی ہے۔ پھر جب وہ لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں پہلو لیٹے اور یہ کلمات کہے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَ بِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ))

”اے اللہ! میرے پروردگار! تو پاک ہے، تیری توفیق سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی توفیق سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو اپنے پاس روک لے تو اسے معاف کر دینا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی اس چیز کے ساتھ حفاظت کرنا، جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“ ❶

دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ دعا پڑھنا:

❁ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ))

”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“ ❷

سوتے وقت کی ایک اور دعا:

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَ أَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَ مَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَ إِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ

❶ صحیح مسلم: ۲۷۱۴۔ الأدب المفرد: ۱۲۵۸۔ صحیح ابن حبان: ۵۵۰۹۔

❷ صحیح: مسند احمد: ۲۸۱/۶۔ ابو اسحاق سبیعی ثقہ مدلس راوی ہیں، لیکن شعبہ بن حجاج کی ان سے روایت اتصال پر مبنی ہے۔ (الفتح المبین، ص: ۴۳)

الْعَافِيَةَ))

”اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا ہے تو ہی اسے مارے گا، تیرے ہی لیے اس کا مرنا اور زندہ ہونا ہے، اگر تو اس کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اس کو موت سے ہمکنار کرے تو اس کی بخشش فرما، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

ایک شخص نے ان سے کہا: ”کیا تم نے یہ دعا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، وہ کہنے لگے: ان سے سنی ہے، جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔“ ❶

سوتے وقت کا بہترین وظیفہ:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب لیٹنے اور یہ کلمات کہنے کا حکم دیتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْأَرْضِ، وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوٰى، وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيْلِ وَ الْفُرْقَانِ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَ أَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ))

”اے اللہ! سات آسمانوں، زمین اور عرش عظیم کے رب! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن کے اتارنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے

❶ صحیح مسلم: ۲۷۱۲۔ مسند احمد: ۷۹/۲۔

کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی باطن ہے کہ تیرے سوا کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا کر دے اور ہمیں محتاجی سے بے پروا کر دے۔“ [1]

خادم سے بڑھ کر وظیفہ:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ))

”اے اللہ! سات آسمانوں، زمین اور عرش عظیم کے رب! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن کے اتارنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی باطن ہے کہ تیرے سوا کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا کر دے اور ہمیں محتاجی سے بے پروا کر دے۔“ [2]

تسبیح و تحمید خادم سے بہتر:

❁ 1۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی، پھر انھیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں، اس لیے وہ بھی ان خدام میں سے

[1] صحیح مسلم: ۲۷۱۳۔ سنن أبي داود: ۵۰۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۷۳۔
[2] صحیح مسلم: ۲۷۱۳۔ جامع ترمذي: ۳۴۸۱۔ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۳۴۔

ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں۔ لیکن آپ ﷺ موجود نہیں تھے، وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر واپس چلی آئیں۔ پھر جب آپ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد کا مقصد بیان کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسے سن کر آپ ﷺ ہمارے یہاں رات کو تشریف لائے، جب ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ (جب ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا) تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو، (پھر آپ ﷺ میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے اور اتنے قریب ہو گئے کہ) میں نے آپ ﷺ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں تمھیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل اس (خادم) سے بہتر ہے جس کا تم نے مطالبہ کیا ہے۔"[1]

❂ 2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس خادم کے مطالبے کے لیے آئیں اور مشقت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے پاس سے تجھے خادم نہیں ملے گا۔" پھر فرمایا:

"کیا میں تجھے خادم سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ تو جب بستر پر لیٹے تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ۔"[2]

سونے کی عمدہ خصلت:

❂ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دو خصلتیں ایسی ہیں، جو بھی مسلمان آدمی ان کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا، وہ ہیں تو آسان لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ (پہلا وصف یہ ہے کہ)

---

1. صحيح بخاري: ٣١١٣- صحيح مسلم: ٢٧٢٧- سنن أبي داود: ٥٠٦٢-
2. صحيح مسلم: ٢٧٢٨-

وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہے۔ (پانچ نمازوں میں) یہ زبان سے ڈیڑھ سو کلمات ہوئے اور میزان میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں ہوئیں اور جب وہ بستر پر لیٹے تو ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہے۔ یہ زبان پر سو کلمات ہوئے اور میزان میں ہزار نیکیاں ہوئیں۔ راوی (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: "میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! یہ دو خصلتیں انتہائی آسان کیسے ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے کیوں ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"نیند کے وقت شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے یہ کلمات کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے اور نماز میں اس کے پاس آتا ہے اور یہ کلمات کہنے سے قبل اسے کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔"[1]

بستر پر لیٹنے کی دعا:

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ))

"تمام تعریف اس ذات کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا دیا، کتنے ہی لوگ ہیں جنھیں کوئی کفایت کرنے والا اور جگہ دینے والا نہیں ہے۔"[2]

بستر پر لیٹنے کی دوسری دعا:

- سیدنا ابو ازہر انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ کلمات کہتے:

[1] صحیح: سنن نسائی: ۱۳۴۹۔ سنن أبی داؤد: ۵۰۶۵۔ جامع ترمذی: ۳۴۱۰۔
[2] صحیح مسلم: ۲۷۱۵۔ سنن ابو داؤد: ۵۰۵۳۔ جامع ترمذی: ۳۳۹۶۔

((بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَ فُکَّ رِھَانِیْ، وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْأَعْلٰی))

"اللہ کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو رُسوا کر دے، میرے نفس کو (ذمہ داریوں) سے رہا کر دے اور مجھے اعلیٰ وافضل ہم نشینوں میں شامل کر دے۔"❶

بستر پر لیٹنے کی تیسری دعا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَآوَانِیْ وَأَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِیْ أَعْطَانِیْ فَأَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہُ وَإِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ، أَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ))

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مجھے کافی ہوا، مجھے ٹھکانا دیا، مجھے کھلایا پلایا اور مجھ پر احسان کیا اور بے تحاشا احسان کیا اور مجھے عطا کیا اور خوب نوازا۔ ہر حال میں سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر شے کے معبود! میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"❷

سوتے وقت کی آخری دعا:

❁ **1۔** سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

"جب تو اپنے بستر پر آئے تو نماز والا وضو کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ اور یہ کلمات کہہ:

((اَللّٰھُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْھِیْ إِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِیْ إِلَیْکَ، وَأَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ إِلَیْکَ، رَغْبَةً وَّرَھْبَةً إِلَیْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ إِلَّا

❶ صحیح: سنن أبی داود: ۵۰۵۴۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۷۱۴۔ أخلاق النبی لأبی الشیخ: ۴۸۴۔

❷ حسن: مسند احمد: ۲/۱۱۷۔ سنن أبی داود: ۵۰۵۸۔ عبد الصمد بن عبد الوارث صدوق راوی ہے۔

إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ))

”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کیا، اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا، ((میں نے تجھ پر اعتماد کیا، تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب کے ڈر سے۔ تجھ سے نہ پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ نجات کی سوائے تیری ذات کے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر ایمان لایا۔“

اگر تو فوت ہو گیا تو فطرت پر فوت ہو گا اور انھیں آخری کلمات بنا۔“ ❶

❁ 2۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب تو لیٹنے کا ارادہ کرے تو یہ کلمات کہہ:

((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ))

”اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا، میں نے اپنے چہرے کا رخ تیری طرف کیا اور میں نے اپنی پشت تیری طرف جھکائی، تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب کے ڈر سے۔ نہ پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ نجات کی سوائے تیری ذات کے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر ایمان لایا۔“

پھر اگر تو فوت ہو گیا تو فطرت پر فوت ہو گا اور اگر تو نے صبح کی تو خیر حاصل کرے گا۔“ ❷

رات بے چینی کی حالت میں کروٹ بدلتے وقت کی دعا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بے چینی کی وجہ سے پہلو بدلتے تو یہ کلمات کہتے:

---

❶ صحیح بخاري: ٦٣١١۔

❷ صحیح بخاري: ٦٣١٣۔ صحیح مسلم: ٢٧١٠۔

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ))

"اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو اکیلا زبردست ہے، آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان والی چیزوں کا رب ہے، جو بہت غالب، بہت بخشنے والا ہے۔" [1]

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کے وقت کی دعا:

❁ یحییٰ بن سعید بن حبان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ولید بن ولید بن مغیرہ مخزومی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ وہ نیند میں وحشت محسوس کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم جب بستر پر آؤ تو یہ کلمات کہو:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ))

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اپنے پاس ان کی حاضری سے۔" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! صبح تک کوئی چیز تجھے نقصان نہ پہنچائے گی۔" [2]

اچھا یا برا خواب:

❁ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس جو شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ اسے نقصان نہیں دے گا اور ناپسندیدہ خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ اگر اچھا خواب

---

[1] صحيح: عمل اليوم والليلة لابن السني: ٧٦٢ـ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٨٦٤، صحيح ابن حبان: ٥٥٣٠ـ سلسلة الصحيحة: ٢٦٣٧ـ

[2] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: ٢٣٥٩٨ـ

دیکھے تو خوش ہو اور صرف اپنے محبوب شخص کو بتائے۔“ ❶

خواب آئے تو کیا کریں؟

✺ ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا کہ وہ مجھے بیمار کر دیتے تھے۔ میں سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھوں نے کہا: ”میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے، حتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے، چنانچہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو وہ اسے صرف اس شخص کو بیان کرے، جو اس سے محبت کرتا ہے اور اگر وہ ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور شیطان اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور وہ خواب کسی کو بیان نہ کرے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔“ ❷

برا خواب آنے پر کیا کریں؟

✺ **1**۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے، تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور جس کروٹ لیٹا ہو اسے بدل لے۔“ ❸

✺ **2**۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب زمانہ قریب ہو گا تو ممکن نہیں ہے کہ مسلمان کا خواب جھوٹا ہو اور تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہو گا جو تم میں سے گفتگو میں سچا ہے، مسلمان کا خواب نبوت کے پنتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور خواب تین اقسام کے ہیں: ۱۔ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔ ۲۔ (برا) خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنا۔ ۳۔ ایسا

---

❶ صحيح مسلم: ٢٢٦١۔

❷ صحيح مسلم: ٢٢٦١۔ سنن أبي داود: ٥٠٢٢۔

❸ صحيح مسلم: ٢٢٦٢۔ سنن أبي داود: ٤٩٣٦۔ سنن ابن ماجه: ٣٩٠٨۔

خواب جو انسان دل میں خیالات سوچتا ہے۔ چنانچہ جب تم میں کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اٹھ کر نماز ادا کرے اور وہ خواب لوگوں کو بیان نہ کرے۔"❶

برے خواب سے بچاؤ کا طریقہ:

1۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اس پر وہ اللہ کی حمد کرے اور اسے بیان کرے۔ لیکن اگر اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ چنانچہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرے تو یہ خواب اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"❷

2۔ یحییٰ بن سعید بن حبان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ولید بن ولید بن مغیرہ مخزومی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پراگندہ خواب کی شکایت کی جو اس غمگین کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو جب بستر پر آئے تو یہ کلمات کہہ:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ))

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اپنے پاس ان کی حاضری سے۔"

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! صبح تک کوئی چیز تجھے نقصان نہ پہنچائے گی۔"❸

❶ صحيح مسلم: ۲۲۶۳۔ سنن أبي داؤد: ۵۰۱۹۔
❷ صحيح بخاري: ۶۹۸۵۔ جامع ترمذي: ۳۴۵۳۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۷۷۳۔
❸ صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۶۱۹۔

رات کو اچانک بیدار ہونے پر:

- سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص رات کو چونکے اور بیدار ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت۔"

پھر یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ))

"اے اللہ! مجھے بخش دے"

یا (اور) کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ پھر اگر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز بھی قبول ہوگی۔"[1]

رات کا پچھلا پہر قبولیت دعا کا وقت:

- سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم ان لوگوں میں شامل ہوسکو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔"[2]

---

1. صحیح بخاري: ۱۱۵۴۔ سنن أبي داود: ۵۰۶۰۔ جامع ترمذي: ۳۴۱۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۷۸۔
2. صحیح: جامع ترمذي: ۳۵۷۹۔ صحیح ابن خزیمة: ۱۱۴۷۔ صحیح الترغیب: ۱۶۴۷۔

رب آسمان دنیا پر آتا ہے:

1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہمارا رب جو برکت والا اور نہایت بلند ہے ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے، وہ کہتا ہے: ”کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟“ ❶

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات جب تہائی رات گزر جائے آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطاء کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟ (قبولیت کا یہ سلسلہ) مسلسل جاری رہتا ہے تاوقتیکہ فجر روشن ہو جائے۔“ ❷

3۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”نصف یا تہائی رات کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں کہ ارشاد فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کریں یا مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہتے ہیں: کون ہے جو ایسی ذات کو قرض دے جو نہ مفلس ہے اور نہ ظالم۔“ ❸

رات میں ایک عظمت والی گھڑی:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح بخاري: ۵۴۱۱۔ صحیح مسلم: ۸۵۷۔
❷ صحیح مسلم: ۷۵۸۔ جامع ترمذي: ۴۴۶۔
❸ صحیح مسلم: ۷۵۸۔

”رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بھی مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو وہ اس کو عطا فرماتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔“ ❶

قیام اللیل کا متبادل:

1۔ سیدنا عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص (قیام اللیل میں تلاوت کا) وظیفہ نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکا پھر وہ وظیفہ نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لیے اتنا ثواب لکھا جاتا گویا اس نے وہ رات کو پڑھا ہے۔ ❷

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو اس پر دوام اختیار کرتے اور آپ ﷺ جب رات کو سوئے رہتے یا بیمار ہو جاتے (اور قیام نہ کر سکتے) تو دن کو بارہ رکعت نماز ادا کرتے۔ ❸

❶ صحیح مسلم: ۷۵۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۶۱۔ مسند احمد: ۱۴۷۵۸۔
❷ صحیح مسلم: ۷۴۷۔ سنن أبی داؤد: ۱۳۱۳۔ جامع ترمذي: ۵۸۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۴۳۔
❸ صحیح مسلم: ۷۴۶۔

تہجد کے فضائل و اذکار

قیام اللیل کی فضیلت:

❁ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ))

"قیام اللیل کا التزام کرو، کیونکہ یہ تم سے پہلے لوگوں کا معمول رہا ہے، یہ تمھارے لیے تمھارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، برائیوں کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا (عمل) ہے۔" ❶

تہجد کا آغاز کیسے کریں؟

❁ **1**۔ عاصم بن حمید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کس طرح شروع کرتے تھے"؟ انھوں نے کہا: "تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے متعلق تجھ سے پہلے کسی نے بھی سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، دس مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے پھر فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

"اے اللہ مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے۔ میں قیامت کے دن تنگی والی جگہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" ❷

❁ **2**۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

---

❶ حسن: صحیح ابن خزیمة: ۱۱۳۵۔ مسند الشامیین: ۱۹۳۱۔ مستدرك حاكم: ۱/۳۰۸۔

❷ حسن: سنن أبي داؤد: ۷۶۶۔ سنن نسائي: ۱۶۱۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۵۶۔ صحیح أبي داؤد: ۷۴۲۔ زید بن حباب، معاویہ بن صالح اور عاصم بن حمید صدوق راوی ہیں۔

رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: ”جب آپ ﷺ رات کا قیام کرتے تو نماز کا آغاز ان کلمات سے کرتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ! أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ))

”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے! تو اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، تو اپنے حکم سے مجھے سیدھی راہ بتا، جس میں حق کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ بے شک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے۔“ [1]

3۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کا قیام کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر یہ کلمات کہتے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ))

”اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ پھر تین بار ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کہتے، اس کے بعد تین مرتبہ ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) کہتے اور ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ)) کہتے۔ پھر تلاوت شروع کرتے۔“ [2]

4۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ رات کی نماز ادا کی، جب آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو آپ ﷺ نے یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ))

---

[1] صحيح مسلم: ٧٧٠۔ سنن أبي داود: ٧٦٧۔ جامع ترمذي: ٣٤٢٠۔
[2] حسن: سنن أبي داود: ٧٧٥۔ جامع ترمذي: ٢٤٢۔

’’اللہ سب سے بڑا ہے، غلبے والا، بادشاہت، بڑائی اور عظمت والا۔‘‘ ❶

5۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ، وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ إِلَيْكَ أَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ، وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

’’اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان اور زمین اور اس میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے اس کا نور ہے۔ تعریف تیرے ہی لیے ہے اور آسمان و زمین کی حکومت صرف تیرے ہی لیے ہے۔ تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات سچی ہے اور تیرا فرمان سچا ہے اور جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں، اور قیامت کا ہونا سچ ہے، اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تجھ ہی پر ایمان رکھتا ہوں تجھ ہی پر بھروسا ہے، تیری ہی طرف رجوع

❶ صحیح: مسند أبي داؤد الطيالسي: ۴۱۶۔ الدعوات الكبير: ۹۷۔ السنن الصغير للبيهقي: ۴۱۵۔

کرتا ہوں، تیرے لیے ہی جھگڑتا ہوں، تجھ ہی کو حاکم مانتا ہوں پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ، تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (تو ہی میرا معبود ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں) نہ نیکی کرنے کی طاقت اور نہ برائی سے بچنے کی قوت، مگر تیری توفیق سے۔"[1]

قیام میں، قرآنی سورتوں کی تلاوت:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ اور سورۂ انعام کی تلاوت کی۔"[2]

---

[1] صحیح بخاري: ۱۱۲۰، ۶۳۱۷۔ صحیح مسلم: ۷۶۹۔

[2] صحیح: مسند أبي داؤد الطیالسي: ۴۱۶۔ الدعوات الکبیر: ۹۷۔ السنن الصغیر للبیهقي: ۴۱۵۔ الزهد والرقائق لابن المبارك: ۱۰۱۔

دن کے اذکار

چاشت کے وقت کے اذکار:

1۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا صدقہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا صدقہ ہے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں، جو وہ ادا کر دیتا ہے۔"❶

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ))

"اے اللہ! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔"

حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سو بار کہے۔"❷

جنت کا سات مرتبہ سوال کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو آدمی (دن میں) سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے کہ اے میرے رب! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے تیری پناہ طلب کی ہے تو تو اسے پناہ دے دے اور جو شخص (دن میں) سات مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ اے میرے رب! بے شک تیرے فلاں بندے نے

❶ صحیح مسلم: ۷۲۰۔
❷ حسن: عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۱۰۷۔ زاذان رحمہ اللہ صدوق راوی ہے۔

تجھ سے میرا سوال کیا پس تو اسے مجھ میں داخل کر دے۔“ ❶

جنت کا تین مرتبہ سوال کرنا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص (دن میں) تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: ”اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص (دن میں) تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے کہ اے اللہ! اسے آگ سے پناہ دے۔“ ❷

(لہذا ان کلمات سے دعا کی جا سکتی ہے):

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ))

”اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“

جنت واجب ہو گئی مگر کیسے؟

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے یہ کلمات کہے:

((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا))

”میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔“ تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔“ ❸

روزانہ ہزار نیکیاں کمائیں:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح: مسند أبي يعلي: ٦١٩٢۔ سلسلة الصحيحة: ٢٥٠٦۔ تمام راوی ثقہ ہیں اور جریر بن حازم تدلیس سے بری ہیں۔ (الفتح المبین ص: ٢١)۔

❷ حسن: مسند احمد: ٢٦٢/٣۔ یونس بن ابی اسحاق صدوق راوی ہے۔

❸ حسن: سنن ابی داؤد: ١٥٢٩۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٣٦۔ مصنف ابن أبي شيبة: ٩٣٣١۔ سلسلة الصحيحة: ٣٣٤۔ ابو ہانی حمید بن ہانی صدوق راوی ہے۔

"کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ روزانہ ہزار نیکیاں کمائے؟" اس پر مجلس والوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: "ہم روزانہ ہزار نیکیاں کیسے کما سکتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" ❶

عظیم کلمات:

❁ **1**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے دن میں سو مرتبہ:

((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ))

"اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔"

پڑھا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔" ❷

❁ **2**۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کے بندو! ذکر کرو، کیونکہ بندہ جب:

((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ))

"پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ"

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے، دس سے سو تک اور سو سے ہزار تک۔ پھر جو یہ کلمات زیادہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر بڑھا دیتا ہے اور جو استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔" ❸

بیش قیمت کلمات:

❁ **1**۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح مسلم: ٢٦٩٨ـ جامع ترمذي: ٣٤٦٣ـ صحيح ابن حبان: ٨٢٥ـ
❷ صحيح بخاري: ٦٤٠٥ـ صحيح مسلم: ٢٦٩١ـ جامع ترمذي: ٣٤٦٦ـ
❸ حسن: عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٦٠ـ السنن الكبري للنسائي: ٩٩١٤ـ

”جس نے دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔“

تو وہ اس شخص کی طرح ہو گا جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار گردنیں آزاد کیں۔“ ❶

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعائیہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اس کی ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔“

تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور یہ کلمات اس دن شیطان سے اس کی حفاظت کا ذریعہ ہوں گے تاوقتیکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے زیادہ یہ کلمات پڑھے۔“ ❷

3۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے روزانہ دو سو مرتبہ یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى

---

❶ صحیح مسلم: ٣٦٩٣۔

❷ صحیح بخاري: ٦٤٠٣۔ صحیح مسلم: ٢٦٩١۔ سنن ابن ماجہ: ٣٧٩٨۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اس کی ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔"

تو اس سے بہتر کوئی بھی عمل نہیں لے کر آئے مگر وہ جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔" ❶

رات بھر قیام کا اجر:

❁ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے دن میں سو آیات تلاوت کیں اس کے لیے اس کی رات کے قیام کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔" ❷

استغفار کرنا:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔" ❸

غفلت کے پردے دور کرنا:

❁ سیدنا اغر المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کبھی میرے دل پر (غفلت کا) پردہ آجاتا ہے، سو میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔" ❹

سو سو بار توبہ و استغفار:

❁ **1**۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ حسن: عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٧٧۔ السنن الكبرى للنسائي: ١٠٤١٢۔ مسند احمد: ٢/ ٨٥۔ سلسلة الصحيحة: ٢٧٦٢۔ عمرو بن شعیب اور ان کے والد شعیب صدوق راوی ہیں۔

❷ حسن: عمل اليوم والليلة لابن السني: ٦٣٨۔ سلیمان بن موسیٰ اموی صدوق راوی ہے۔

❸ صحيح بخاري: ٦٣٠٧۔

❹ صحيح مسلم: ٢٧٠٢۔

”لوگو! اللہ سے توبہ کرو، بلاشبہ میں دن میں اس سے سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔“ ❶

خوش بخت انسان:

❁ سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جو اپنے نامہ اعمال میں زیادہ استغفار پائے۔“ ❷

توبہ و استغفار کی دعا:

❁ سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے (تین مرتبہ) ❸ یہ کلمات کہے:

((أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ))

”میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ و قائم ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔“

”تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو۔“ ❹

توبہ و استغفار کی دوسری دعا:

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی توبہ و استغفار شمار کرتے تھے۔ آپ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتے:

((رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ))

”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر، یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد بخشنے والا ہے۔“ ❺

---

❶ صحیح مسلم: ۲۷۰۲۔

❷ حسن: سنن ابن ماجه: ۳۸۱۸۔ السنن الكبرى للنسائي: ۹/۱۷۱۔

❸ مستدرك حاكم: ۲/۱۱۸۔ ابو عباس محمد بن یعقوب صدوق راوی ہے۔

❹ صحیح: سنن أبي داود: ۱۵۱۷۔ جامع ترمذی: ۳۵۷۷۔

❺ صحیح: جامع ترمذي: ۳۴۳۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۱۴۔

لباس، کھانے پینے اور سلام کے آداب

لباس پہننے کے آداب:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تو اپنی دائیں جانب سے آغاز کرتے۔ ❶

نیا لباس پہنتے وقت کی دعا:

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو قمیص ہوتی یا عمامہ (اس کپڑے کا) نام لیتے اور یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ))

”اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تو نے مجھے یہ لباس پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لیے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی برائی سے اور جس چیز کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ ❷

لباس پہننے والے کے لیے دعائیں:

❁ 1۔ ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی (نیا) کپڑا پہنتا تو اسے ان کلمات سے دعا دی جاتی:

((تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالىٰ))

”تو اسے پرانا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور عطا فرمائے۔“ ❸

---

❶ حسن: جامع ترمذی: ۱۷۶۶۔ عبد الصمد بن عبد الوارث صدوق راوی ہے۔

❷ صحیح: سنن أبي داؤد: ۴۰۲۰۔ جامع ترمذي: ۱۷۶۷ عمل الیوم واللیلۃ لابن السني: ۱۴۔ صحیح الجامع: ۴۶۶۴۔

❸ صحیح: سنن أبي داؤد: ۴۰۲۰۔ مصنف ابن أبي شیبۃ: ۱۲۲/۷۔ صحیح ترمذي: ۱۸۳۸۔

2۔ سیدہ ام خالد بنت خالد بنت سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سنه، سنه۔ "عبد اللہ (راوی) نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں عمدہ کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اسے مت ڈانٹو!" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد رضی اللہ عنہا کو (درازی عمر کی) دعا دی:

((أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي))

"اسے خوب پہن اور پرانا کر، پھر پہن اور پرانا کر، پھر پہن اور پرانا کر۔"

عبد اللہ (راوی) نے کہا کہ یہ قمیص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا ہو گیا۔"[1]

کھانے کے آداب

بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھائیں:

سیدنا عمرو بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچپن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور میرا ہاتھ برتن کے چاروں طرف گھومتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے بیٹے! بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھاؤ۔"[2]

کھانے پینے پر شکر کی فضیلت:

1۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن

[1] صحيح بخاري: ٣٠٧١۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢٧٠۔
[2] صحيح بخاري: ٥٣٧٨۔ صحيح مسلم: ٢٠٢٢۔

كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ (البقرة:١٧٢)

”اے ایمان والو! پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔“

2۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کھانا کھاتا ہے تو اس پر اس کی تعریف کرتا ہے اور جب پیتا ہے تو اس پر اس کی تعریف کرتا ہے۔“ [1]

کھانے کے بعد کی دعائیں:

1۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانے یا پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا))

”تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، آسانی سے حلق سے اتارا اور اس کے نکلنے کی جگہ بنائی۔“ [2]

2۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا دستر خوان اٹھایا جاتا تو (آپ ﷺ یہ دعا) پڑھتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا))

”تمام تعریف اللہ کے لیے، بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا اور اس سے بے پروائی نہیں برتی گئی

---

1. صحیح مسلم:٢٧٣٤۔ جامع ترمذي:١٨١٦۔ عمل اليوم والليلة لابن السني:٤٨٧۔
2. صحیح: سنن أبي داود:٣٨٥١۔ عمل اليوم والليلة للنسائي:٢٨٥۔ عمل اليوم والليلة لابن السني:٤٧١۔ صحيح ابن حبان:٥٢٢٠۔ سلسلة الصحيحة:٧٠٥۔

ہے، اے ہمارے رب۔“ ❶

3۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ))

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو ہمیں کافی ہوا، ہمیں سیراب کیا جب کہ (یہ کھانا) نہ اس کا حق ادا کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کی ناشکری کی جاسکتی ہے۔“ ❷

4۔ سیدنا ابو امامہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى، رَبَّنَا))

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جو ہمارا رب ہے، نہ کفایت کیا گیا ہے (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) نہ اس سے بے نیازی ہوسکتی ہے۔ اے ہمارے رب!“ ❸

5۔ عبد الرحمن بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے کسی خادم نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، جب کھانا آپ ﷺ کے قریب کیا جاتا تو آپ ﷺ ((بِسْمِ اللّٰهِ)) ”اللہ کے نام سے“ کہتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ أَطْعَمْتَ، وَأَسْقَيْتَ، وَأَغْنَيْتَ، وَأَقْنَيْتَ، وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ))

”اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا، غنی کیا، راضی کیا، ہدایت دی اور زندگی دی، سو سب تعریف تیرے لیے ہے اس پر جو تو نے عطا کیا۔“ ❹

6۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل قباء میں سے ایک انصاری نے نبی ﷺ کی دعوت کی، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہو لیے، پھر جب آپ ﷺ نے کھانا کھایا اور اپنے ہاتھ دھوئے تو یہ

❶ صحیح بخاري: ۵۴۵۸۔
❷ صحیح بخاري: ۵۴۵۹۔
❸ صحیح بخاري: ۵۴۵۹۔
❹ مسند أحمد: ۶۲/۴۔ عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۴۶۶۔ سلسلة الصحیحة: ۷۱۔

کلمات کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ، وَلَا مُكَافِيءٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى، وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جو کھلاتا ہے، جسے کھلایا نہیں جاتا۔ اس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت دی، ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہر اچھا انعام عطا کیا۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اس حال میں کہ نہ وہ چھوڑا ہوا ہے، نہ وہ کفایت کیا ہوا ہے، نہ (اس کے انعامات) پوشیدہ ہیں اور نہ اس سے بے اعتنائی برتی گئی ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، بے لباسی سے لباس دیا، گمراہی سے ہدایت دی، اندھے پن سے بصیرت دی اور اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فضیلت دی۔ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔“ [5]

مہمان کی میزبان کے لیے دعا:

1۔ سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے میزبانی پر دعا کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا دی:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ))

”اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے، انھیں بخش دے اور ان پر رحم کر۔“ [6]

---

[5] حسن: السنن الكبرى للنسائي: ١٠٠٦٠۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٣٠١۔ صحيح ابن حبان: 5219۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٤٨٥، التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان: ٥١٩٦۔ بشر بن منصور اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

[6] صحيح مسلم: ٢٠٤٢۔ سنن أبي داود: ٣٧٢٩۔ جامع ترمذي: ٣٥٧٦۔

2۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کے لیے روٹی اور سالن لائے، آپ ﷺ نے کھانا تناول کیا اور انھیں یہ دعا دی:

((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ))

"روزہ دار تمھارے پاس روزہ افطار کریں، نیک لوگ تمھارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمھارے لیے دعائے رحمت کریں۔"[1]

کھانے کا طلب گار کھانا نہ پانے پر کیا کہے؟

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے دودھ کے برتن کے پاس آئے اس سے برتن ہٹایا اور اس میں کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ))

"اے اللہ! جو مجھے کھلائے تو اسے کھلا اور جو مجھے پلائے تو اسے پلا۔"[2]

کھانا نہ ملنے پر حصول کھانا کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس مہمان آئے تو آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کے پاس پیغام بھیجا، آپ ﷺ ان سے کھانا چاہتے تھے، لیکن ان میں سے کسی کے پاس سے کھانا نہ ملا تو آپ ﷺ نے یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ))

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں، کیونکہ اس کا تو ہی مالک ہے۔"

1. صحيح سنن أبي داود: ٣٨٥٤۔ مصنف عبدالرزاق: ٧٩٠٧۔ صحيح الجامع: ١١٣٧۔
2. صحيح مسلم: ٢٠٥٥۔

پھر آپ ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اللہ کے فضل سے ہے جب کہ ہم رحمت کے منتظر تھے۔“ ❶

نیا پھل دیکھنے کی دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو نبی ﷺ کے پاس لاتے، رسول اللہ ﷺ اسے پکڑتے اور یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا))

”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت دے، ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت ڈال، ہمارے لیے ہمارا صاع مبارک بنا اور ہمارے لیے ہمارے مُد (ناپنے کا پیمانے) میں برکت دے۔“ ❷

سلام کے آداب

سلام کی اہمیت:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کی پیروی کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔“ ❸

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا: ”یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح: طبرانی کبیر: ۷۹-۱۰۳؍ حلیۃ الاولیاء: ۳۶/۵۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۱۵۴۳۔ محمد بن زیاد برجمی ثقہ راوی ہے، ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور ابن عدی نے اسے کامل میں ثقہ قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم: ۱۳۷۳۔ جامع ترمذي: ۳۴۵۴۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۲۹۔

❸ صحیح بخاري: ۱۲۴۰۔ صحیح مسلم: ۲۱۶۲۔

”جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تجھے دعوت دے تو اسے قبول کر، جب وہ تجھ سے نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کر، جب وہ چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو تو اس کے پیچھے جا۔“ (یعنی نماز جنازہ میں شامل ہو اور تجہیز و تدفین کا انتظام کر۔) ❶

سلام جنت میں داخلے کا باعث:

◈ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور اس وقت تک تم مومن نہیں بن سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے اور میں تم کو ایک ایسا عمل نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام عام کرنا۔“ ❷

سلام کا جواب دینا:

◈ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا﴾ (النسآء:86)

اور جب تمھیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو یا جواب میں وہی کہہ دو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کا پورا حساب کرنے والا ہے۔

کسی کے گھر داخل ہوتے وقت سلام کرنا:

◈ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (النور:27)

❶ صحيح مسلم: ٢١٦٢۔
❷ صحيح مسلم: ٥٤۔ سنن أبي داود: ٥١٩٣۔ جامع ترمذي: ٢٦٨٨۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو، یہاں تک کہ انس معلوم کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام کہو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

پہلا سلام:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا کیا ہے، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو اور جو وہ سلام کا جواب دیں وہ کلمات غور سے سنو۔ وہ (کلمات) تیرے اور تیری اولاد کے سلام کے کلمات ہیں۔ اس نے (انھیں) کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ انھوں (فرشتوں) نے جواب میں کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ انھوں نے جواب میں رحمت اللہ کلمات کا اضافہ کیا۔ ہر شخص جو جنت میں داخل ہو گا وہ آدم کی شکل پر ہو گا۔" ❶

سلام عام کرنا:

❁ 1۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا:

"بیمار پرسی کرنا، جنازوں کی پیروی کرنا، چھینک مارنے والی کی چھینک کا جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی نصرت کرنا، سلام عام کرنا اور قسم دینے والی کی قسم پوری کرنا۔" ❷

❁ 2۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ، لوگ سوئے ہوں تو (تہجد کی) نماز پڑھو تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔" ❸

---

❶ صحیح بخاری: ۶۲۲۷۔ صحیح مسلم: ۲۸۴۱۔
❷ صحیح بخاری: ۶۲۳۵۔ صحیح مسلم: ۲۰۶۶۔
❸ صحیح: مسند احمد: ۴۵۱/۵۔ جامع ترمذی: ۲۴۸۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۳۴۔

سلام کرتے وقت سوئے ہوئے افراد کا خیال کرنا:

- سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کے وقت ہمارے پاس آتے تو اس انداز سے سلام کرتے کہ سوئے ہوئے کو نہ جگاتے اور بیدار افراد کو سلام کی آواز سناتے۔ ❶

سلام کے آداب:

- 1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

  ”چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے افراد زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔“ ❷

- 2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

  ”سوار پیادہ کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں۔“ ❸

سلام اور راستے کے حقوق:

- 1۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

  ”راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ انھوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: ان مجالس کے بغیر ہمارا چارہ نہیں، ہم ان میں بات چیت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجالس کے انعقاد ہی پر مُصِر ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔ انھوں نے عرض کی: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نظر جھکانا، تکلیف دہ چیز دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔“ ❹

- 2۔ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گھروں سے باہر کھلی جگہوں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ اٹھ کر ہماری طرف آئے اور فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۲۰۵۵۔

❷ صحیح بخاری: ۶۲۳۱۔

❸ صحیح بخاری: ۶۲۳۲۔ صحیح مسلم: ۲۱۶۰۔

❹ صحیح بخاری: ۲۴۶۵۔ صحیح مسلم: ۲۱۶۱۔

”ان گزر گاہوں پر تمھارے بیٹھنے کا کیا مقصد ہے۔ راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب برتا کرو۔“ ہم نے عرض کی: ”ہم کسی خاص مقصد کے لیے نہیں بیٹھے، ہم تو محض باہمی گفتگو اور گپ شپ کے لیے بیٹھے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے بات نہیں ماننی تو راستے کا حق ادا کرو۔ (راستے کا حق) نظر جھکانا، سلام کا جواب دینا اور شائستہ گفتگو کرنا ہے۔“ [1]

نمازی کو سلام:

عام لوگوں کی طرح نمازی کو سلام کرنا بھی لازم ہے، البتہ نمازی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے گا۔

❁ 1۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے مجھے بھیجا پھر میں نے آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا۔ پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”تو نے مجھے سلام کیا تو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ [2] (اس لیے بول کر سلام کا جواب نہ دیا۔“)

❁ 2۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزرا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔ [3]

❁ 3۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء نماز پڑھنے کے لیے گئے۔ پھر انصار آئے اور انھوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے دیکھا جب انھوں نے آپ ﷺ کو حالت نماز میں سلام کیا تو آپ ﷺ نے انھیں سلام کا جواب کیسے دیا؟ انھوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ایسے اشارہ کیا اور انھوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ جعفر بن

---

[1] صحیح مسلم: ۲۱۶۱۔
[2] صحیح مسلم: ۵۴۰۔
[3] حسن: سنن أبی داود: ۹۲۵۔ نابل صاحب العباء صدوق راوی ہے۔

عون راوی نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا اور انھوں نے ہتھیلی کا اندرونی حصہ نیچے کیا اور پشت کو اوپر کیا۔ ❶

قرآن پڑھنے والے کو سلام کرنا:

❁ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کہا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قرآن کریم سیکھو، اسے حفظ کرو اور اسے ترنم سے پڑھو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ اونٹنی کے رسی سے بھاگنے کی نسبت (ذہن سے) زیادہ جلدی نکل جاتا ہے۔" ❷

واقف ناواقف کو سلام کرنا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ "کون سا اسلام بہتر ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کھانا کھلانا اور واقف ناواقف کو سلام کہنا۔" ❸

سلام میں پہل کرنا:

❁ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگوں میں اللہ کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں، جو سلام میں پہل کرتے ہیں۔" ❹

ایک کا سلام:

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ "جماعت کی طرف سے جب وہ (کسی مجلس کے پاس سے) گزریں ایک کا سلام کر دینا کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں

---

❶ صحیح: سنن أبی داؤد: ۹۲۷۔ سنن بیہقی: ۳۶۸/۲۔
❷ حسن: مسند احمد: ۱۵۰/۴۔ الصحیحۃ: ۳۲۸۵۔ قباث بن رزین بن حمید بن صالح صدوق راوی ہے۔
❸ صحیح بخاری: ۱۲۔ صحیح مسلم: ۳۹۔ سنن أبی داؤد: ۵۱۹۴۔
❹ صحیح: سنن أبی داؤد: ۵۱۹۷۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۳۳۸۲۔

سے ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔"❶

بچوں کو سلام کرنا:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا۔❷

آتے جاتے دونوں حالتوں میں سلام کرنا:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کہے، اگر اس کو بیٹھنے کی جگہ مل جائے تو بیٹھ جائے، پھر جب (جانے کے لیے) کھڑا ہو تو سلام کہے۔ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ ضروری نہیں۔"❸

سلام کے الفاظ:

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ)) "تم پر سلامتی ہو۔" آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "دس نیکیاں۔" پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ)) "تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔" آپ ﷺ نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بیس نیکیاں۔" پھر تیسرا آدمی آیا تو اس نے کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهُ)) "تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔" آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: "تیس نیکیاں۔"❹

---

❶ صحيح: سنن أبي داؤد: ٥٢١٠- عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢٢٣- سلسلة الصحيحة: ١١٤٨-

❷ صحيح بخاري: ٦٢٤٧- صحيح مسلم: ٢١٦٨-

❸ صحيح: مسند احمد: ٢/٤٣٩- السنن الكبري للنسائي: ١٠٢٠٢- عمل اليوم والليلة للنسائي: ٣٧٠- سلسلة الصحيحة: ١٨٣-

❹ حسن: سنن أبي داؤد: ٥١٩٥- جامع ترمذي: ٢٦٨٩- سنن دارمي: ٢٦٤٣- عمل اليوم والليلة للنسائي: ٣٣٧- مصنف عبد الرزاق: ١٩٤٥٢- تخريج الكلم الطيب: ١٩٨- جعفر بن سلیمان ضبعی صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

سلام بھیجنے والے کا جواب:

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، تمھیں سلام کہتے ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا:

((وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ))

"ان پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔"[5]

کافر کے سلام کا جواب دینا:

- 1۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب اہل کتاب تمھیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہو۔"[6]

- 2۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک یہودی جب تمھیں سلام کہتے ہیں تو وہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر ہلاکت ہو) کہتے ہیں تو تم ان کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہو۔"[7]

یہود و نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرنا:

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہود و نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف مجبور کرو۔"[8]

یہودیوں کا سلام سے چڑنا:

- 1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلَى شَيْءٍ، مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَ

---

[5] صحیح بخاری: ۶۲۴۹۔
[6] صحیح بخاري: ۶۲۵۸۔ صحیح مسلم: ۲۱۶۳۔
[7] صحیح بخاري: ۶۲۵۷۔ صحیح مسلم: ۲۱۶۴۔
[8] صحیح مسلم: ۲۱۶۷۔ سنن أبي داؤد: ۵۲۰۵۔ جامع ترمذي: ۱۶۰۲۔

التَّأْمِينِ))

”یہودی تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا تم سے سلام اور آمین پر حسد کرتے ہیں۔“ ❶

۞ 2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا اور کہا: ”اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد، (اے محمد! آپ ﷺ پر موت (نازل) ہو)۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وَ عَلَيْكَ (تجھ پر بھی موت نازل ہو)۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بات کرنے کا ارادہ کیا، لیکن نبی ﷺ کے اس پر ناپسندیدگی معلوم ہونے پر میں خاموش رہی۔ پھر ایک دوسرا یہودی آیا اور اس نے کہا: ”اَلسَّامُ عَلَيْكَ (تجھ پر ہلاکت ہو)۔“ آپ ﷺ نے جواب میں ”عَلَيْكَ (تجھ پر بھی ہلاکت ہو) کہا۔“ اس پر میں نے جواب دینے کا ارادہ کیا، لیکن میں نبی ﷺ کی ناگواری پہچان گئی۔ پھر ایک تیسرا شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا: ”اَلسَّامُ عَلَيْكَ (تجھ پر ہلاکت ہو)۔“ اب مجھ سے صبر نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے یہ کلمات کہے: ”تجھ پر ہلاکت، اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو، بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو ایسا سلام کرتے ہو، جو اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں کیا۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی کو پسند نہیں کرتا، انھوں نے جیسی بات کی ویسا ہم نے انھیں جواب دے دیا۔“ (نیز فرمایا:)

((إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ حُسَّدٌ، وَهُمْ لَا يَحْسُدُونَا عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُونَا عَلَى السَّلَامِ، وَعَلَى آمِينَ))

”بلاشبہ یہودی حاسد لوگ ہیں اور یہ ہماری کسی چیز پر ہم سے اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین پر ہم سے حسد کرتے ہیں۔“ ❷

---

❶ حسن: سنن ابن ماجہ: ۸۵۶۔ الادب المفرد: ۹۸۸۔ عبدالصمد بن عبدالوارث اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

❷ حسن: صحیح ابن خزیمۃ: ۱۵۸۵، ۵۷۴۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۶۹۱۔ سہیل بن ابی صالح صدوق ہے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا:

1۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

پھر جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کہو، زندہ سلامت رہنے کی دعا جو اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی بابرکت، پاکیزہ ہے۔ اسی طرح اللہ تمھارے لیے آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم سمجھ جاؤ۔ (النور:61)

2۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تین افراد کی ذمہ داری اللہ کے ذمہ ہے، (۱)۔ ایسا آدمی جو اللہ عزوجل کے راستے میں جنگ کے لیے نکلے تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے تاوقتیکہ وہ اسے شہید کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اجر و ثواب سے لوٹائے جو اس نے (مال غنیمت) حاصل کیا ہو، (۲)۔ ایسا شخص جو مسجد کی طرف چلے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے حتیٰ کہ وہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر و ثواب سے لوٹائے جو اس نے کمایا ہے (۳)۔ وہ شخص جو گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔" [1]

آداب مجلس

چھینک کا جواب دینا:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا: "یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

[1] صحیح: سنن أبی داود: ۲۴۹۴۔ الأدب المفرد: ۱۰۹۴۔ سنن بیہقی: ۱۶/۹۔ صحیح ابن حبان: ۴۹۹۔ صحیح الجامع: ۳۰۵۳۔

”جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر، جب وہ تجھ سے نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کر، جب وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو تو اس کے پیچھے جا۔“(یعنی نماز جنازہ میں شامل ہو اور تجہیز و تدفین کا انتظام کر۔) ❶

ہر شخص چھینک کا جواب دے:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو ہر مسلمان کا حق ہے، جو اسے سنے وہ اس کے لیے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو بقدر استطاعت اسے روکے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔“ ❷

چھینک کا جواب کب دیا جائے؟

❁ **1**۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی ﷺ کے پاس چھینک ماری، ان میں سے ایک کی چھینک کا آپ ﷺ نے جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا، اس پر اس شخص نے کہا: ”یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کی چھینک کا جواب دیا اور میری چھینک کا جواب نہیں دیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس شخص نے (چھینک کے بعد) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور تو نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہا۔“ ❸

❁ **2**۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحيح مسلم: ٢١٦٢۔
❷ صحيح بخاري: ٦٢٢٣۔
❸ صحيح بخاري: ٦٢٢٥۔ صحيح مسلم: ٢٩٩١۔

"جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو تم اس کی چھینک کا جواب دو اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب نہ دو۔" ❶

زکام میں مبتلا شخص کو چھینک کا جواب نہ دینا:

1۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ ﷺ نے اسے یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہا، اس نے دوبارہ چھینک ماری تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اسے زکام ہوا ہے۔" ❷

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اپنے بھائی کی چھینک کا تین مرتبہ جواب دو اس سے اضافی (چھینک) زکام ہے۔" ❸

چھینک کی دعا اور جواب:

1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ))

"تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔" اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی کہے:

((یَرْحَمُكَ اللّٰہُ))

"اللہ تجھ پر رحم کرے۔" تو اس کے جواب میں چھینک مارنے والا کہے:

((یَهْدِیْكُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَكُمْ))

"اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھاری حالت درست کرے۔" ❹

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو کہے:

---

❶ صحیح مسلم: ۲۹۹۲۔
❷ صحیح مسلم: ۲۹۹۳۔ سنن أبی داود: ۵۰۳۷۔
❸ حسن: سنن أبی داود: ۵۰۳۴۔ محمد بن عجلان صدوق راوی ہے۔
❹ صحیح بخاری: ۶۲۲۴۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۱۵۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ))

"ہر حال میں تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔" اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی کہے:

((یَرْحَمُكَ اللّٰهُ))

"اللہ تجھ پر رحم کرے" تو اس کے جواب میں چھینک مارنے والا کہے:

((یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ))

"اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھاری حالت درست کرے۔" ❶

کافر کی چھینک کا جواب:

◈ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی ﷺ کے پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ﷺ ان کے لیے

((یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ))

"اللہ تم پر رحم کرے۔" کہیں، لیکن آپ ﷺ انھیں یوں جواب دیتے:

((یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ))

"اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے حال کی اصلاح کرے۔" ❷

چھینک روکنا:

◈ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینک مارتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے چہرے پر رکھتے اور اپنی آواز پست کرتے۔ ❸

جمائی کے وقت کیا کریں؟

◈ 1۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح: سنن أبي داؤد: ۵۰۳۳۔ صحیح الجامع: ۶۸۷۔

❷ حسن: مسند احمد: ۴/ ۴۰۰، سنن ابو داؤد: ۵۰۳۸، جامع ترمذي: ۲۷۳۹، صحیح الادب المفرد: ۷۲۳۔ حکیم بن دیلم صدوق راوی ہے اور الادب المفرد: ۹۷۲ میں سفیان ثوری کے سماع کی صراحت ہے۔

❸ حسن: مسند احمد: ۲/ ۴۳۹۔ محمد بن عجلان صدوق راوی ہے۔

”جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔“ ❶

2۔ سیدنا ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو اسے اپنی طاقت کے مطابق روکے کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔“ ❷

3۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے، کیونکہ جب وہ جمائی کے وقت ہاہا کہتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔“ ❸

مجلس میں ذکر و درود:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جس میں انھوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو گویا وہ گدھے کی لاش سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہو گی۔“ ❹

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لیے باعث حسرت ہو گی۔ پھر اگر اللہ چاہے گا تو انھیں سزا دے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔“ ❺

3۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۲۹۹۵۔
❷ صحیح مسلم: ۲۹۹۵۔
❸ صحیح بخاري: ۳۲۸۹۔ جامع ترمذي: ۲۷۴۷۔
❹ حسن: سنن أبي داؤد: ۴۸۵۵۔ مسند احمد: ۳۸۹/۲۔ مستدرك حاكم: ۴۹۲/۱۔ سلسلة الصحيحة: ۷۷۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔
❺ حسن: عمل اليوم والليلة لابن السني: ۴۵۰۔

”کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور وہ نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو ان پر یہ (مجلس) باعث نقصان ہوگی۔“ ❶

کفارۂ مجلس کی دعا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں فضول باتیں ہوئی ہوں اور اٹھنے سے پہلے وہ یہ دعا پڑھ لے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ))

”اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“

تو اس مجلس میں (کیے گئے) اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ ❷

کفارۂ مجلس کی ایک اور دعا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس بھی مجلس میں بیٹھتے، قرآن کی تلاوت کرتے یا کوئی نماز ادا کرتے تو آئندہ کلمات کے ساتھ اس مجلس کا اختتام کرتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول! میں دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ جس مجلس میں بیٹھتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور جو نماز پڑھتے اس کا اختتام ان کلمات سے کرتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، جس نے مجلس میں اچھے کلمات کہے ہوں تو اس خیر پر اس کے لیے مہر ثبت کر دی جاتی ہے اور جس نے برے کلمات کہے ہوں تو (یہ کلمات) ان کا کفارہ ہوتے ہیں۔“ (وہ کلمات درج ذیل ہیں):

---

❶ حسن: مسند أحمد: ۲/۴۵۳۔ سلسلة الصحيحة: ۳۵؍۴۰۔ صالح بن نبهان مولی التوأمہ صدوق مختلط راوی ہے، لیکن اس حدیث میں ان سے روایت کرنے والے راوی محمد بن عبد الرحمان بن مغیرۃ بن حارث بن ابی ذئب قرشی کا ان سے سماع اختلاط سے پہلے ہے۔ (تقریب التهذيب: ۲۸۹۲)۔

❷ حسن: سنن أبي داؤد: ۴۸۵۹۔ جامع ترمذي: ۳۴۳۳۔ صحيح الجامع: ۲۰۷۳۔ حجاج بن دینار صدوق راوی ہے

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))

"پاک ہے تو اپنی حمد کے ساتھ، تو ہی معبود حقیقی ہے۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔"[1]

[1] حسن: السنن الکبری للنسائی: ۱۰۰۶۷۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۳۰۸۔ خالد بن ابی عمران تجیبی صدوق راوی ہے۔

نکاح کے آداب و اذکار

خطبہ نکاح:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کلمات میں خطبۃ الحاجۃ سکھایا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، نَسْتَعِینُہُ وَ نَسْتَغْفِرُہُ، وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ، فَلَا مُضِلَّ لَہُ، وَمَنْ یُّضْلِلْ، فَلَا ھَادِیَ لَہُ، وَ أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَ أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَ رَسُولُہُ، ﴿یَا أَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَ الْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا﴾(النسآء:1) ﴿یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾(آل عمران:102) ﴿یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾(الاحزاب: 70، 71)

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، ہم اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس کی شرارتوں سے اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

پھر یہ آیات تلاوت کرتے:

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی، بے شک اللہ ہمیشہ سے تم پر مکمل نگران ہے۔" "اے لوگو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم اس حالت میں مرنا کہ تم فرماں بردار ہو۔" "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمھارے اعمال کی اصلاح کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو یقیناً اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔"[1]

دولہا کو مبارک باد دینا:

1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب دولہا کو مبارکباد دیتے تو یوں فرماتے:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ))

"اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دے، تم پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر پر جمع رکھے۔"[2]

2۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کے نشان دیکھے تو پوچھا: "یہ کیا؟" انھوں نے کہا: "میں نے سونے کی گٹھلی کے برابر (حق مہر پر) ایک عورت سے شادی کی ہے۔" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ))

"اللہ تیرے لیے برکت کرے۔" "ولیمہ کر خواہ (ولیمہ میں) بکری ہی ہو۔"[3]

---

[1] حسن: مسند احمد: ۱/ ۳۹۳۔ تخریج الکلم الطیب: ۲۰۶۔ عمرو بن عبد اللہ ابو اسحاق سبیعی مدلس راوی ہیں، لیکن شعبہ بن حجاج کی ان سے روایت اتصال پر مبنی ہے۔

[2] حسن: سنن أبي داود: ۲۱۳۰۔ جامع ترمذي: ۱۰۹۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۹۰۵۔ صحيح الجامع: ۴۷۲۹۔ عبد العزیز بن محمد دراوردی اور سہیل بن ابی صالح مدلس صدوق راوی ہیں اور سہیل بن ابی صالح سے غیر عراقیوں کی روایت صحت پر محمول ہے۔

[3] صحيح البخاري: ۶۳۸۶۔ صحيح مسلم: ۱۴۲۷۔ جامع ترمذي: ۱۰۹۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۹۰۷۔

دولہن کے لیے دعا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھ سے شادی کی تو میری والدہ (ام رومان بنت عامر رضی اللہ عنہا) میرے پاس آئیں اور مجھے آپ ﷺ کے گھر کے اندر لے گئیں، گھر میں قبیلہ انصار کی عورتیں موجود تھیں، انھوں نے (مجھے) یوں دعا دی:

((عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ))

"(تیری آمد) خیر و برکت اور نیک شگون پر ہو۔"❶

نئی بیوی کو دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے جو کوئی عورت سے نکاح کرے یا لونڈی، غلام یا سواری خریدے تو یوں کہے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا، وَخَيْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ))

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی خلقت اور طبیعت کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور اس کی خلقت اور طبیعت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"❷

مباشرت کی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مباشرت کرے اور یہ کلمات کہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا))

---

❶ صحيح بخاري: ٥١٥٦۔

❷ حسن: خلق افعال العباد للبخاري: ١٥٧۔ صحيح الجامع: ٣٦٠۔ محمد بن عجلان، عمرو بن شعیب اور شعیب صدوق راوی ہیں۔

"اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو (اس جماع کے نتیجے میں) ہمیں عطا فرمائے۔"

یہ دعا پڑھنے کے بعد میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"❶

بچے کا نام، عقیقہ اور سر کے بال مونڈنا:

1۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر نومولود اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے، اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام تجویز کیا جائے۔"❷

2۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں تمھارے ناموں میں سے سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔"❸

❶ صحیح بخاري: ۵۱۶۵۔ صحیح مسلم: ۱۴۳۴۔
❷ صحیح: مسند احمد: ۱۷/۵۔ سنن أبی داؤد: ۲۸۳۸۔ جامع ترمذي: ۱۵۲۲۔ ارواء الغلیل: ۱۱۶۵۔
❸ صحیح مسلم: ۲۱۳۲۔ سنن أبی داؤد: ۴۹۴۹۔ جامع ترمذي: ۲۸۳۴۔

سفر کے آداب و اذکار

سواری پر سوار ہونے کی دعا:

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کا جانور سوار ہونے کے لیے لایا گیا، چنانچہ جب انھوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا: ((بِسْمِ اللّٰهِ)) (اللہ کے نام سے) جب سواری پر بیٹھ گئے تو فرمایا: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) (سب تعریف اللہ کے لیے ہے) پھر یہ دعا پڑھی:

((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ))

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے سواری کو مسخر کیا، حالانکہ ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔"

پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا پھر یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ))

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، پس میرے گناہ بخش دے، بلاشبہ تیرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔"

پھر جناب علی رضی اللہ عنہ ہنس دیے۔ میں نے پوچھا: "اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟" سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

"میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا اور میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا جو آپ نے مجھ سے سوال کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمھارا رب بندے سے (اس وقت بہت) خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا ہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))

"تو ہی معبود برحق ہے، بلاشبہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، سو میرے گناہ بخش دے بلاشبہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں"

تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا اور ان پر سزا دیتا ہے؟" [1]

سفر کی دعا:

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے روانہ ہوتے اور اونٹ (سواری) پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ کلمات کہتے:

((سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ))

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے سواری کو مسخر کیا، حالانکہ ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارا یہ سفر آسان بنا دے اور ہمارے لیے اس کی دوری کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا ہے۔

---

[1] صحیح سنن أبي داود: ۲۶۰۲، ۳۴۴۶۔

اے اللہ! میں سفر کی مشقت، (دوران سفر حادثہ کی وجہ سے) برے منظر، مال اور اہل وعیال میں بری حالت کے ساتھ واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

اور جب لوٹتے تو یہی کلمات کہتے اور ان کلمات میں یہ اضافہ کرتے تھے :

((آئِبُونَ، تَائِبُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ))

”ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔“ ❶

دوران سفر مسافر کی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو ان چیزوں سے پناہ مانگتے تھے، یعنی یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ))

”اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں سفر کی تکلیف سے، بری حالت میں پلٹ کر آنے سے، نفع کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بد دعا سے اور اہل و مال میں برا منظر دیکھنے سے۔“ ❷

مسافر کے لیے نصیحتیں اور دعا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو سفر پر جانا چاہتا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے نصیحت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں تمھیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی بیان (یعنی اللہ اکبر کہنے) کی نصیحت کرتا ہوں۔“ جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ازْوِلَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ))

❶ صحیح مسلم: ۱۳۴۲۔ سنن أبي داؤد: ۲۵۹۹۔ جامع ترمذي: ۳۴۴۷۔

❷ صحیح مسلم: ۱۳۴۳۔ جامع ترمذي: ۳۴۳۹۔ سنن نسائي: ۵۵۰۰۔

”اے اللہ! اس کے لیے زمین سمیٹ دے اور سفر آسان کر دے۔“ ❶

رات کے وقت مسافر کی دعا:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور دوران سفر رات آجاتی تو یہ دعا پڑھتے۔

((يَا أَرْضُ! رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ، وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ، وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدٍ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَمَا وَلَدَ))

”اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے، اس چیز کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے، اس چیز کے شر سے جو تجھ پر رینگتی ہے اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیر، سانپ اور بچھو سے اور شہر میں رہنے والوں کے شر سے اور جننے والے اور جنے ہوئے کے شر سے۔“ ❷

شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا:

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اس بستی کو دیکھتے جس میں داخل ہونا ہوتا تو یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَ

❶ حسن: مستدرك حاكم: ۲۴۸۱۔ صحيح ابن حبان: ۲۶۹۲۔ مسند احمد: ۱۰۱۷۵۔ صحيح ابن خزيمة: ۲۵۶۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۷۷۱۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۵۰۲۔ سلسلة الصحيحة: ۱۷۳۰۔ ا... بن زید لیثی صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: سنن أبي داود: ۲۶۰۳۔ مستدرك حاكم: ۲۴۸۸۔ صحيح ابن خزيمة: ۲۵۷۲۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۵۶۳۔ زبیر بن ولید ثقہ وصدوق راوی ہے، حافظ ذہبی نے الکاشف میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

مَا ذَرَيْنَ، فَإِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا))

"اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر انھوں نے سایہ کیا ہوا ہے اور ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے رب جن کو انھوں نے اٹھایا ہوا ہے اور شیطانوں اور ان کے رب جنھیں انھوں نے گمراہ کیا ہوا ہے، ہواؤں کے اور جو کچھ یہ ساتھ لے کے چلی ہیں، کے رب! بلاشبہ ہم تجھ سے اس بستی کی خیر اور اس کے رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتے ہیں جو اس میں ہے اور میں اس کے شر سے اور اس کے رہنے والوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو اس میں ہیں۔"❶

سواری سے گرنے سے بچاؤ کا وظیفہ:

❁ سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں گھوڑے کی پشت پر ٹک نہیں پاتا، اس پر آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا))

"اے اللہ! اسے (گھوڑے کی پشت پر) قائم رکھ اور ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔"❷

سواری کو ٹھوکر لگے تو؟

❁ ابوالملیح رحمہ اللہ اپنے والد سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ ہمارے جانور نے ٹھوکر کھائی، میں نے کہا: "شیطان کا ناس ہو۔" آپ ﷺ نے

---

❶ صحیح: السنن الكبرى للنسائي: ٦/ ١٤٠۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٤٤۔ صحیح ابن خزیمة: ٢٥٦٥۔ مستدرك حاكم: ٢/ ١٠٠۔ تخريج الكلم الطيب: ١٧٩۔

❷ صحیح بخاري: ٤٣٥٧۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٢٤۔

فرمایا:

”یہ نہ کہو کہ شیطان کا ناس ہو اس لیے کہ جب تم یہ کہتے ہو تو شیطان متکبر ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (پھول کر) ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب کچھ میری قوت سے ہوا ہے بلکہ تم بسم اللہ کہو، کیونکہ اس سے شیطان انتہائی چھوٹا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔“ ❶

مقیم کی مسافر کے لیے دعا:

❁ قزعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: ”آؤ میں تمھیں الوداع کروں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے الوداع کرتے تھے۔“ (پھر فرمایا):

((أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ، وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ))

”میں تیرے دین، امانت اور تیرے اعمال کے اختتام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“ ❷

مسافر کی مقیم کے لیے دعا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے الوداع کیا تو فرمایا:

((أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ))

”میں تمھیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔“ ❸

❁ 2۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جاتی ہے تو وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔“ ❹

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت کی دعا:

---

❶ صحیح: مسند احمد: ۵/۵۹۔ سنن أبی داؤد: ۴۹۸۲۔ الکلم الطیب: ۲۳۸۔
❷ صحیح: مسند احمد: ۲/۷۔ سنن أبی داؤد: ۲۶۰۰۔ جامع ترمذي: ۳۴۴۳۔ سلسلة الصحیحة: ۱۴۔
❸ حسن: مسند احمد: ۲/۴۰۳۔ عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۵۰۴۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵۰۸۔ سلسلة الصحیحة: ۱۶۔ حسن بن ثوبان اور موسیٰ بن وردان صدوق راوی ہیں۔
❹ حسن: مسند احمد: ۲/۸۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۷۶۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵۱۸۔ سلسلة الصحیحة: ۲۵۴۷۔ ہیثم بن حمید غسانی صدوق راوی ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے، تو اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے تھے۔ ❶

دوران سفر سحری کے وقت کی دعا:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحری کے وقت میں داخل ہوتے تو فرماتے:

((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ))

”سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد کو، اس کی ہم پر نعمت اور بہتر احسان کو، اے ہمارے رب! ہمارا ہمراہی بن اور ہم پر مہربانی کر، اس حال میں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی آگ سے پناہ طلب کرنے والے ہیں۔“ ❷

منزل کے قریب پہنچ کر دعا:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ آئے اور اُمّ المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اونٹنی پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھیں، جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے یہ کلمات کہے:

((آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ))

”ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں“

”آپ ﷺ مدینہ تک یہی کلمات دہراتے رہے۔“ ❸

منزل پر اترنے کی دعا:

❶ صحيح بخاري: ٢٩٩٣۔
❷ صحيح مسلم: ٢٧١٨۔ سنن أبي داؤد: ٥٠٨٦۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٣٦۔
❸ صحيح بخاري: ٦١٨٥۔ صحيح مسلم: ١٣٤٥۔

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی کسی منزل پر اترے تو کہے:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر اس برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔"

تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی، یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کرے۔" [1]

سفر سے واپسی کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج و عمرہ سے واپس آتے اور جب کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آئِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))

"اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لیے ہے، سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔ ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی لشکروں کو شکست دی۔" [2]

سفر جہاد سے واپسی پر دعا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد سے) واپس لوٹتے تو تین

---

1. صحيح مسلم: ٢٧٠٨۔ جامع ترمذي: ٣٤٣٧۔ سنن ابن ماجه: ٣٥٤٧۔
2. صحيح بخاري: ١٧٩٧۔ صحيح مسلم: ١٣٤٤۔

مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

((آئِبُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))

”اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والا، عبادت کرنے والے، تعریف کرنے والے، اپنے رب کو سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔“ [1]

[1] صحیح بخاري: ۳۰۸۴۔

دُعا اور دَوا

کثرت سے موت یاد کرنا:

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ))

''لذتیں ختم کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔'' ❶

دانا لوگ:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں دس افراد ابو بکر، عمر، عثمان، علی، ابن مسعود، معاذ بن جبل، حذیفہ بن یمان، عبد الرحمٰن بن عوف اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم میں سے دسواں فرد تھا کہ انصاری جوان آیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر بیٹھ گیا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! افضل مومن کون ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔'' اس نے پوچھا: ''مومنوں میں سے سب سے دانا کون ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لَهُ اسْتِعْدَادًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِ، أُولَئِكَ هُمُ الْأَكْيَاسُ))

''ان میں سے (سب سے عقل مند وہ انسان ہے) جو ان سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہے اور موت کے آنے سے پہلے اس کی سب سے زیادہ تیاری کرنے والا ہے۔ یہی لوگ سب سے زیادہ دانا ہیں۔'' ❷

---

❶ حسن: جامع ترمذي: ۲۳۰۷۔ سنن نسائی: ۱۸۲۵۔ سنن ابن ماجہ: ۴۲۵۸۔ محمد بن عمرو بن علقمہ صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: مسند الشامیین: ۱۵۵۹۔ طبرانی اوسط: ۴۶۷۱۔ مسند بزار: ۶۱۷۵، مستدرك حاکم: ۴/ ۵۴۰۔ ابو معید حفص بن غیلان صدوق راوی ہے۔

بیماری گناہوں کا کفارہ:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو اسے کانٹا لگتا ہے (اس کا بھی اسے اجر و ثواب ملتا ہے)۔"[1]

2۔ سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان شخص کو جو بھی دکھ، تھکاوٹ، پریشانی، سختی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے حتیٰ کہ اسے جو کانٹا چبھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں۔"[2]

مؤمن بیماریوں کی زد میں:

1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مؤمن کی مثال کھیتی کی طرح ہے، جسے ہوا ہمیشہ جھکائے رکھتی ہے، مؤمن ہمیشہ آزمائشوں کی زد پر ہوتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مثل ہے۔ وہ (آندھی سے) ہلتا نہیں حتیٰ کہ (وہ کبھی تیز آندھی سے) جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔"[3]

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مؤمن کی مثال نرم کھیتی کی طرح ہے کہ آندھی چلتی ہے تو اسے جھکا دیتی ہے، پھر وہ سیدھی ہوتی ہے تو بیماری اسے جھکا دیتی ہے اور فاجر شخص صنوبر کے مضبوط درخت کی مثل قائم و دائم رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے توڑ دیتا ہے۔"[4]

3۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مؤمن کی مثال نرم کھیتی جیسی ہے۔ ہوائیں اسے الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں، کبھی اسے گرا دیتی ہیں اور کبھی اسے سیدھا کر دیتی ہیں۔ (آزمائشوں کا یہ سلسلہ) اس کی موت تک جاری

---

1. صحیح بخاری: ۵۶۴۰۔ صحیح مسلم: ۲۵۷۲۔
2. صحیح بخاری: ۵۶۴۱، ۵۶۴۲۔ صحیح مسلم: ۲۵۷۳۔
3. صحیح مسلم: ۲۸۰۹۔
4. صحیح بخاری: ۵۶۴۴۔

رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے مضبوط درخت کی طرح ہے، اس پر کوئی آفت نہیں آتی حتیٰ کہ وہ ایک دم جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔"❶

4۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔"❷

5۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار تھا۔ میں نے عرض کی: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار ہے، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دہرا اجر ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جی ہاں! جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ایسے گراتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔"❸

6۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم سائب یا اُم مسیب رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور پوچھا: "اُم سائب یا اُم مسیب! کیا ہے، تم کانپ کیوں رہی ہو؟" اس نے کہا: "بخار ہے، اللہ اس کا ناس کرے۔" اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ انسانوں کے گناہ ایسے ختم کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کرتی ہے۔"❹

7۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومن ہمیشہ اپنے نفس، اپنی اولاد اور اپنے مال میں آزمائش کے ہدف پر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"❺

---

❶ صحیح مسلم: ۲۸۱۰۔
❷ صحیح بخاري: ۵۶۴۵۔
❸ صحیح بخاري: ۵۶۴۷۔
❹ صحیح مسلم: ۲۵۷۵۔
❺ حسن: مسند احمد: ۲/ ۴۵۰۔ جامع ترمذي: ۲۳۹۹۔ مسند أبي یعلي: ۵۹۱۲۔ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی صدوق راوی ہے۔

بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت:

❁ عطاء بن أبي رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: ''کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟'' میں نے کہا: ''ضرور!'' انھوں نے بیان کیا کہ یہ سیاہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی: ''مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تو چاہے صبر کرلے تو تیرے لیے جنت ہے اور اگر چاہے تو میں تیرے لیے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے۔'' اس نے عرض کی: ''میں صبر کروں گی، البتہ میں بے پردہ ہو جاتی ہوں سو اللہ سے دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوا کروں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی۔'' ❶

آنکھوں کی بینائی ضائع ہونے پر:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) سے آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں ان کے بدلے اسے جنت عطا کرتا ہوں۔'' ❷

بیمار پرسی کرنا:

❁ **1**۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور گردنیں آزاد کراؤ۔'' ❸

❁ **2**۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازوں کی پیروی کرنے، بیمار کی تیمارداری کرنے اور سلام کرنے کا حکم دیا۔ ❹

❶ صحيح بخاري: ٥٦٥٢۔ صحيح مسلم: ٢٥٧٦۔
❷ صحيح بخاري: ٥٦٥٣۔
❸ صحيح بخاري: ٥٦٤٩۔ سنن أبي داؤد: ٣١٠٥۔
❹ صحيح بخاري: ٥٦٥٠۔ سنن أبي داؤد: ٣١٦٧۔

3۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کی پیروی کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔"[1]

4۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اللہ قیامت کے روز فرمائیں گے: "اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی۔" بندہ کہے گا: "اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں۔" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔"[2]

غیر مسلم کی بیمار پرسی اور اسلام کی دعوت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی بچے کی تیمارداری کے لیے گئے اور اسے مسلمان ہونے کو کہا تو وہ مسلمان ہو گیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ))

"اللہ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچالیا۔"[3]

عیادت کرنے کا ثواب:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بلاشبہ مسلمان شخص جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ واپس نہ آئے وہ مسلسل جنت کے میووں میں رہتا ہے۔"[4]

---

1. صحیح بخاري: ١٢٤٠۔ صحیح مسلم: ٢١٦٢۔
2. صحیح مسلم: ٢٥٦٩۔
3. صحیح بخاري: ١٣٥٦۔ سنن أبي داؤد: ٣٠٩٥۔
4. صحیح مسلم: ٢٥٦٨۔ جامع ترمذي: ٩٦٧۔

بیمار پرسی کے وقت مریض کے لیے دعا:

❁ **1**۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو یوں دعا دیتے:

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

"کوئی حرج نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں کو دھو دے گی۔"

اس پر اس مریض نے کہا: "آپ ﷺ کہتے ہیں کہ یہ بخار گناہوں کو دھونے والا ہے، بلکہ یہ بخار ایک بوڑھے کھوسٹ پر جوش مار رہا ہے، جو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"اچھا تو پھر یوں ہی ہوگا۔"[1]

❁ **2**۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو مسلمان کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے لیے سات مرتبہ یہ دعا مانگے:

((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ))

"میں اللہ عظمت والے سے، جو عرش عظیم کا رب ہے، سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا دے۔"

تو اللہ اس مریض کو شفا دے گا۔"[2]

❁ **3**۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے ہوئے فرماتے:

((أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا

---

[1] صحيح بخاري: ٥٦٦٢۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٣٩۔ الأدب المفرد: ٤٨٤۔

[2] حسن۔ سنن أبي داؤد: ٣١٠٦۔ جامع ترمذي: ٢٠٨٣۔ الكلم الطيب: ١٥٠۔ یزید بن عبد الرحمن ابو خالد الدولانی اور نہال بن عمرو صدوق راوی ہیں۔

شِفَاءُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا))

"اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔"❶

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دم کیا کرتے تھے:

((اِمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ))

"بیماری دور کر دے اے لوگوں کے رب! تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے، اس بیماری کو تیرے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں۔"❷

5۔ جناب عبد العزیز بن صہیب رحمہ اللہ (تابعی) کہتے ہیں کہ میں اور حضرت ثابت البنانی رحمہ اللہ (تابعی) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "کیا تم بیمار ہو؟" اس نے عرض کیا: "جی ہاں۔" سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں تمھیں رسول اللہ ﷺ والا دم نہ کروں؟" پھر انھوں نے یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا))

"اے اللہ، لوگوں کے رب! بیماری کو دور کرنے والے! شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا دے جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔"❸

6۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دم کرتے وقت یہ کلمات کہتے:

((اِمْسَحِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا يَكْشِفُ الْكَرْبَ إِلَّا أَنْتَ))

---

❶ صحیح بخاري: ۵۷۵۰۔ صحیح مسلم: ۲۱۹۱۔ جامع ترمذي: ۳۵۶۵۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۲۰۔
❷ صحیح بخاري: ۵۷۴۴۔ صحیح مسلم: ۲۱۹۱۔
❸ صحیح بخاري: ۵۷۴۲۔ سنن أبي داود: ۳۸۹۰۔ جامع ترمذي: ۹۷۳۔

"اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے، تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے۔ تو ہی تکلیف دور کرتا ہے۔"❶

7۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کے لیے آئے تو یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِيْ لَكَ إِلَى صَلَاةٍ))

"اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے وہ تیری خاطر کسی دشمن کو زخمی کرے گا، یا وہ تیری رضا کے لیے نماز کی طرف جائے گا۔"❷

جسمانی تکلیف دور کرنے کا دم:

سیدنا عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے درد کا شکوہ کیا جو مسلمان ہونے کے بعد انھیں لاحق ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور تین مرتبہ: ((بِسْمِ اللّٰهِ))

کہو، پھر سات مرتبہ یہ کلمات کہو:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ))

"میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں، اس چیز کے شر سے جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔"❸

تکلیف کا علاج:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم تکلیف محسوس کرو تو جہاں درد ہو رہا ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھو پھر یہ کلمات کہو:

---

❶ صحیح: مسند احمد: 6/50۔ مکارم الأخلاق للخرائطی: 1058۔ سلسلۃ الصحیحۃ: 1526۔

❷ حسن: مسند احمد: 2/172۔ سنن أبی داؤد: 3107۔ صحیح ابن حبان: 2974۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: 552۔ موارد الظمآن: 715۔ سلسلۃ الصحیحۃ: 1304۔ حیی بن عبداللہ بن شریح معافری صدوق راوی ہے

❸ صحیح مسلم: 2202۔ جامع ترمذی: 3588۔ صحیح ابن حبان: 2967۔

بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا

"اللہ کے نام سے، میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں یہ تکلیف پاتا ہوں۔"

یہ کلمات کہہ کر اپنا ہاتھ اٹھا لو پھر یہ عمل طاق عدد میں دہرائیے۔" ❶

بیمار کی دعا:

● سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا کو بیماری کے حالت میں نبی ﷺ نے یہ کلمات کہنے کا ارشاد کیا:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ فَإِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جو نہایت بردبار، انتہائی محترم ہے، پاک ہے عرش عظیم کا رب، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے، اے اللہ! مجھ پر رحم کر، اے اللہ! مجھ سے درگزر کر۔ اے اللہ! مجھے معاف کر، اس لیے کہ تو بہت معاف کرنے والا، خوب بخشنے والا ہے۔" ❷

آگ سے جلے ہوئے کے لیے دعا:

● سیدنا محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے سالن پکایا تو وہ ان سے میرے ہاتھ پر گر گیا، میری والدہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں، آپ ﷺ نے کچھ کلام پڑھا جسے میں یاد نہ کر سکا، پھر میں نے ان (اپنی والدہ) سے اس کلام کے بارے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں پوچھا، تو انھوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے یہ کلمات کہے تھے:

❶ حسن: جامع ترمذي: ٣٥٨٨۔ مستدرك حاكم: ٧١٩/١۔ سلسلة الصحيحة: ١٢٥٨۔ عبد الوارث بن عبد الصمد، ان کے والد اور محمد بن سالم ربعی صدوق راوی ہے۔

❷ صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩٣٧٥۔ السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٤٠٦۔ الدعاء للطبراني: ١٠١٧۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٥٢٥۔

((أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ))

"اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔"

اور آپ ﷺ تھوکتے (دم کرتے) تھے۔"[1]

بیماری اور زخم کا علاج:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی بیمار ہوتا یا اسے کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگشت شہادت کو زمین پر لگاتے پھر اس کو اٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

((بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا))

"اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی بعض کے تھوک کے ساتھ، تاکہ اس سے بیمار کو شفا حاصل ہو، ہمارے رب کے حکم سے۔"[2]

معوذات کا دم:

❁ 1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے، پھر جب آپ ﷺ کی بیماری نے شدت اختیار کی تو میں آپ ﷺ پر معوذات پڑھتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر برکت کی امید سے پھیرتی تھی۔"[3]

❁ 2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے معوذات سے دم کرتے۔ پھر جب آپ ﷺ مرض الموت میں بیمار ہوئے تو میں آپ ﷺ کو دم کرتی اور آپ ﷺ پر آپ ﷺ ہی کا ہاتھ پھیرتی کیونکہ آپ ﷺ ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ برکت والا تھا۔[4]

---

1. حسن: مسند احمد: ۲۵۹/۴۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۱۰۲۴۔ سماک بن حرب صدوق راوی ہے۔
2. صحيح بخاري: ۵۷۴۵۔ صحيح مسلم: ۲۱۹۴۔
3. صحيح بخاري: ۶۱۰۵۔ صحيح مسلم: ۲۹۱۲۔
4. صحيح مسلم: ۲۹۱۲۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو کوئی اچانک کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ کلمات کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا))

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر بہت زیادہ فضیلت دی۔“

تو اللہ تعالیٰ اسے تاحیات اس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔“ [1]

جب معاملہ قابو سے باہر ہو:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے زیادہ بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ ہے جب کہ ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تجھے نفع دے اس کی حرص کر، اللہ سے مدد طلب کر اور بے بسی کا اظہار نہ کر۔ اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو یوں نہ کہہ اگر میں یہ کرتا تو ایسے ایسے ہو جاتا، بلکہ کہو:

قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ

”اللہ کا فیصلہ ہے اور جو اس نے چاہا کیا کیونکہ لفظ اگر مگر شیطان کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔“ [2]

بیمار کا سختیاں مانگنا:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

---

[1] حسن: مسند بزار: ۵۸۳۸۔ طبرانی اوسط: ۵۳۲۴۔ زکریا بن یحییٰ بن ایوب المدائنی صدوق راوی ہے، امام ذہبی نے اسے تاریخ اسلام میں صدوق کہا ہے، مغیرہ بن مسلم صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

[2] صحیح مسلم: ۲۶۶۴۔ سنن ابن ماجہ: ۷۹۔

"تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟" وہ بولا: "ہاں!" میں یہ کہا کرتا تھا:

"اے اللہ! جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سبحان اللہ! تجھ میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ اللہ کا عذاب سہہ سکے، تو نے یہ کیوں نہ کہا:

((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

"اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

"پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔" [1]

مریض کے لیے دعا کرنا:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار تھا اور رسول اللہ ﷺ میرے قریب سے گزرے تو میں یہ کلمات کہہ رہا تھا: "اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ گیا ہے تو مجھے راحت دے، اگر میری موت مؤخر ہے تو میری بیماری دور کر دے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا کلمات کہے ہیں؟" سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "انھوں نے وہ کلمات دہرائے تو آپ ﷺ نے پاؤں سے انھیں مارا اور فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ عَافِهِ، أَوِ اشْفِهِ))

"اے اللہ! اسے عافیت دے یا اسے شفا دے۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "اس کے بعد میں اس تکلیف میں کبھی مبتلا نہ ہوا۔" [2]

---

[1] صحیح مسلم: ۲۶۸۸۔ جامع ترمذي: ۳۴۸۷۔ صحیح ابن حبان: ۹۴۱۔

[2] حسن: مسند ابی یعلي: ۴۰۹۔ جامع ترمذي: ۳۵۶۴۔ مسند ابی داؤد طیالسی: ۱۳۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السني: ۵۵۶۔ عبداللہ بن سلمہ مرادی کوفی صدوق راوی ہے۔

کسی علاقے سے وبا دور کرنے اور وہاں دل لگنے کی دعا:

◈ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَ صَحِّحْهَا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَ مُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ))

''اے اللہ! ہمیں مکہ کی طرح مدینہ محبوب بنا دے یا اس سے بھی زیادہ، اسے صحت افزاء بنا دے، ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کا بخار منتقل کر دے اور اسے جحفہ مقام پہنچا دے۔'' ❶

سینگی لگوانا اور قسط بحری کا استعمال:

◈ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حجام (سینگی لگانے والے) کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی، سیدنا ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اناج کے دو صاع (اجرت) دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے بات کی اور انھوں نے (اس کی مکاتبت میں) تخفیف کر دی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جو دوا استعمال کرتے ہو اس میں سے بہترین دوا سینگی لگوانا اور قسط بحری ہے۔'' نیز فرمایا: ''بچوں کو حلق کی بیماری (گلے پڑنا) سے گلا دبا کر تکلیف نہ دو، بلکہ قسط بحری کا استعمال کرو۔'' ❷

موت کے سوا ہر بیماری کی شفا:

◈ خالد بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (سفر) پر روانہ ہوئے جب کہ غالب بن ابجر رحمہ اللہ ہمارے ساتھ تھے۔ وہ راستے میں بیمار ہو گئے، ہم مدینہ پہنچ گئے اور وہ ابھی بھی بیمار تھے۔ ابن ابی عتیق رحمہ اللہ نے اس کی عیادت کی اور ہمیں کہا: ''یہ کلونجی کا بندوبست کرو، اس کے پانچ یا سات دانے لو انھیں پیسو پھر اس زیتون کے قطروں میں ملا کر اسے کی ناک میں دونوں نتھنوں میں ڈالو۔'' اس لیے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح بخاري:٦٣٧٢۔ صحیح مسلم:١٣٧٦۔

❷ صحیح بخاري:٥٦٩٦۔ صحیح مسلم:١٥٧٧۔

"بلاشبہ یہ کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔"❶

آب زمزم بھوک کا مداوا اور مرض کی شفا:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم یہاں (مکہ میں) میں کب سے قیام پذیر ہو؟ میں نے عرض کی: "تیس دن رات سے۔" آپ ﷺ نے سوال کیا کہ تیس دن رات سے؟ میں نے عرض کیا: "جی ہاں!" آپ ﷺ نے پوچھا: "(اس دوران) تمھاری خوراک کیا رہی؟" میں نے کہا: "آب زمزم کے سوا میری کوئی خوراک اور مشروب نہ تھا، میں (زمزم نوشی سے) موٹا ہو گیا حتیٰ کہ میرے پیٹ کی سلوٹوں میں شکن پڑ گئے اور میں اپنے جگر میں بھوک کی لاغری محسوس نہیں کرتا۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، وَهِيَ طَعَامُ طُعْمٍ، وَشِفَاءُ سُقْمٍ))

"زم زم کا پانی برکت والا ہے، بھوکوں کے لیے کھانا اور بیماروں کے لیے شفاء ہے۔"❷

سنا اور سنوت

سیدنا ابو اُبَی بن اُم حرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: "سنا اور سنوت استعمال، ان میں سام کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔" عرض کیا گیا: "اے اللہ کے رسول! سام کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "موت۔"❸

زیتون کی برکت:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو، کیونکہ یہ بابرکت درخت سے ہے۔"❹

---

❶ صحیح بخاري: ۵۶۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۴۴۷۔

❷ صحیح: مسند طیالسي: ۴۵۹۔ مسند بزار: ۳۹۲۸۔ معرفة السنن والآثار: ۱۰۳۲۰۔

❸ حسن: سنن ابن ماجه: ۳۴۵۷۔

❹ صحیح: جامع ترمذي: ۱۸۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۳۳۱۹۔ سلسلة الصحيحة: ۳۷۹۔ زید بن اسلم عدوی تدلیس سے بری ہے۔

جادو، زہر اور نظر بد کا علاج

سانپ اور بچھو کے زہر کا تریاق:

1۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر پر تھے تو ان کا گزر عرب کے ایک قبیلہ سے ہوا، انھوں نے ان سے ضیافت طلب کی لیکن انھوں نے ضیافت سے انکار کر دیا، پھر انھوں نے پوچھا: ''کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے یا کوئی تکلیف پہنچی ہے۔'' تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: ''جی ہاں! وہ (صحابی) آئے اور ام القرآن (فاتحہ) پڑھنے لگے اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتے جاتے تھے، اس سے وہ شخص تندرست ہوگیا۔ انھوں نے ان کو چند بکریاں دیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا: ''جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھ نہ لیں (انھیں قبول نہ کریں گے)۔'' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا، اس (دم کرنے والے) نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں نے صرف سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کیا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا: ''تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے؟'' پھر فرمایا: ''وہ (بکریاں) لے لو اور اس سے میرا حصہ بھی مقرر کرو۔''[1]

2۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک چشمے پر مقیم رہائشیوں کے قریب سے گزرے، جن میں سانپ کا ڈسا ایک شخص تھا۔ انھیں (صحابہ رضی اللہ عنہم) ایک شخص ملا اور اس نے کہا: ''تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ (یہاں) چشمے (کے رہائشیوں) میں سانپ کا ڈسا ایک شخص ہے۔'' ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے ایک شخص گیا اور اس نے کچھ بکریوں کے عوض سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی تو وہ شخص صحتیاب ہوگیا۔ وہ (صحابی) بکریاں لے کر اپنے رفقاء کے پاس آیا تو انھوں نے اس عمل کو ناپسند کیا اور کہا: ''تو نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے؟ (ہم ان بکریوں میں اس وقت تک شامل

[1] صحیح بخاري: ٥٧٣٦۔ صحیح مسلم: ٢٢٠١۔

نہ ہوں گے) جب تک مدینہ نہ پہنچیں۔" (مدینہ پہنچ کر) انھوں نے کہا: یارسول اللہ! "اس نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اس عمل میں) سب سے زیادہ مستحق چیز جس پر اس نے اُجرت لی ہے، اللہ کی کتاب ہے۔"[1]

3۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورہ فاتحہ جیسی کوئی اور سورت نہ قرآن میں ہے نہ تورات میں، نہ انجیل میں اور نہ زبور میں۔"[2]

4۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو حالت نماز میں بچھو نے کاٹا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

"اللہ بچھو پر لعنت کرے کہ نمازی اور بے نمازی کسی کو بھی نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا اور اس جگہ کو تر کرنے لگے اور ان سورتوں: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کی تلاوت کرتے تھے۔"[3]

نظر بد کا علاج:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"نظر کا لگ جانا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو نظر لے جاتی۔ چنانچہ جب تمھیں غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کرو۔"[4]

2۔ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی، اپنے نفس یا اپنے مال میں سے کوئی تعجب انگیز چیز دیکھے تو وہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے، کیونکہ نظر (کا لگ جانا) حق ہے۔"[5]

---

[1] صحیح بخاري: ۵۷۳۷۔

[2] حسن: مسند احمد: ۱۲۲/۴۔ جامع ترمذي: ۲۸۷۵۔ صحیح أبي داود: ۱۳۱۰۔ علاء بن عبدالرحمٰن صدوق راوی ہے۔

[3] حسن: طبرانی صغیر: ۸۳۰۔ ابو نعیم فی أخبار أصبھان: ۱۷۸۳۔ سلسلة الصحیحة: ۵۴۸۔ منہال بن عمرو صدوق راوی ہے۔

[4] صحیح مسلم: ۲۱۸۸۔ جامع ترمذي: ۲۰۶۲۔ صحیح ابن حبان: ۶۱۰۷۔

[5] حسن: مسند احمد: ۴۴۷/۳۔ مسند أبي یعلى: ۷۱۹۵۔ مستدرك حاکم: ۲۱۶/۴۔ سلسلة الصحیحة: ۲۵۷۲۔ اُمیہ بن ہند صدوق راوی ہے۔

3۔ سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بنو عدی بن کعب قبیلہ کے شخص نے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو غسل کرتے دیکھا جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چشمے کے قریب سے گزر رہے تھے، اس نے (سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) کہا: "اللہ کی قسم! میں نے جتنا خوبصورت جسم آج دیکھا ہے، پہلے کبھی نہیں دیکھا، نہ ہی پردہ نشین عورت کی جلد اتنی خوش رنگ ہوتی ہے۔" اس پر سہل رضی اللہ عنہ (بے ہوش ہوکر) زمین پر گر پڑے، انھیں نبی ﷺ کے پاس لایا گیا اور عرض کی گئی: "یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے پاس سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا علاج ہے کہ وہ اپنا سر نہیں اٹھا رہا؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم کسی پر شک کرتے ہو؟" (کہ کس کی نظر لگی ہے؟) انھوں نے عرض کی: "جی ہاں، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ (پر شک ہے) اس نے اسے غسل کرتے دیکھا اور کہا تھا کہ میں نے جتنا خوبصورت جسم آج دیکھا ہے، پہلے کبھی نہیں دیکھا، نہ ہی پردہ نشین عورت کی جلد اتنی خوش رنگ ہوتی ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، اس پر سخت غصے ہوئے اور فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے، تو نے برکت کی دعا کیوں نہیں کی؟ اس کے لیے غسل کر۔" عامر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے غسل کیا تو سہل رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے لوگوں میں یوں تندرست ہو گئے جیسے انھیں کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔"[1]

4۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"آنکھ کا لگنا حق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی تو نظر اس سے سبقت لے جاتی اور جب (نظر کی وجہ سے) تم سے غسل کروایا جائے تو غسل کرو۔"[2]

نظر سے دم کرانا:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "بلاشبہ رسول اللہ ﷺ انھیں نظر سے دم کروانے کا حکم دیتے تھے۔"[3]

---

1. صحيح ابن حبان: ٦١٠٦۔
2. صحيح مسلم: ٢١٨٨،٢٠٦٢۔
3. صحيح بخاري: ٥٧٣٨۔ صحيح مسلم: ٢١٩٥۔

2۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر ایک بچی دیکھی جس کے چہرے پر زردی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا:

"اسے دم کرواؤ، کیونکہ اسے نظر لگی ہے۔" ❶

3۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نظر لگنے، ڈسنے اور نملہ بیماری (یہ ایک بیماری ہے، جس سے پہلو یا پسلیوں پر دانے نکل آتے ہیں اور بیماری بڑھ جانے پر وہ زخم بن جاتے ہیں) سے دم کرنے کی رخصت دی۔" ❷

4 سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آل حزم کو سانپ کے ڈسنے سے دم کرنے کی رخصت دی اور آپ ﷺ نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "کیا بات ہے میں اپنے بھتیجوں (جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں) کے جسموں میں کمزوری دیکھتا ہوں، کیا انھیں فاقہ پہنچا ہے؟" اس نے عرض کیا: "نہیں! (فاقے کا مسئلہ نہیں) انھیں نظر بہت جلد لگتی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "انھیں دم کر۔" وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ پر دم پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انھیں دم کر۔" ❸

5۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے ڈسا جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: "یا رسول اللہ! میں اسے دم کروں؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع دے سکتا ہے وہ نفع دے۔" ❹

6۔ سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کرتے تھے، ہم نے کہا: "یا رسول اللہ! دم کے متعلق آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

"مجھ پر اپنے دم پیش کرو، جس دم میں شرک نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔" ❺

---

❶ صحیح بخاري: ۵۷۳۹۔ صحیح مسلم: ۲۱۹۷۔
❷ صحیح مسلم: ۲۱۹۶۔ سنن ابن ماجہ: ۳۵۱۶۔
❸ صحیح مسلم: ۲۱۹۸۔
❹ صحیح مسلم: ۲۱۹۹۔
❺ صحیح مسلم: ۲۲۰۰۔ سنن أبي داود: ۳۳۸۶۔

نظر اور حسد کا علاج:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دم کرتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ))

"اللہ کے نام سے وہ تم کو اچھا کرے گا، ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر والے کے شر سے تمھیں محفوظ رکھے گا۔"[1]

2۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں۔" تو انھوں نے یہ دعا پڑھی:

((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ))

"اللہ کے نام سے میں دم کرتا تم پر ہوں ہر چیز سے جو تم کو تکلیف دے اور ہر نفس، ہر نظر اور حاسد کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے اللہ کے نام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتا ہوں۔"[2]

بچوں کو نظر سے بچاؤ کا وظیفہ:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ساتھ پناہ دیا کرتے تھے:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ))

"میں (تم دونوں) کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان، زہریلے

---

1. صحیح مسلم: ۲۱۸۵۔
2. صحیح مسلم: ۲۱۸۶۔ سنن ابن ماجہ: ۳۵۲۳۔

جانور سے اور لگ جانے والی نظر سے۔"

اور فرماتے کہ "اس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدنا اسحاق علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو پناہ دیا کرتے تھے۔"❶

❁ **2**۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے پناہ دیا کرتے تھے۔

((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ))

"میں تم دونوں کو اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ دیتا ہوں ہر شیطان، موذی جانور سے اور لگنے والی آنکھ سے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

"تمھارے والد (ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور سیدنا اسحاق علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیا کرتے تھے۔"❷

جادو کا توڑ:

❁ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قرآن کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن آئیں گی گویا دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا دو اڑتے پرندوں کی ٹولیاں ہیں۔ یہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی اور سورۂ بقرہ کی تلاوت کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت، اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور ماہر جادوگر بھی اس کا توڑ نہیں کرسکتے۔"❸

---

❶ صحيح بخاري: ۳۳۷۱۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۲۵۔
❷ صحيح: سنن أبي داؤد: ۴۷۳۷۔ جامع ترمذي: ۲۰۶۰۔
❸ صحيح مسلم: ۸۰۴۔

سرکش شیطانوں کی خفیہ تدابیر کا توڑ:

◉ ابو التیاح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سیدنا عبد الرحمن بن خنبش رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کیا کیا تھا، جس رات شیاطین نے مکر کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ شیاطین وادیوں سے نکل نکل کر اور پہاڑوں سے اتر اتر کر رسول اللہ ﷺ کی طرف پہنچے۔ ان میں سے ایک ایسا شیطان تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا، وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو جلانے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ ﷺ ان سے خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹنے لگے، جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ''اے محمد! کہیے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کہوں؟'' جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ کلمات کہیے:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَ بَرَأَ، وَ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ مِنَ الْأَرْضِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَ مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ))

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں، جن سے کوئی نیک اور کوئی بد آگے نہیں گزر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے بنایا، پیدا کیا اور پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی اور اس میں بلند ہوتی ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس زمین میں پھیلی اور اس کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس رات کو آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے۔''

راوی کہتے ہیں کہ ''شیطان کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے شکست دے دی۔''[1]

---

[1] حسن: مسند احمد: ۴۱۹/۳۔ مسند أبي يعلي: ۶۸۴۴۔ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۳۶۰۱۔ سلسلة الصحيحة: ۸۴۰۔ جعفر بن سلیمان الضبعی صدوق راوی ہے، عبد الرحمن بن خنبش رضی اللہ عنہ راجح قول میں صحابی ہیں۔ اصابہ میں حافظ ابن حجر نے انھیں بالجزم صحابی قرار دیا ہے۔

سورۂ فاتحہ سے دم:

❁ خارجہ بن صلت تمیمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس سے واپس پلٹے اور ایک قبیلے کے پاس سے گزرے، جن کے ہاں ایک پاگل لوہے کی زنجیروں میں بندھا ہوا تھا، اس کے قبیلہ والوں نے کہا: ''ہمیں خبر پہنچی ہے کہ تمھارے رسول بھلائی لے کر آئے ہیں، کیا تیرے پاس کوئی چیز (دم وغیرہ) ہے، جس سے تو اس کا علاج کرے؟'' (صحابی کہتے ہیں) میں نے اسے سورہ فاتحہ سے دم کیا تو وہ شفایاب ہو گیا، اس پر انھوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تو نے یہی (سورہ فاتحہ سے دم والا) عمل کیا؟ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کیا تو نے اس کے علاوہ کلمات بھی کہے؟'' میں نے عرض کیا: ''نہیں (میں نے کوئی اور کلمات نہیں کہے)۔'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بکریاں لے لو، حقیقت یہ ہے کہ کچھ لوگ باطل دم کے ذریعے کھاتے ہیں، تو نے تو صحیح دم کے ساتھ یہ مال حاصل کیا ہے۔'' ❶

عجوہ کھجور، جادو اور زہر:

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اس دن نہ اسے زہر نقصان دے گا اور نہ جادو۔'' ❷

---

❶ صحیح: مسند احمد: ۲۱۰/۱ ۔ سنن أبي داود: ۸۹۶ ۔ مستدرك حاكم: ۵۹۹/۱ سلسلة الصحيحة: ۲۰۲۷ ۔ خارجہ بن صلت ثقہ راوی ہے۔ تہذیب التہذیب۔

❷ صحیح بخاري: ۵۴۴۵ ۔ سنن أبي داود: ۳۸۷۶ ۔

میت اور جنازے کے مسائل

موت کی تمنا نہ کریں:

1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی موت کے آنے سے پہلے موت کی دعا کرے، کیونکہ جو شخص تم میں سے فوت ہو جاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مؤمن کی عمر زیادہ ہونے سے زیادہ بھلائی حاصل ہوتی ہے۔“ ❶

2۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی شخص کسی غم یا تکلیف پہنچنے پر ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، پھر اگر اس نے ضرور ہی موت کی آرزو کرنی ہے تو یہ دعا کرے:

((اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ، وَ تَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ))

”اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت بہتر ہو تو موت سے ہمکنار کر۔“ ❷

3۔ قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس (تیمارداری کے لیے) حاضر ہوا جب کہ انھوں نے اپنے پیٹ میں (بیماری کی وجہ سے) سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں سنا، وہ کہہ رہے تھے: ”اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا ضرور کرتا۔“ ❸

---

❶ صحيح مسلم: ٢٦٨٢۔ سنن بيهقي: ٣٧٧/٣۔
❷ صحيح بخاري: ٥٦٧١۔ صحيح مسلم: ٢٦٨٠۔
❸ صحيح بخاري: ٦٣٥٠۔ صحيح مسلم: ٢٦٨١۔

4۔ نضر بن انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم میں سے کوئی شخص موت کی ہرگز تمنا نہ کرے۔“ نہ ہوتا تو میں اس کی ضرور تمنا کرتا۔“ ❶

صدق دل سے شہادت طلب کرنا:

1۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص صدق دل سے شہادت طلب کرے وہ شہادت کی موت سے نوازا جائے گا، اگرچہ وہ اسے حاصل نہ کر پائے۔“ ❷

2۔ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے شہادت کا سوال کیا اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مراتب پر پہنچا دیں گے، خواہ وہ بستر پر فوت ہو۔“ ❸

3۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو مسلمان اللہ کے راستے میں دو مرتبہ اونٹنی دوھنے کے برابر قتال کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، جو شخص اللہ سے صدق دل سے قتل (شہادت) کا سوال کرے پھر وہ طبعی موت مرے یا قتل ہو اس کے لیے شہید کا اجر ہے، جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہو یا اسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ روز قیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کا خون زعفران کی طرح گاڑھا ہو گا اور اس کی خوشبو کستوری کی ہو گی اور جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا تو اس پر شہداء کی علامت ہو گی۔“ ❹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہادت کی تمنا کرنا:

1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں آرزو کرتا ہوں کہ اللہ کے راستے

❶ صحیح مسلم: ۲۶۸۰۔
❷ صحیح مسلم: ۱۹۰۸۔
❸ صحیح مسلم: ۱۹۰۹۔ سنن أبي داؤد: ۱۵۲۰۔ جامع ترمذي: ۱۶۵۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۷۹۷۔
❹ حسن: سنن نسائي: ۳۱۴۳۔ سلیمان بن موسیٰ دمشقی صدوق راوی ہے۔

میں لڑائی کروں اور قتل کر دیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں اور قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں اور قتل کیا جاؤں۔“❶

2۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ﷺ))

”اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا فرما اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں کر دے۔“❷

قریب الوفات شخص کی دعا:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی وفات کے قریب مجھ سے اپنی کمر لگائے بیٹھے تھے تو میں نے غور سے سنا کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلَى))

”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا۔“❸

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الموت میں) اپنا ہاتھ پانی کے ایک بڑے پیالے میں بار بار ڈالتے پھر اسے اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ ”یقیناً موت کی سختیاں ہیں۔“❹

قریب الوفات شخص کو تلقین:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح بخاري: ٧٢٢٧۔
❷ صحيح بخاري: ١٨٩٠۔
❸ صحيح بخاري: ٥٦٧٤۔ جامع ترمذي: ٣٤٩٦۔ صحيح ابن حبان: ٦٦١٨۔
❹ صحيح بخاري: ٤٤٤٩۔

”قریب الوفات لوگوں کو ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)) ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔“ کی تلقین کرو۔“ ❶

قریب الوفات شخص کے آخری کلمات:

۞ 1۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس کا آخری کلام: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)) ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔“ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔“ ❷

۞ 2۔ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں غمگین دیکھا تو پوچھا: ”اے ابو محمد! کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں غمگین دیکھ رہا ہوں؟ کیا تمھارے چچازاد بھائی ابو بکر کا امیر بننا ناگوار ہے؟“ انھوں نے کہا: ”یہ بات نہیں ہے۔“ انھوں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی اور کہا: بلکہ مجھے اس کلمے (کی محرومی رنجیدہ کیے ہے)، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ”جو شخص یہ کلمہ موت کے وقت کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور کر دیتے اور اس کی رنگت چمک اٹھتی ہے۔“ مجھے اس کلمہ کے بارے میں سوال کرنے سے محض اس چیز نے روکے رکھا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی قدرت ہے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے وہ کلمہ معلوم ہے۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کلمہ کیا ہے؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تم اس کلمے سے کوئی بڑا کلمہ جانتے ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (ابو طالب) پر پیش کیا تھا؟ (یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یہی وہ کلمہ ہے۔“ ❸

۞ 3۔ سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا

❶ صحيح مسلم: ٩١٧- سنن ابن ماجه: ١٤٤٤- مصنف ابن أبي شيبة: ١٠٨٥٧-

❷ حسن: سنن أبي داود: ٣١١٦- مسند احمد: ٥/٢٣٣- ارواء الغليل: ٦٨٧- صالح بن ابی عریب صدوق راوی ہے۔

❸ صحيح: السنن الكبرى للنسائي: ١٠٨٤٣- مستدرك حاكم: ١/٣٥٠-

اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اس کے لیے سب تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں، گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہوں اسے آگ نہیں چھوئے گی۔''[1]

❁ **4۔** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ دل کے یقین سے اس بات کی گواہی دے رہا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''[2]

ورثا کے لیے تعزیتی کلمات:

❁ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کو اطلاع بھیجی کہ میرا بیٹا قریب الوفات ہے، لہٰذا آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے سلام بھیجا اور یہ تعزیتی کلمات کہے:

((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ))

---

[1] حسن: سنن ابن ماجه: 3794۔ مسند أبي يعلى: 6163۔ سلسلة الصحيحة: 1390۔ ابو اسحاق سبیعی صدوق راوی ہے۔

[2] صحيح: مسند احمد: 229/5۔ السنن الكبري للنسائي: 1097۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: 1134۔

(مذکر وارث کے لئے ((فَلْتَصْبِرْ وَ لْتَحْتَسِبْ)) کی جگہ ((فَاصْبِرْ وَاحْتَسِبْ)) کہا جائے)

"بلاشبہ اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا، اسی کا ہے جو اس نے عطا کیا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس مقررہ مدت ہے۔ اس لیے صبر کرو اور اللہ سے ثواب کی امید رکھو۔" ❶

مصیبت کے وقت صبر کرنا:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ سے ڈر اور صبر کر۔" اس نے کہا: "مجھے چھوڑیے کیونکہ تجھے مجھ جیسی مصیبت لاحق نہیں ہے۔" وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان نہ سکی۔ اسے بتایا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس پر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی، اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دربان (محافظ) نہ ملے اور اس نے عرض کیا: "میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان نہ سکی تھی۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى))

"صبر تو شروع صدمے پر ہے۔" ❷

مصیبت کے وقت کی دعا:

❁ 1۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ (البقرة:2:155،156،157۔)

"اور ہم تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے

---

❶ صحيح بخاري:۱۲۸۴۔ صحيح ابن حبان:۴۶۱۔

❷ صحيح بخاري:۱۲۸۳۔ صحيح مسلم:۹۲۶۔ سنن أبي داؤد:۳۱۲۴۔ جامع ترمذي:۹۸۸۔

ساتھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ وہ لوگ جب انھیں مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے کئی مہربانیاں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ سیدھا راستہ پانے والے ہیں۔"

2۔ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ ایسے کلمات کہے جن کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے:

((إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ، وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهُ))

"بلاشبہ ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور مجھے اس سے اچھا نعم البدل دے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اسے دیتا ہے۔" سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابو سلمہ رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو میں نے کہا: "اب ان سے بہتر کون ہو گا؟ اس لیے کہ ان کا گھرانہ پہلا گھرانہ تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی، پھر میں نے یہی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا نعم البدل رسول اللہ ﷺ عطا کیے۔" [1]

3۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم مریض یا میت کے پاس حاضر ہو تو اچھے کلمات کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔" وہ بیان کرتی ہیں کہ جب سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا: "اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو یہ کلمات کہہ:

[1] صحیح مسلم: ۹۱۸۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً))

"اے اللہ! مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس کا اچھا نعم بدل عطا فرما۔" وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اچھا نعم البدل محمد ﷺ عطا کیے۔" ❶

4۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو وہ یہ کلمات کہے:

((إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا))

"بلاشبہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے ہاں اپنی مصیبت کے ثواب کا ارادہ رکھتا ہوں، مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور مجھے اس بہتر متبادل عطا کر۔"

پھر جب سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ قریب الموت ہوئے تو انھوں نے کہا: "اے اللہ! میرے گھر والوں میں مجھ سے بہترین جانشین بنا۔" پھر جب وہ فوت ہوئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ کلمات کہے:

((إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا))

"بلاشبہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے ہاں اپنی مصیبت کے ثواب کا ارادہ رکھتی ہوں، مجھے اس مصیبت کا ثواب دے۔" ❷

کسی پیارے کی وفات پر صبر کی فضیلت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"جب میں اپنے بندے کا دنیا والوں سے کوئی پیارا فوت کرتا ہوں اور وہ طلب ثواب کی

❶ صحیح مسلم:919۔ جامع ترمذی:977۔ سنن نسائی:1826۔ سنن ابن ماجہ:1447۔
❷ حسن: جامع ترمذی:3511۔ عمرو بن عاصم بن عبید اللہ الکلابی صدوق راوی ہے۔

نیت رکھتا ہے تو میرے ہاں اس کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔"[1]

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جو کہ فوت چکے تھے) کے پاس آئے جب کہ ان کی آنکھیں کھلی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا:

"جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کا تعاقب کرتی ہیں۔"

اس پر ان کے گھر والوں نے رونا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اپنے لیے اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے تمھاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔" پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ))

"اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتگان میں اس کے درجات بلند کر، اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین بن اور اے جہانوں کے پالنے والے! اسے اور ہمیں بخش دے، اس کے لیے اس کی قبر کشادہ کر دے اور اس کے لیے اس کی قبر منور کر دے۔"[2]

وضو کے بعد ہاتھ اٹھا کر میت کی بخشش کی دعا کرنا:

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو (اپنے چچا) کے بارے میں بتایا کہ وہ (مرنے سے قبل) کہتے تھے کہ نبی ﷺ سے کہنا کہ میرے لیے بخشش کی دعا کرنا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پانی منگوایا، وضو کیا پھر ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور یہ کلمات کہے:

[1] صحیح بخاري: ۶۴۲۴۔
[2] صحیح مسلم: ۹۲۰۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ))

”اے اللہ! عبید ابو عامر کی بخشش فرما۔“ پھر فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ))

”اے اللہ! اسے روز قیامت اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں سے فوقیت دے۔“

(سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کی: ”میرے لیے بھی بخشش طلب کریں۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا))

”اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے لیے اس کے گناہ معاف کر دے اور قیامت کے دن اسے معزز مقام میں داخل کر۔“[1]

نماز جنازہ کی دعائیں:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی نماز جنازہ پڑھاتے تو یوں دعا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ))

”اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو فوت کرے اسے ایمان پر موت دے۔“[2]

---

1. صحیح بخاری: ۴۳۲۳۔ صحیح مسلم: ۲۴۹۸۔
2. صحیح: مسند احمد: ۴/ ۱۷۰۔ سنن بیہقی: ۴/ ۴۱۔

2۔ سیدنا عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں دعا پڑھی اور میں نے یہ لفظ یاد رکھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ))

"اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم کر، اسے عافیت دے، اس کو معاف فرما اور اس کی مہمانی باعزت کر، اس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر دے، اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑا میل سے صاف کرتا ہے۔ اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلے بہتر بیوی عطا کر، اسے جنت میں داخل کر اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے پناہ دے۔"

حتی کہ میں نے آرزو کی کہ یہ میری میت ہوتی۔" [1]

3۔ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

"اے اللہ! فلاں شخص فلاں کا بیٹا تیرے ذمہ میں ہے اور تیری حفاظت میں ہے تو اس کو

[1] صحیح مسلم: ۹۶۳۔

قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا ہے، تو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، بیشک تو بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔“ ❶

4۔ سیدنا یزید بن عبد اللہ بن رکانہ بن المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ إِحْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ))

”اے اللہ! تیرا بندہ ہے اور تیری بندی کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے بے نیاز ہے۔ اگر یہ نیکی کرنے والا تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ کر دے اور اگر یہ برائی کرنے والا تھا تو اس سے درگزر فرما۔“ ❷

میت قبر میں اتارتے وقت کی دعا:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یہ کلمات کہو:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ))

”اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر قائم رہتے ہوئے۔“ ❸

میت دفنانے کے بعد دعا کرنا:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو کچھ دیر وہاں ٹھہرتے اور فرماتے:

---

❶ حسن: مسند احمد: ۴۹۱/۳۔ سنن أبی داؤد: ۳۲۰۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۴۹۹۔ مروان بن جناح صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

❷ حسن: مستدرك حاكم: ۳۵۱/۱۔ حسین بن زید بن علی بن حسین اور جعفر بن محمد صدوق راوی ہیں۔

❸ صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۱۰۹۔ شعبہ بن حجاج کی قتادہ سے معنعن روایت سماع پر محمول ہے۔ (الفتح المبین ص: ۴۳)۔

"اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔"❶

قبرستان کی زیارت کی دعا:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قبرستان کی زیارت کے وقت میں کون سے کلمات کہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ دعا کرو۔

((اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ))

"قبرستان والوں میں سے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو، اللہ ہم سے پہلوں اور بعد والوں پر رحم کرے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے یقیناً ملنے والے ہیں۔"❷

2۔ سیدنا بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو تعلیم دیتے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، أَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ))

"اہل قبرستان میں سے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ضرور ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔"❸

3۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ان کے ہاں باری ہوتی تو (کبھی) آپ ﷺ رات کے آخر میں بقیع قبرستان کی طرف جاتے اور یہ دعا کرتے:

---

❶ حسن: سنن أبي داود: ۳۲۲۱۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۳۷۰۔ صحیح الجامع: ۹۴۵۔ عبد اللہ بن بحیر بن ریسان اور ہانی مولی عثمان صدوق راوی ہیں۔

❷ صحیح مسلم: ۹۷۴۔ مصنف عبدالرزاق: ۶۷۲۲۔

❸ صحیح مسلم: ۹۷۵۔

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا، مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ)) [1]

"مومن لوگو تم پر سلامتی ہو، کل جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اسے تم پہنچ چکے پھر تم سبقت لے گئے ہو۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! اہل بقیع غرقد کو بخش دے۔"

4۔ سیدنا بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان کی زیارت کرتے تو یہ کلمات کہتے:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ))

"مومنوں اور مسلمانوں میں سے قبرستان والو تم پر سلامتی ہو اور ان شاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ تو ہمارے پیش رو اور ہم تمھارے پیچھے آنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت طلب کرتا ہوں۔" [2]

---

1. صحیح مسلم: ۹۷۴۔
2. حسن: سنن نسائی: ۲۰۴۱۔

آندھی اور بارش کی دُعائیں

تیز آندھی چلتے وقت کی دعا:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے راحت ہے۔ (کبھی) رحمت لے کر اور (کبھی) عذاب لے کر آتی ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے گالی مت دو، اللہ تعالیٰ سے اس کی بہتری مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔"[1] (لہذا آندھی چلے تو یہ کلمات کہے جائیں):

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا))

"اے اللہ! میں اس (ہوا) کی بہتری کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ))

"اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بہتری، جو اس کے اندر ہے اس کی بہتری کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے، جو اس کے اندر ہے اس کی برائی سے اور اس کی برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔"[2]

آندھی چلتی تو آقا علیہ السلام کیا کہتے؟

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تیز آندھی چلتی تو رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہتے:

---

[1] صحیح: مسند احمد: ۲/۲۶۸۔ سنن أبی داود: ۵۰۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۲۷۔ تخریج الکلم الطیب: ۱۵۴

[2] صحیح مسلم: ۸۹۹۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۹۴۰۔

((اَللّٰهُمَّ لَقِحًا لَا عَقِيْمًا))

”اے اللہ! اس ہوا کو درختوں کے لیے پھل آور کر دے، اسے بے فائدہ اور نقصان دینے والی نہ بنا۔“ ❶

بادل اٹھتے وقت کی دعا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کسی افق سے بادل آتا دیکھتے تو آپ ﷺ جس کام میں مشغول ہوتے اسے چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہوتے اور بادل کی طرف متوجہ ہو کر یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ))

”اے اللہ! ہم اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں، جس کے ساتھ یہ بادل بھیجا گیا ہے۔“ پھر اگر بارش ہوتی تو آپ ﷺ دو یا تین مرتبہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

”اے اللہ! نفع مند بارش برسا۔“

اور اگر اللہ تعالیٰ بادل ہٹا دیتا اور بارش نہ ہوتی تو آپ ﷺ اللہ کا شکر ادا کرتے۔“ ❷

بارش طلبی کی دعائیں:

❁ 1۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی ﷺ کے پاس (بارش طلبی کے لیے) روتے ہوئے آئے، آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ))

”اے اللہ! ہمیں ایسی بارش دے جو مدد کرنے والی، خوشگوار، شادابی والی، نفع بخش، نقصان نہ دینے والی، جلد آنے والی نہ کہ تاخیر سے آنی والی ہو۔“

---

❶ حسن: الادب المفرد: ۷۱۸۔ طبرانی کبیر: ۶۲۹۶۔ طبرانی اوسط: ۲۸۵۷۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۲۹۹۔ مستدرك حاكم: ۲۸۶/۴۔ سنن بيهقي: ۵۰۸/۳۔ صحیح ابن حبان: ۱۰۰۸۔ سلسلة الصحيحة: ۲۰۵۸۔ مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث مدنی صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: سنن ابن ماجه: ۹۸۸۳۔ یزید بن مقدام بن شریح صدوق راوی ہے۔

تو بادل ان پر سایہ فگن ہو گئے۔“ ❶

2۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک شخص منبر کی طرف سے مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے، آپ اللہ سے بارش کی دعا کریں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور ان کلمات سے دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا))

”اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں بارش عطا کر، اے اللہ ہمیں پانی پلا۔“ ❷

3۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (بارش طلبی کے وقت) یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا))

”اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر مینہ برسا۔“ ❸

4۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ بارش نہیں ہو رہی تو آپ ﷺ نے عید گاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا کہ وہ اس میں باہر آئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس روز اس وقت نکلے جب سورج کی ٹکیا نکل آئی تھی۔ آپ ﷺ منبر پر بیٹھے اور اللہ عزوجل کی تکبیر و تحمید کی، پھر فرمایا:

”تم نے شکایت کی ہے کہ تمھارے علاقے خشک ہو رہے ہیں اور بارش میں تاخیر ہو رہی ہے تو اللہ عزوجل نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اسے پکارو اور تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمھاری دعا قبول کرے گا۔“ پھر ان الفاظ سے دعا گو ہوئے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا

❶ صحيح: سنن أبي داؤد: ١١٦٩ـ مسند عبد بن حميد: ١١٢٥ـ تخريج الكلم الطيب: ١٥٢ـ
❷ صحيح بخاري: ١٠١٣ـ صحيح مسلم: ٨٩٧ـ
❸ صحيح بخاري: ١٠١٤ـ صحيح مسلم: ٨٩٧ـ

أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ))

"تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا، بہت رحم کرنے والا، نہایت مہربان اور روز جزا کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو غنی اور ہم فقیر اور محتاج ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور جو تو نازل فرمائے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک کے لیے گزران بنادے۔"

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کر لی یعنی قبلہ رخ ہو گئے اور اپنی چادر پلٹائی جب کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف منہ کیا، منبر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک بدلی نمودار کی، وہ بدلی گرجی اور چمکی، پھر وہ اللہ کے حکم سے برسی اور آپ ﷺ ابھی اپنی مسجد نہ پہنچے تھے کہ بارش کا پانی گلیوں میں بہنے لگا تھا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ نے ان (صحابہ) کا محفوظ مقامات کی طرف جلدی سے جانا دیکھا تو آپ ﷺ ہنس دیے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ))

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مکمل قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔"[1]

بارش اترتے وقت کی دعا:

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا))

---

[1] حسن: سنن أبي داؤد: 1173۔ صحیح الجامع: 1023۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کی سند جید ہے۔

"اے اللہ! نفع بخش بارش برسا۔"❶

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا))

"اے اللہ! اسے نفع بخش، خوش گوار بنا دے۔"❷

بارش برسنے کے بعد کیا کہا جائے؟

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟" لوگوں نے کہا کہ "اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔" (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اللہ فرماتا ہے:

"صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ میرے منکر ہوئے، جس نے کہا: "ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔ تو وہ میرے ساتھ ایمان لایا اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلاں جگہ پر آنے سے بارش ہوئی، وہ میرا منکر ہوا اور ستاروں پر ایمان لایا۔"❸

بارش رکوانے کی دعا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مطلع صاف کرنے کے لیے یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))

"یا اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر بارش نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑیوں پر، اندرون وادیوں میں اور درخت اگنے کے مقامات پر بارش برسا۔"❹

❶ صحيح بخاري: ۱۰۳۲۔

❷ حسن: سنن ابن ماجه: ۳۸۹۰۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۳۰۵۔ عبد الحميد بن حبيب بن ابي العشرين صدوق راوی ہے۔

❸ صحيح بخاري: ۸۴۶۔ صحيح مسلم: ۷۱۔

❹ صحيح بخاري: ۱۰۱۳۔ صحيح مسلم: ۸۹۷۔

روزہ، عیدین اور حج و عمرہ کی دُعائیں

حالت روزہ میں دعوت قبول کرنا:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اگر روزہ سے ہے تو دعا کرے اور اگر روزہ سے نہ ہو تو کھانا تناول کرے۔"[1]

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ کہے:

"میں روزہ دار ہوں۔"[2]

روزہ دار گالی کے جواب میں کیا کہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی روزہ کی حالت میں صبح کرے تو نہ وہ بے ہودہ گوئی کرے اور نہ جہالت کا ارتکاب کرے، اگر اسے کوئی آدمی گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہے:

((إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ))

"میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔"[3]

روزہ دار اور قبولیت دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی: روزہ دار کی جب تک وہ روزہ افطار نہ کرے، عادل بادشاہ

---

1. صحيح مسلم: ١٤٣١۔ سنن أبي داؤد: ٢٤٦٠۔
2. صحيح مسلم: ١١٥٠۔ سنن أبي داؤد: ٢٤٦١۔ سنن دارمي: ١٧٤٤۔
3. صحيح بخاري: ١٩٠٤، ١٨٩٤۔ صحيح مسلم: ١١٥١۔

کی دعا اور مظلوم کی بد دعا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی بد دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھاتے ہیں، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولتے ہیں اور رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا، اگرچہ کچھ وقت کے بعد۔“ [1]

لیلۃ القدر کا وظیفہ:

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! اگر میں شب قدر پاؤں تو کیا کروں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دعا کر:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ))

”اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف کر دے۔“ [2]

ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت:

- سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ان دنوں یکم تا دس ذوالحجہ کے عمل سے زیادہ کسی دن کا عمل افضل نہیں۔“ لوگوں نے پوچھا: ”اور جہاد بھی نہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال لے کر راہ جہاد میں نکلا اور واپس ساتھ کچھ بھی نہ لایا۔“ [3]

ایام تشریق اور ذکر:

- سیدنا نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔“ [4]

---

[1] حسن: صحیح ابن خزیمة: ۱۹۰۱۔ جامع ترمذي: ۳۵۹۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۵۲۔ امام ابن ماجہ نے ابو مُدِلّہ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

[2] صحیح: جامع ترمذي: ۳۵۱۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۵۰۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۸۷۲، ۸۷۳۔ سلسلة الصحیحة: ۳۳۳۷۔

[3] صحیح: صحیح بخاري: ۹۶۹۔ جامع ترمذي: ۷۵۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۲۷۔

[4] صحیح مسلم: ۱۱۴۱۔

تکبیرات کے الفاظ:

1۔ ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمیں تکبیرات کے الفاظ سکھاتے اور کہتے: ”تم اللہ کی کبریائی بیان کرو۔ (یعنی یوں کہو):

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَعْلٰى وَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ تَكْبِيْرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا))

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اے اللہ! تو برتر و بزرگ ہے اس چیز سے کہ تیری بیوی ہو یا کوئی اولاد ہو یا تیرا بادشاہت میں کوئی شریک ہو اور نہ عاجز ہو جانے کی صورت میں اس کا کوئی مددگار ہے، اللہ کی بڑائی بیان کرو، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اے اللہ! ہمیں بخش دے، اے اللہ! ہم پر رحم فرما۔“[1]

2۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان الفاظ کے ساتھ تکبیرات کہتے:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ أَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ))

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا اور بزرگ ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے۔“[2]

عید کی بارک باد:

سیدنا جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم جب عید کے دن ملتے تو ایک دوسرے کو یوں دعا دیتے:

---

[1] صحیح: مصنف عبد الرزاق: ۲۰۵۸۱۔ سنن بیہقی: ۳/۳۱۶۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس اثر کو باعتبار سند صحیح ترین قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ۲/۵۹۵)۔

[2] صحیح: مصنف ابن ابی شیبۃ: ۵۶۴۵۔ ارواء الغلیل: ۳/۱۲۵۔

((تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ))

"اللہ تعالیٰ ہم سے اور تجھ سے قبول کرے۔"❶

قربانی ذبح کرتے وقت کی دعا:

❁ 1۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور (انھیں ذبح کرتے وقت) یہ کلمات:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ))

"اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

کہے اور اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھ کر ذبح کیا۔"❷

❁ 2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مینڈھا ذبح کرتے وقت یہ کلمات کہے:

((بِاسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ))

"اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد ﷺ، آل محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ کی طرف سے (قربانی) قبول کر۔"

پھر آپ ﷺ نے مینڈھا ذبح کیا۔"❸

نوٹ: یہ دعا خاصہ رسول ہے۔ تفصیل کے لیے ہماری کتاب قربانی اور عقیقہ کے مسائل دیکھیے۔

❁ 3۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید قربان کے روز نبی ﷺ نے دو مینڈھے ذبح کیے، پھر جب انھیں لٹایا تو یہ کلمات کہے:

((إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا، وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا

---

❶ صحيح: صلاة العيدين للمحاملي: ١٢٩/٢- تمام المنة: ص/٣٥٤-
❷ صحيح بخاري: ٥٥٦٥- صحيح مسلم: ١٩٦٦-
❸ صحيح مسلم: ١٩٦٧-

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ))

"میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بایں صورت کہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ (جانور) تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے۔ محمد ﷺ اور اس کی امت کی طرف سے۔" [1]

حج کا تلبیہ:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں تلبیہ کہا کرتے تھے:

((لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ))

"میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں تمام تعریف تیرے لیے ہے اور تمام نعمتیں اور تمام بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔" [2]

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیہ میں یہ کلمات کہے:

((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ))

"حاضر ہوں، اے سچے معبود! میں حاضر ہوں۔" [3]

---

[1] حسن: صحیح ابن خزیمۃ: ۲۸۹۹۔ مستدرک حاکم: ۱/۴۶۷۔ محمد بن اسحاق صدوق راوی ہے۔
[2] صحیح بخاری: ۱۵۴۹۔ صحیح مسلم: ۲۸۱۱۔
[3] صحیح: مسند احمد: ۲/۳۴۱۔ سنن نسائی: ۲۷۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۲۰۔ صحیح ابن خزیمۃ: ۲۶۲۴۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۲۱۴۶۔

تلبیہ بلند آواز سے کہیں:

1۔ سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم دوں۔“ [1]

2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جبرائیل علیہ السلام نے مجھے باآواز بلند تلبیہ کہنے کا حکم دیا اس لیے کہ یہ حج کے شعار (امتیازی اعمال) میں سے ہے۔“ [2]

تلبیہ کی فضیلت:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو تلبیہ کہنے والا بھی تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جو بھی درخت اور پتھر ہے وہ تلبیہ پکارتے ہیں حتی کہ یہ سلسلہ دائیں بائیں جانب سے تمام زمین میں پھیل جاتا ہے۔“ [3]

حجر اسود کے قریب تکبیر:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ ﷺ جب بھی رکن کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کر کے اللہ اکبر کہتے تھے۔ [4]

وقوف عرفہ کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں وقوف کیا پھر یہ کلمات کہے:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ))

---

1. صحيح: موطا امام مالك: ٣٩٢ ـ سنن أبي داود: ١٨١٤ ـ جامع ترمذي: ٨٢٩ ـ مسند حميدي: ٨٧٦ـ
2. حسن: صحيح ابن خزيمة: ٢٦٣٠ ـ مستدرك حاكم: ١/ ٤٥٠ ـ مطلب بن عبداللہ بن مطلب بن حنطب صدوق راوی ہے۔
3. حسن: صحيح ابن خزيمة: ٢٦٣٤ أخبار مكة للفاكهي: ٨٩٥ ـ عبیدہ بن حمید کوفی صدوق راوی ہے۔
4. صحيح بخاري: ١٦٣٢ـ

"میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ اصل بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے۔" [1]

صفا اور مروہ پر وقوف کی دعا:

◈ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ صفا پر پہنچے تو فرمایا:

((إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ))

"صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔"

"میں اس سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ نے ابتدا کی ہے۔" چنانچہ آپ ﷺ نے صفا سے ابتدا کی۔ اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا، آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کی پھر فرمایا:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور حمد اسی کی لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سارے لشکروں کو تنہا شکست دے دی۔"

پھر ان کے درمیان دعا کی اور اسی طرح تین بار کہا، پھر مروہ کی طرف اترے اور وہاں بھی اسی طرح کیا۔" [2]

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے:

◈ محمد بن ثقفی رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے پوچھا کہ آپ

---

[1] حسن: صحیح ابن خزیمۃ:۲۸۳۱۔ المنتقی لابن الجارود:۴۷۰۔ مستدرک حاکم:۴۶۵/۱۔ سنن بیہقی:۵/۴۷۔ محمد بن حسن بن ہلال ابو الحسن بصری صدوق راوی ہے۔

[2] صحیح مسلم:۱۲۱۸۔ سنن نسائی:۲۹۷۵۔

اس دن نبی ﷺ کے ساتھ کیا عمل کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: "تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والے تکبیر کہتے اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔"[1]

مزدلفہ میں دعائیں:

◉ **1**۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ قصواء (اونٹنی) پر سوار ہوئے۔ جب آپ ﷺ مشعر حرام (مزدلفہ) پہنچے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں۔"

اور توحیدی کلمات کہتے رہے، پھر سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔"[2]

◉ **2**۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "دوران حج مزدلفہ میں آخری وقوف کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور تکبیر و تہلیل بکثرت کہو۔ پھر وہاں پہنچو جہاں لوگ پہنچتے ہیں اور جمرات کو کنکریاں مارنے تک یہ عمل (تکبیر و تہلیل اور ذکر الٰہی) جاری رکھو۔"[3]

رمی کے دوران تلبیہ:

◉ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا، فضل رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ﷺ جمرات کو کنکریاں مارنے تک برابر لبیک پکارتے رہے۔"[4]

جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کے پاس عمل:

◉ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جمرہ کو کنکریاں مارتے جو منیٰ کی مسجد کے نزدیک ہے تو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، یہاں آپ ﷺ بہت دیر تک کھڑے رہتے، پھر جمرہ ثانیہ (وسطیٰ) کے پاس آتے یہاں بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر

---

1. صحيح بخاري: ٩٧٠۔
2. صحيح مسلم: ١٢١٨۔
3. صحيح بخاري: ٤٥٢١۔
4. صحيح بخاري: ١٦٨٥۔

کہتے۔ پھر بائیں طرف نالے کی طرف اتر جاتے اور وہاں بھی قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ پھر جمرہ عقبہ کے پاس آتے یہاں بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اس کے بعد واپس ہو جاتے، یہاں آپ ﷺ دعا کے لیے نہیں ٹھہرتے تھے۔ [1]

رمی میں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر:

❁ عبد الرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیب میں گئے، کعبہ کی طرف منہ کیا اور جمرہ عقبہ کو اپنی دائیں طرف کیا پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہا، پھر کہا: "قسم ہے اس معبود کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں! جن پر سورۂ بقرہ اتری انھوں نے یہیں سے کنکریاں ماریں۔" [2]

[1] صحيح بخاري: ۱۷۵۳۔ صحيح ابن خزيمة: ۲۹۷۲۔
[2] صحيح بخاري: ۱۷۵۰۔ صحيح مسلم: ۱۲۹٦۔ جامع ترمذي: ۹۰۱۔

دشمن سے بچاؤ اور فتح ونصرت کی دُعائیں

دشمنوں کی گرفتاری سے بچاؤ کا وظیفہ:

- سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کی گرفتاری کے ڈر سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

﴿رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (القصص:21)

"اے میرے رب! مجھے ان ظالم لوگوں سے بچالے۔"

دشمنوں پر غلبہ کی دعا:

﴿رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾

"اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب ہی بے حد مہربان ہے جس سے ان باتوں پر مدد طلب کی جاتی ہے جو تم بیان کرتے ہو۔" (الانبیاء:112)

دشمنوں کے مقابلے کے وقت مجاہدین کی دعا:

﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ (آل عمران:173)

"ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔"

میدان جنگ میں ثابت قدمی کی دعا:

﴿رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (البقرۃ:250)

"اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور ان کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔"

دشمنوں سے برسرِ پیکار مجاہدین کی دعا:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران: 147)

"اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہماری زیادتی کو بھی (معاف فرما) اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد فرما۔"

مظلوموں کی دعا:

﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا﴾ (النسآء: 75)

"اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی دوست بنا دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مددگار بنا۔"

دشمن کے خوف کے وقت وظیفہ

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ کلمات:

((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ))

"ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔"

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہے جب انھیں آگ میں ڈالا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اس وقت کہے، جب منافقوں نے کہا:

﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾

"لوگ (کفار) تمھارے مقابلے کے لیے جمع ہو گئے ہیں پس تم ان سے ڈر جاؤ تو (اس سے مؤمنوں) کے ایمان زیادہ ہو گئے اور انھوں (صحابہ) نے کہا ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے"[1]

[1] صحيح بخاري: ٤٥٦٣۔

باطل کے قلع قمع پر دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن جب مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ ﷺ انھیں چھڑی سے، جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی، ٹھوکر مارتے اور فرماتے:

﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا، جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾

”حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بلاشبہ باطل مٹنے والا ہے، حق آ گیا اور نہ باطل کا آغاز ہو گا اور نہ دوبارہ آئے گا۔“ ❶

لشکر روانہ کرتے وقت کی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی لشکر روانہ کرتے تو یہ کلمات کہتے:

((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ))

”میں تمھارے دین، امانت اور اعمال کے اختتام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“ ❷

کفار کی شکست اور مسلمانوں کی فتح و نصرت کی دعا:

❁ 1۔ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ میں سورج ڈھلنے تک جنگ شروع نہ کی، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کی تمنا اور خواہش نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن وعافیت کی دعا کیا کرو، البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو پھر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یوں دعا کی:

---

❶ صحيح بخاري:٢٤٧٨۔ صحيح مسلم:١٧٨١۔
❷ صحيح: سنن أبي داود:٢٦٠١۔ عمل اليوم والليلة لابن السني:٥٠٤۔ الصحيحة:١٦٠٥۔

((اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، وَمُجْرِیَ السَّحَابِ، وَھَازِمَ الْأَحْزَابِ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ

"اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادل چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔"❶

❁ 2۔ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا، پھر صفا اور مروہ کی سعی کے لیے نکلے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کہیں وہ کوئی پتھر نہ پھینک دیں، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے لشکروں پر بددعا کرتے ہوئے سنا:

((اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ، إِھْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ))

"اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بہت جلد حساب لینے والے، اے اللہ! ان کے لشکروں کو شکست دے اور انھیں جھنجھوڑ کر رکھ دے۔"❷

❁ 3۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دعا) کیا کرتے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، جس نے اپنے لشکر کو غلبہ دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور کفار کے لشکروں پر اکیلا غالب آیا، اللہ کے بعد کچھ بھی نہیں۔"❸

جنگ کے دنوں میں دعائیں:

❁ 1۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے دنوں میں کسی ذکر کے ساتھ اپنے ہونٹ ہلایا کرتے تھے، اس سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں

❶ صحیح بخاري: ۲۹۵۶۔
❷ صحیح بخاري: ۲۹۳۳۔ صحیح مسلم: ۱۷۴۲۔
❸ صحیح بخاري: ۴۱۱۴۔ صحیح مسلم: ۲۷۲۴۔

کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم سے پہلے ایک نبی کو اس کی امت (کی تعداد) بھلی لگی تو اس نے کہا: کوئی بھی چیز اس امت کا قصد نہیں کرسکتی (یعنی یہ امت ناقابل تسخیر ہے)، اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ ان میں تین چیزوں میں سے ایک کا انتخاب کرلیں: یا میں ان پر کوئی غیر دشمن مسلط کروں اور وہ انھیں جڑ سے اکھاڑ پھینکے، یا بھوک یا موت مسلط کردوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"قتل اور بھوک کے مقابلہ کی تو ہم میں کوئی طاقت نہیں، البتہ موت ہمیں قبول ہے۔"

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تین دنوں میں اس امت کے ستر ہزار افراد موت سے دوچار ہوئے۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"اب میں (اپنی امت کی کثرت دیکھ کر) یہ کلمات کہتا ہوں:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ، وَبِكَ أُصَاوِلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ))

"اے اللہ! تیری توفیق ہی سے میں حیلہ کرتا ہوں، تیرے ساتھ ہی حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق ہی سے لڑائی کرتا ہوں۔"[1]

2۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین میں یوں دعا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ))

"اے اللہ! اپنی مدد نازل کر۔"[2]

3۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کفار مکہ کا دین سے اعراض دیکھا تو فرمایا:

---

[1] صحیح: مسند احمد: ١٦/٦۔
[2] صحیح مسلم: ١٧٧٦۔

((اَللّٰهُمَّ سَبْعَ كَسَبْعِ يُوسُفَ))

”اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کی قحط سالی کی طرح قحط بھیج۔“ ❶

4۔ سیدنا خُفاف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رکوع کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو فرمایا:

((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ))

”قبیلہ غفار کو اللہ بخش دے اور قبیلہ اسلم کو اللہ سلامتی عطا کرے عصیہ قبیلہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، اے اللہ! بنی لحیان پر لعنت بھیج، اے اللہ! رعل اور ذکوان پر لعنت کر۔“

پھر ’اللہ اکبر‘ کہا اور سجدہ میں چلے گئے۔“ ❷

قنوت نازلہ:

1۔ سیدنا عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قنوت نازلہ میں یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي، وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُوا رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْضَعُ لَكَ وَنَخْلَعُ مَنْ يَكْفُرُكَ))

”اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم بھاگتے ہیں اور تیز چلتے ہیں، ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو لاحق ہونے والا

---

❶ صحیح بخاري: ۱۰۰۷۔ صحیح مسلم: ۲۷۹۸۔

❷ صحیح مسلم: ۶۷۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۸۴۔ سنن بیھقی: ۲/۲۰۰۔

ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے ہی بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم بھلائی کی امید رکھتے ہوئے تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا انکار نہیں کرتے اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور جو تجھ سے کفر کرے ہم اس سے لاتعلقی کا اعلان کرتے ہیں۔“ ❶

2۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قنوت میں یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ، وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَلَكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ))

”اے اللہ! ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں، مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما، ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، ان کے درمیان اصلاح فرما، اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان اہل کتاب کافروں پر لعنت کر جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں۔ اے اللہ! ان کے درمیان اختلاف ڈال دے، ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل کر جسے تو مجرم

❶ حسن: سنن بیہقی: ۲/۲۱۱۔ مصنف عبدالرزاق: ۴۹۶۹۔ ارواء الغلیل: ۲/۱۷۱۔ عباس بن ولید بن مزید صدوق راوی ہے۔

لوگوں سے پھیرتا نہیں، اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد اور بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے، جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے لاتعلقی کا اعلان کرتے اور اسے چھوڑتے ہیں۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں، تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں، تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں تیری ہی طرف محنت کرتے اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں، ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید کرتے، بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔"[1]

نماز تراویح میں قنوت:

❁ عبد الرحمٰن بن عبد القاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی ایک رات نکلے، ان کے ساتھ عبد الرحمان بن عبد القاری رحمہ اللہ بھی نکلے، انھوں نے مسجد کا چکر لگایا، جب کہ اہل مسجد مختلف گروہوں میں متفرق تھے۔ کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی شخص نماز ادا کر رہا تھا اور اس کی اقتداء میں کئی لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "اگر ہم لوگوں کو ایک قاری کی اقتدا میں جمع کریں تو یہ بہتر ہوگا۔" پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پختہ ارادہ کر لیا اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو قیام کرائیں۔" پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے طرف آئے جب کہ وہ اپنے قاری کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے، اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یہ طریقہ اچھا ہے، لیکن جو لوگ اس نماز کے وقت سو رہے ہیں وہ اس کے قیام کرنے والوں سے افضل ہیں، ان کی مراد رات کے آخری پہر میں قیام کرنے والے تھے۔" لوگ اول رات میں قیام کرتے اور نصف رمضان میں کفار پر ان الفاظ میں لعنت کرتے:

((اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِوَعْدِكَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَأَلْقِ فِي

---

[1] حسن: سنن بیہقی: ۲/۲۱۰۔ ارواء الغلیل: ۲/۱۷۰۔ ابن جریج رحمہ اللہ کا عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ سے عنعنہ سماع پر محمول ہے۔ دیکھیے التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ص: ۱۵۲،۱۵۷؍ الفتح المبین ص: ۵۶۔

قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَأَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، إِلٰهَ الْحَقِّ))

"اے اللہ! ان کفار پر لعنت کر، جو تیرے راستے سے روکتے، تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے اور تیرے وعدے پر ایمان نہیں لاتے، ان میں پھوٹ ڈال دے، ان کے دلوں میں رعب طاری کر دے، ان پر اپنا عذاب اور سزا نازل کر۔ اے سچے معبود!"

پھر امام نبی ﷺ پر درود بھیجتا اور حسب توفیق مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتا، پھر مسلمانوں کے لیے استغفار کرتا اور جب کفار پر لعنت، نبی ﷺ پر درود اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار اور طلب رحمت کے سوال سے فارغ ہوتا تو یہ کلمات کہتا:

((اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ رَبَّنَا، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ))

"اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم بھاگتے ہیں اور تیز چلتے ہیں، ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب ان لوگوں کو لاحق ہونے والا ہے، جن کا تو دشمن ہے۔"

پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر پڑتے۔"[1]

مجاہد قیدی کی دعا:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو حارثہ (قبیلہ کے لوگ) سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر لے جانے لگے تو سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔ انھوں نے اس کی اجازت دی تو انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا:

"اللہ کی قسم! اگر تمھیں یہ خیال نہ ہونے لگتا کہ میں گھبراہٹ کی وجہ سے دیر تک نماز پڑھ

---

[1] صحیح: صحیح ابن خزیمہ: ۱۱۰۰۔

رہا ہوں تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا۔" پھر انھوں نے یہ بد دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا))

"اے اللہ! ان کی تعداد گن لے، ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ان میں ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ۔" ❶

لوگوں کے شر سے بچاؤ کا وظیفہ:

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ))

"اے اللہ! مجھے ان (دشمنوں) سے کافی ہو جا جیسے تو چاہے۔" ❷

جنگ ختم ہونے پر شکرانے کے نوافل اور دعا:

❁ سیدنا رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن جب مشرکین مکہ کی طرف لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صفیں برابر کریں کہ میں اپنے رب کی ثنا کروں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے صف آراء ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالْأَمْنَ يَوْمَ الْحَرْبِ، اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوْءِ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ،

---

❶ صحیح بخاري: ۳۹۸۹۔

❷ صحیح مسلم: ۳۰۰۵۔ صحیح ابن حبان: ۸۷۳۔

اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ، وَأَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ، وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ، إِلٰهَ الْحَقِّ))

"اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، اے اللہ! جس چیز میں تو کشادگی دے اس میں کوئی تنگی کرنے والا نہیں، جس میں تو دوری ڈال دے اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں، جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں، جسے تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اے اللہ! ہم پر اپنی برکات، اپنی رحمت، رزق اور فضل عام کر دے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسی دائمی نعمت کا سوال کرتا ہوں، جو نہ تبدیل ہو اور نہ زائل، اے اللہ! میں تنگی کے دن نعمت اور جنگ کے دن امن کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! برائی میں جو تو نے ہمیں دیا ہے اور شر میں سے جو تو نے ہم سے روکا ہے، پناہ مانگنے والا ہوں۔ اے اللہ! ایمان ہمیں محبوب بنا دے اور اسے ہمارے دلوں میں آراستہ کر، کفر، گناہ اور نافرمانی ہمارے لیے قابل نفرت بنا اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں سے کر دے۔ اے اللہ! اسلام کی حالت میں ہمیں فوت کر، حالت اسلام میں زندہ رکھ اور صالحین میں شامل کر لے، اس حال میں کہ نہ ذلیل ہوں اور نہ فتنہ میں مبتلا کیے ہوئے، اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک کر دے، جو تیرے راستے سے روکتے اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان پر اپنا عذاب نازل کر۔ اے اللہ، سچے معبود! اہل کتاب کے کفار کو تباہ وبرباد کر دے۔"[1]

[1] حسن: الأدب المفرد: ٦٩٩۔ مسند بزار: ٣٧٢٤۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٦٠٩۔ الدعاء للطبراني: ١٠٧٥۔ عبد الواحد بن ایمن صدوق راوی ہے۔

جنگ میں رجزیہ اشعار:

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خندق کے دن دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ کلمات کہہ رہے تھے:

((وَ اللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَ ثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، وَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا))

"اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو نہ ہم ہدایت پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نماز پڑھتے۔ پس ہم پر سکینت نازل کر اگر ہم (دشمن سے) ٹکرائیں تو ہمارے قدم ثابت رکھ اور مشرکین نے ہم پر یورش کی ہے، جب وہ فتنہ کا ارادہ کریں گے تو (ان کی بغاوت) کا انکار کریں گے۔"[1]

[1] صحیح بخاري: ۶۲۲۰۔

دکھوں کا مداوا

پیچیدہ بیماری میں مبتلا شخص کی دعا:

- سیدنا ایوب علیہ السلام نے شدید بیماری کی حالت میں ان کلمات سے دعا کی:

﴿أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ (الانبیاء:83)

"بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

مشکلات میں مبتلا شخص کی دعا:

- سیدنا یونس علیہ السلام نے سمندر میں مچھلی کے پیٹ میں اپنے رب کو ان کلمات سے پکارا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (الانبیاء:87)

"تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ظلم کرنے والوں سے تھا۔"

مشکلات میں گھرے لوگوں کا وظیفہ:

- اصحاب کہف نے غار میں پناہ لیتے وقت یہ دعا کی:

﴿رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا﴾ (الکہف:10)

"اے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے کوئی رحمت عطا کر اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں کوئی رہنمائی مہیا کر۔"

اللہ کے خزانوں کی وسعت:

- سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور بعد والے، تمھارے انسان اور جن ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کے

سوال کو پورا کردوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی کمی ہوتی ہے جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے (سمندر میں) ہوتی ہے۔" ❶

غم اور پریشانی کا وظیفہ:

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ (التوبة:126)

"مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔"

بے قراری اور پریشانی کے وقت کی دعائیں:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت عظمت والا نہایت بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں جو عرش کریم کا رب ہے۔" ❷

2۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جب کوئی انتہائی مشکل پیش آتی تو آپ ﷺ یہ کلمات کہتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ

---

❶ صحیح مسلم: ۲۵۷۷۔ طبرانی فی الدعا: ۱۲،۱۱۔

❷ صحیح بخاري: ۶۳۴۶۔ صحیح مسلم: ۲۷۳۰۔

الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت عظمت والا نہایت بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں جو عرش کریم کا رب ہے۔''[1]

3۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ جب مجھے کوئی مشکل لاحق ہو تو میں یہ کلمات کہوں:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ وَتَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت بردبار نہایت محترم ہے۔ اللہ پاک ہے اور اللہ بہت بابرکت ہے، جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''[2]

4۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو پریشان حال بھی اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور کر دے گا۔'' وہ کلمہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دعا ہے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ))

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے۔ بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔''[3]

5۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمے سکھائے، جنھیں

---

1. صحیح مسلم: ۲۷۳۰۔
2. صحیح: مسند احمد: ۹۱/۱۔ سلسلة الصحيحة: ۲۰۴۵۔
3. مسند أبي يعلى: ۷۷۲۔ مسند احمد: ۱۷۰/۱۔ جامع ترمذی: ۳۵۰۵۔ یونس بن ابی اسحاق صدوق راوی ہے۔

میں سختی کے وقت کہتی ہوں:

((اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

"اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔"❶

قرض سے نجات کی دعا:

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب (وہ غلام جس نے آزادی پانے کے لیے اپنے مالک سے معاہدہ کر رکھا ہو) حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں (معاہدے کے مطابق اپنی آزادی کے لیے) رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں، میری مدد فرمایے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا میں تمھیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی، اگر پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ وہ قرض اتار دے گا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ))

"اے اللہ! رزق حرام کے بجائے اپنے رزق حلال سے مجھے کافی ہو جا اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔"❷

مشکلات کے حل کا وظیفہ:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا))

"اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے اور تو جب چاہتا ہے مشکل کو

---

❶ صحیح: سنن أبي داؤد: ١٥٢٥ - سنن ابن ماجه: ٣٨٨٢ - تخريج الكلم الطيب: ١٢٢ - ابو طعمہ ہلال مولی عمر بن عبد العزیز ثقہ راوی ہے۔ (تهذيب التهذيب: ٢٠٥/٧، ٢٠٤. الكاشف للذهبي)۔

❷ حسن: مسند احمد: ١٥٣/١ - جامع ترمذي: ٣٥٦٣ - مستدرك حاكم: ٥٣٨/١ - عبد الرحمٰن بن اسحاق بن عبد اللہ بن حارث بن کنانہ عامری صدوق راوی ہے۔

آسان کر دیتا ہے۔"[1]

ایک عظیم ورد:

- سیدنا ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یاذ الجلال کا ورد جاری رکھو۔"[2]

ظلم و تشدد پر داعی کی دعا:

- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کا قصہ بیان کر رہے تھے۔ ان کی قوم نے انھیں مارا، انھیں خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور کہتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ))

"اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، کیونکہ وہ جانتے نہیں۔"[3]

---

[1] حسن: صحیح ابن حبان: ۹۷۴۔ الأحادیث المختارة للضیاء المقدسی: ۱۲۸۳، ۱۲۸۴۔ ابو نعیم فی أخبار أصبهان: ۳۰۵/۲۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۳۵۰۔ سلسلة الصحیحة: ۲۸۸۶۔ محمد بن ہارون بن مجد رصدوق راوی ہے۔

[2] صحیح: مسند احمد: ۱۷۷/۴۔ مستدرک حاکم: ۴۲۸/۱۔ الدعاء للطبرانی: ۹۷، طبرانی کبیر: ۴۵۹۴۔

[3] صحیح بخاري: ۳۴۷۷۔ صحیح مسلم: ۱۷۹۲۔

جامع دُعائیں

سلف صالحین کے لیے دعا:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر:10)

"اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

دین پر قائم لوگوں کا وظیفہ:

❁ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے امتیوں نے توحید پر ثابت رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استقامت دین کی یوں دعا کی:

﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الممتحنہ:5,4)

"اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں ان لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا جنھوں نے کفر کیا اور ہمیں بخش دے۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔"

نوح علیہ السلام کی دعا:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا﴾ (نوح:28)

”اے میرے رب! بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن بن کر میرے گھر میں آ جائے اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو اور ظالموں کو ہلاکت کے علاوہ کسی چیز میں نہ بڑھا۔“

اہل خانہ اور ذاتی اصلاح کی دعا:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ (الفرقان:74)

”اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور اولادوں میں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔“

چالیس سالہ شخص کی دعا:

﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الأحقاف:15)

”اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی پیدا فرما دے، بے شک میں نے تیری طرف توبہ کی اور بے شک میں حکم ماننے والوں سے ہوں۔“

اصلاح احوال کی شاندار دعا:

- سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کلمات سے دعا کی:

﴿رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ﴾

"اے میرے رب! مجھے حکم (قوت فیصلہ) عطا کرے اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا۔ اور پیچھے آنے والوں میں میرے لیے سچی ناموری رکھ۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں سے بنا۔" (الشعراء:83-84-85)

شکر اور نیک اعمال کی توفیق دعا:

❁ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنے اوپر انعامات الٰہیہ کی قدر کرتے ہوئے یوں دعا کی:

﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ﴾ (النمل:19)

"اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔"

اہل ایمان کا بنیادی وظیفہ:

❁ مؤمنوں کا یہ وظیفہ روز قیامت ان کی کامیابی کا ضامن ہوگا:

﴿رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، سو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔" (المؤمنون:109)

بخشش ورحمت کی دعا:

﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾ (المؤمنون:118)

"اے میرے رب! (مجھے) بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

صالح اولاد کی دعا:

1۔ سیدنا زکریا علیہ السلام نے ان کلمات سے حصول اولاد کی دعا کی:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾

"اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کو بہت سننے والا ہے۔" (آل عمران:38)

﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ﴾ (الانبیاء:89)

"اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔"

2۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حصول اولاد کے لیے یوں دعا کی:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (الصافات:100)

"اے میرے رب مجھے (لڑکا) عطا کر جو نیکوں سے ہو۔"

علم میں اضافہ کی دعا:

﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طٰہٰ:114)

"اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر۔"

اولاد کو نمازی بنانے اور والدین کی بخشش کا وظیفہ:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾

"اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب! میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو، جس دن حساب قائم ہو۔" (ابراھیم:40-41)

والدین کے لیے دعائے رحمت:

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (بنی اسرائیل:24)

"اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔"

برکت کے حصول کی دعا:

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

"اے میرے رب! داخل کر مجھے سچا داخل کرنا اور نکال مجھے سچا نکالنا اور بنا میرے لیے اپنی طرف سے ایسا غلبہ جو مددگار ہو۔"

اہل ایمان کا وظیفہ:

﴿رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ﴾

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔" (المؤمنون:109)

اسلام کے حامیوں کی دعا:

﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ﴾

"اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل کیا اور رسول کے پیروکار بن گئے، سو تو ہمیں شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔" (آل عمران:53)

گناہوں کے مؤاخذے کی معافی اور نصرت کی جامع دعا:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ:286)

"اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے

رب !اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کرے، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری فرما۔"

دلوں کی ثابت قدمی کی دعا:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾(آل عمران:8)

"اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی ہے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بے حد عطا کرنے والا ہے۔"

داعی کی دعا:

- جب موسیٰ علیہ السلام فرعون کو دعوت دینے کے لیے روانہ ہونے لگے تو ان الفاظ میں دعا کی:

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝﴾(طٰہٰ:25-28)

"اے میرے رب! میرے لیے میرا سینا کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔ اور میری زبان کی کچھ گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں۔"

ظالم کے ظلم وتشدد کے وقت مظلوم کی دعا:

﴿رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ﴾(الاعراف:126)

"اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اس حال میں فوت کر کہ فرماں بردار ہوں۔"

دنیا و آخرت کی بھلائی اور عذاب جہنم سے بچاؤ کی دعا:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ

النَّارِ﴾

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''﴾(البقرۃ:201)

ایمان کی افضل شاخ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایمان کی ستر یا ساٹھ سے زائد شاخیں ہیں، ان میں سے افضل شاخ لا الٰہ الا اللہ اور ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی شاخ ہے۔''[1]

بھرپور دعا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم خوب کوشش سے دعا کرنا پسند کرتے ہو؟ تم یہ کلمات کہو:

اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ، وَذِكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

''اے اللہ! اپنے شکر، اپنے ذکر اور اپنے عمدہ عبادت کرنے پر ہماری مدد فرما۔''[2]

طبیعت کے بوجھل ہونے پر:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''طبیعت کے بوجھل پن پر کوئی خَبُثَتْ نَفْسِيْ (میرا دل بوجھل ہے) نہ کہے، بلکہ وہ کہے: لَقِسَتْ نَفْسِيْ (میری طبیعت ست ہے) کہے۔''[3]

محبت کا اظہار کرنے والے کے لیے دعا:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی گزرا، حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے اس شخص سے محبت ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم:٣٥۔ جامع ترمذي:٢٦١٤۔ سنن ابن ماجه:٥٧۔

[2] صحیح: مسند احمد:٢٩٩/٢۔ حلیة الأولیاء لأبی نعیم:٢٢٣/٩۔ سلسلة الصحیحة:٨٤٤۔

[3] صحیح مسلم:٢٢٥٠۔ سنن أبي داؤد:٤٩٧٨۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اسے بتایا ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اٹھو اور اس کو بتاؤ۔“ اس شخص نے کھڑے ہو کر کہا: ”اے فلاں! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔“ اس نے جواب میں کہا:

((أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ))

”وہ تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی ہے۔“ [1]

جو شخص تمھیں اپنا مال پیش کرے:

◉ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجر لوگ مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ”میں انصار میں سب سے زیادہ دولت مند ہوں، آپ میرا آدھا مال لے لیں اور میری دو بیویاں ہیں، آپ انھیں دیکھ لیں جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتائیں میں اسے طلاق دے دوں گا۔ عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں۔“ اس پر عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ))

”اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور مال میں برکت فرمائے۔“ [2]

عزم کے اظہار کے وقت ان شاء اللہ کہنا:

◉ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سلیمان بن داوٗد علیہ السلام نے فرمایا کہ ”آج رات میں اپنی سو بیویوں سے مباشرت کروں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک لڑکا جنے گی تو یہ لڑکے گھڑ سوار ہوں گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔“ فرشتے نے ان سے کہا کہ ”ان شاء اللہ کہہ لیجیے۔“ لیکن انھوں نے (یہ کلمات) نہیں کہے اور بھول گئے، چنانچہ آپ علیہ السلام تمام بیویوں کے پاس

---

[1] حسن: مسند احمد: ۳/۱۵۰، ۱۴۔ سنن أبي داود: ۵۱۲۵۔ سلسلة الصحیحة: ۴۱۸۔ مبارک بن فضالہ صدوق راوی ہے۔

[2] صحیح بخاري: ۵۱۶۷۔

گئے لیکن ایک بیوی کے سوا کسی کے یہاں بچہ پیدا نہ ہوا اور اس کے ہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ تھی۔"❶

مرغ اور گدھے کی آواز سن کر کیا کہیں؟

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔" (یعنی یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو (یعنی یہ کہو:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ))

"میں اللہ سے شیطان مردود کی پناہ طلب کرتا ہوں۔"

کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔"❷

گدھے اور کتے کی آواز سن کر کیا کہیں؟

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم رات کے وقت کتے کے بھونکنے اور گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ (رات کے وقت کتے اور گدھے) وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔"❸

جسے گالی یا تکلیف دی ہو اس کے لیے دعا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحيح بخاري: ٥٢٤٢۔ صحيح مسلم: ١٦٥٤۔
❷ صحيح بخاري: ٣٣٠٣۔ صحيح مسلم: ٢٧٢٩۔ سنن أبي داؤد: ٥١٠٢۔
❸ حسن: مسند أبي يعلي: ٢٣٢٧۔ محمد بن اسحاق صدوق راوی ہے اور اس روایت میں سماع کی صراحت ہے۔

((اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّمَا الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ، شَتَمْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''اے اللہ! میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں، جس کے تو بالکل خلاف نہ کرے گا۔ چنانچہ میں انسان ہوں، سو مومنوں میں سے جس مومن کو میں نے تکلیف دی ہو، گالی دی ہو، لعنت کی ہو یا مارا ہو تو اس کے لیے (اس زیادتی کو) رحمت، پاکی اور قربت کا سبب بنا دے کہ تو اس کے سبب اسے روز قیامت اپنے قریب کر لے۔'' [1]

کسی مسلمان کی ضرور ہی تعریف کرنی ہو تو:

سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ (آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا)۔'' پھر فرمایا:

''کسی کے لیے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ضروری ہو جائے تو یوں کہے:

((أَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا))

''میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں جب کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ میں اسے ایسا ایسا سمجھتا ہوں۔''

اگر اس کا حال جانتا ہو (تو یہ کلمات کہے اور حالات سے عدم واقفیت پر خاموش رہے)۔'' [2]

---

[1] صحیح بخاري: ٦٣٦١۔ صحیح مسلم: ٢٦٠١۔

[2] صحیح بخاري: ٢٦٦٢۔ صحیح مسلم: ٣٠٠٠۔

اپنی تعریف سنے تو:

۞ عدی بن ارطاۃ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص (جس کی کوئی اس کے سامنے تعریف کرتا تو وہ اس کے جواب میں) اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے یوں کہتا:

((اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْلِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ))

"اے اللہ! لوگ جو کہتے ہیں، اس کا مجھ سے مؤاخذہ نہ کرنا اور جو لوگ نہیں جانتے اس کی مجھے معافی عطا کر۔" [1]

مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھے تو:

۞ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ اس پر انھوں نے کہا:

((أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ))

"اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کو (ایسے ہی) ہنساتا رہے۔" [2]

تعجب کے وقت مسنون کلمات:

۞ **1**۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات کسی راستے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا اور میں پیچھے رہ کر کھسک گیا اور غسل کر کے واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "ابوہریرہ! کہاں چلے گئے تھے؟" میں نے جواب دیا کہ "میں حالت جنابت میں تھا اس لیے میں نے بغیر غسل بیٹھنا برا جانا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ))

"اللہ پاک ہے۔"

---

[1] حسن: مصنف ابن أبي شيبة: ٣٥٧٠٣۔ الأدب المفرد ٧٣٠۔ صحيح الأدب المفرد: ٦١٧۔ عدی بن ارطاۃ صدوق راوی ہیں، امام نسائی نے اور ابن ابی حاتم نے انھیں حسن الحدیث قرار دیا ہے۔

[2] صحيح بخاري: ٦٠٨٥۔ صحيح مسلم: ٢٣٩٦۔ سنن أبي داؤد: ٥٢٣٤۔

مؤمن ہرگز نجس نہیں ہوتا۔"❶

❁ 2۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مشہور ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے تو پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے آپ ﷺ سے دریافت کیا: "کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

"نہیں (یہ افواہ غلط ہے) تب میں نے (تعجب سے) اللہ اکبر کہا۔"❷

گھبراہٹ کے وقت کی دعا:

❁ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن گھبرائے ہوئے نکلے جب کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور فرمایا:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

"عرب کے لیے اس فتنے سے ہلاکت ہے جو آج قریب آچکا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔ آپ ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنایا۔"

(زینب رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: "کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب برائی زیادہ ہو گی۔"❸

قرض ادا کرتے وقت کی دعا:

❁ سیدنا عبد اللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی ﷺ نے ان سے تیس یا چالیس ہزار قرض لیا، پھر جب آپ ﷺ (واپس) آئے تو آپ ﷺ نے وہ قرض انھیں ادا کیا اور انھیں یہ دعا دی:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَ

---

❶ صحيح بخاري: ٢٨٥۔ صحيح مسلم: ٣٧١۔
❷ صحيح بخاري: ٨٩۔
❸ صحيح بخاري: ٣٣٤٦۔ صحيح مسلم: ٢٨٨٠۔

الْحَمْدُ))

''اللہ تیرے اہل و مال میں برکت دے، قرضہ کا بدلہ ادائیگی اور تعریف ہی ہے۔'' ❶

قرض دار قرضہ ملنے پر کیا کہے؟

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا، وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا کہ اسے اونٹ ادا کر دو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہیں ملا، البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہی انھیں دے دو۔'' اس پر اس شخص نے کہا:

((أَوْفَيْتَنِيْ أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ))

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پورا پورا دیا۔ اللہ آپ کو اس کا بدلہ دے۔''

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو پورا قرض ادا کرتے ہیں۔'' ❷

صدقہ وزکاۃ ادا کرنے والے کے لیے دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِيْ أَوْفَى))

''اے اللہ! ابو اوفی رضی اللہ عنہ کی اولاد پر مہربانی فرما۔'' ❸

بابرکت مال و دولت کی دعا دینا:

❁ 1۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح: مسند احمد: ۳۶/۴۔ سنن نسائی: ۴۶۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۲۴۲۴۔ عمل الیوم واللیلة لابن السني: ۲۷۶۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۳۷۲۔ صحیح الترغیب: ۱۷۵۷۔

❷ صحیح بخاري: ۲۳۰۵۔

❸ صحیح بخاري: ۱۴۹۷۔ صحیح مسلم: ۱۰۷۸۔

”گھی اس کے مشکیزے میں اور کھجور اس کے برتن میں واپس رکھ دو، کیونکہ میں روزہ دار ہوں“ پھر آپ ﷺ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے اور نفل نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ نے سیدہ اُم سُلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے اہل خانہ کے لیے دعا کی۔ سیدہ اُم سُلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ”یارسول اللہ! میرے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے پوچھا: ”وہ کیا؟“ انھوں نے عرض کی: ”آپ ﷺ کا خادم انس۔“ (اس کے لیے خصوصی دعا کریں)۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی مگر اس کی میرے لیے دعا کی۔ آپ ﷺ نے یہ دعائیہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ))

”اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا کر اور اس میں اس کے لیے برکت ڈال۔“ [1]

2۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ اُم سُلَیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ”یارسول اللہ! اپنے خادم انس رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ سے دعا کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ))

”اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کر دے اور جو تو اسے عطا کرے اس کے لیے اس میں برکت فرما۔“ [2]

جنت الفردوس کا سوال کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”جنت کے سو درجات ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے تیار کیا ہے، ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے، اسی سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ جب بھی تم اللہ سے سوال کرو تو (جنت) الفردوس کا سوال

---

1. صحیح بخاري: ۱۹۸۲۔
2. صحیح بخاري: ۶۳۷۸۔ صحیح مسلم: ۲۴۸۰۔

کرو۔"❶

نیکی کا حریص غلطی کرے تو:

❁ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (نماز میں شامل ہونے کے لیے) صف میں ملے بغیر ہی رکوع کر لیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

((زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا))

"اللہ تمھاری حرص میں اضافہ کرے۔" دوبارہ ایسا نہ کرنا۔"❷

اخلاق سنوارنے کی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ))

"اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا بنا دے۔"❸

گناہوں کی بخشش اور ہدایت طلبی کی دعا:

❁ سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اور ایک قریشی عورت بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کلمات کہتے سنا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ))

"اے اللہ! میرے گناہ اور خطائیں اور قصداً کیے گناہ معاف فرما دے"

اور دوسرے راوی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کلمات سنے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَهْدِيْكَ لِأَرْشَدِ أُمُوْرِيْ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

❶ صحيح بخاري: ۲۷۹۰۔
❷ صحيح بخاري: ۷۸۳۔ سنن أبي داود: ۶۸۴۔
❸ صحيح: مسند أبي يعلي: ۵۰۷۵۔ مسند احمد: ۴۰۳/۱۔ عوسجہ بن رماح کو یحییٰ بن معین نے الجرح والتعدیل میں ثقہ قرار دیا ہے۔

نَفْسِيْ))

”اے اللہ! میں اپنے معاملات میں عمدہ ترین معاملات کی طرف رہنمائی کا مطالبہ کرتا ہوں اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ ❶

تعریف الٰہی سے معمور کلمات:

◈ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص یہ کلمات کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ))

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اس کے برابر جو اس نے پیدا کیا، سب تعریف اللہ کے لیے ہے آسمانوں و زمین میں جو کچھ ہے ان کے برابر، سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو اس کی کتاب نے شمار کیا اس کے مطابق، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اس کی کتاب کے شمار کرنے کے حساب سے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہر چیز کی گنتی کے برابر، سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہر چیز کے بھراوے کے برابر۔“

تو اسے عظیم جان۔“ ❷

حصول رحمت کی دعا:

◈ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے:

---

❶ صحیح. صحیح ابن حبان: ۹۰۱۔

❷ صحیح. مسند أحمد: ۲۴۹/۵۔ صحیح الجامع: ۲۶۱۶۔ سالم بن ابی الجعد تدلیس سے بری اور ابو حاتم رازی نے ان کے ابو امامہ سے سماع کو درست قرار دیا ہے۔

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا یَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک اس کا تو ہی مالک ہے۔''❶

حصول خیر کی جامع دعا:

❁ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ، وَخَیْرَ الثَّوَابِ، وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ، وَحَقِّقْ إِیْمَانِیْ، وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ، وَاغْفِرْ خَطِیْئَاتِیْ، وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰھُمَّ أَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ، وَتُحْصِنَ فَرْجِیْ، وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ، وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ فِیْ سَمْعِیْ، وَفِیْ بَصَرِیْ، وَفِیْ رُوْحِیْ، وَفِیْ خَلْقِیْ، وَفِیْ خُلُقِیْ، وَفِیْ أَهْلِیْ، وَفِیْ مَحْیَایَ، وَفِیْ عَمَلِیْ، وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ، وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ))

''اے اللہ! میں تجھ سے بہتر سوال، بہتر دعا، بہتر کامیابی اور عمدہ ثواب کا مطالبہ کرتا ہوں۔ مجھے ثابت قدم رکھ اور میرے اعمال کے وزن بھاری کر دے۔ میرا ایمان مضبوط کر، میرے درجات بلند کر، میری نماز قبول کر اور میری خطائیں معاف فرما، میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ

❶ صحیح: طبرانی کبیر: ۱۰۳۷۹۔ سلسلة الصحیحة: ۱۵۴۳۔

درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے خیر کی شروعات اور خیر کی انتہا کا، جوامع خیر اور اول و آخر خیر اور ظاہر و باطن خیر کی درخواست کرتا ہوں اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند کرے، میرے گناہ مٹا دے، میرا دل پاک کر دے، میری شرمگاہ محفوظ بنا دے اور میرے گناہ معاف کر دے اور میں تجھ سے بلند ترین درجات طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ تو میرے کان، میری آنکھ، میری روح، میری پیدائش، میری عادات، میری زندگی اور میرے عمل کو مبارک بنا دے، میری نیکیاں قبول کر اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔"❶

اصلاح احوال کی دعا:

◈ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہتے:

((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِيَ الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ))

"اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما جو میری آخرت کے معاملہ کا محافظ ہے، میری دنیا سنوار دے جس میں میری معیشت ہے، میری آخرت سنوار دے جس میں میرا لوٹنا ہے، میری زندگی کو ہر بہتری میں میرے لیے اضافے کا سبب بنا دے اور میری موت کو ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے۔"❷

توحید و رسالت کے اقراری کے لیے دعا:

◈ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ حسن: مستدرک حاکم: ۷/۲۰۲۔ طبرانی کبیر: ۷۱۷، طبرانی اوسط: ۲۲۱۸۔ عبد العزیز بن ابی حازم اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

❷ صحیح مسلم: ۲۷۲۰۔

((اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ وَشَهِدَ أَنِّيْ رَسُوْلُكَ فَأَحْبِبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَ سَهِّلْ إِلَيْهِ قَضَاءَكَ، وَأَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَ لَمْ يَشْهَدْ أَنِّيْ رَسُوْلُكَ فَلَا تُحْبِبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَ كَثِّرْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا))

"اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو اسے اپنی ملاقات محبوب بنادے، اس کے لیے اپنا فیصلہ آسان کر دے اور اس کے لیے دنیا کم کر دے اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے، اس بات کو گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو اسے اپنی ملاقات محبوب نہ بنا۔ اس کے لیے اپنا فیصلہ آسان نہ کر اور اس کے لیے دنیا میں اضافہ کر دے۔"[1]

نوٹ: یہ دعا نبی ﷺ کے لیے خاص ہے۔

عصمت کے تحفظ کی دعا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا، اس ظالم نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو اس کے پاس بھیجیں۔ آپ علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا وہ ظالم ان کے پاس آیا تو وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں۔ انھوں نے دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ))

"اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو مجھ پر کافر مسلط نہ کرنا۔"

پھر اس (بادشاہ) کا دم گھٹنے لگا اور زمین پر پاؤں مارنے لگا۔"[2]

[1] صحیح: صحیح ابن حبان: ۲۴۷۵۔ الزھد لاحمد: ۲۱۱۔ سلسلة الصحيحة: ۱۳۳۸۔
[2] صحیح بخاري: ۲۹۵۰۔

کانوں اور آنکھوں کی عافیت کی دعا:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ، وَبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلَى مَنْ ظَلَمَنِيْ، وَأَرِنِيْ فِيْهِ ثَأْرِيْ))

"اے اللہ! میرے کان اور آنکھوں سے مجھے فائدہ دے اور انھیں میرا وارث بنا، جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے خلاف میری مدد کر اور اس میں مجھے میرا انتقام دکھا۔"❶

مختلف نیکیوں کی جامع دعا:

❁ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ مانگو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں عرض کی:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ إِلَى حُبِّكَ))

"اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال انجام دینے، برائیاں ترک کرنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے اور جب تو کسی قوم میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے آزمائے بغیر فوت کرنا، میں تجھ سے تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرے اور ایسے عمل سے محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک یہ کلمات حق ہیں، سو انھیں سیکھو اور سکھاؤ۔"❷

دلوں کی ثابت قدمی کی دعا:

❶ حسن: الأدب المفرد: ۶۵۰۔ سلسلة الصحيحة: ۳۱۷۰۔ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی صدوق راوی ہے۔

❷ صحیح: مسند احمد: ۵/۲۴۳۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"انسانوں کے دل ایک ہی دل کی طرح رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ انھیں جیسے چاہتا ہے پھیرتا ہے۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ))

"اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔" ❶

گمراہی سے بچنے کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِيْ، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ))

"اے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسا کیا، تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری مدد سے ہی (دشمنوں سے) لڑا۔ اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، کہ تو مجھے گمراہ کرے، تو ایسا زندہ رہنے والا ہے جسے موت نہیں اور جن وانس فنا ہو جائیں گے۔" ❷

گناہوں کی مغفرت کی جامع دعا:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَ جَهْلِيْ وَ إِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ، وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَ هَزْلِيْ وَ خَطَئِيْ وَ عَمْدِيْ وَ كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَ

❶ صحیح مسلم: ۲۶۵۴۔ صحیح ابن حبان: ۹۰۲۔
❷ صحیح مسلم: ۲۷۱۷۔

مَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

"اے اللہ! میری خطائیں، میری جہالت، میرا اپنے معاملے سے حد سے بڑھنا اور میرے وہ گناہ معاف کر دے جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میرے سنجیدہ، مذاق میں کیے، غلطی اور جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہ معاف فرما جب کہ میں یہ ہمہ قسم کے گناہوں کا سزاوار ہوں۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے پہلے کیے اور جو پیچھے کیے، جو خفیہ و علانیہ کیے اور وہ گناہ معاف کر دے جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر پورا قادر ہے۔"[1]

نصرت اور توفیق الٰہی کے حصول کی دعا:

- سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

((رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرْ هُدَايَ إِلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ رَاهِبًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا - أَوْ مُنِيْبًا - رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ))

"اے میرے پروردگار! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، میری نصرت فرما میرے خلاف کسی کی نصرت نہ کر، میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے، جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا،

[1] صحيح بخاري: ٦٣٩٨۔ صحيح مسلم: ٢٧١٩۔

اپنا فرماں بردار اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول کر، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول کر، میری دلیل ثابت کر، میری زبان درست کر دے، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے دل کی میل سلب کر لے۔"❶

تقویٰ و پاک دامنی کی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى))

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکیزگی اور تونگری مانگتا ہوں۔"❷

راہ ہدایت پر قائم رہنے کی دعا:

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کلمات کہہ:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ))

"اے اللہ! مجھ کو ہدایت دے اور مجھے سیدھا رکھ۔"

اور یہ دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور سیدھا رکھنے سے تیر کی طرح سیدھا رکھنے کا دھیان کرے۔❸

اسلام پر قائم رہنے کی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعائیہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

---

❶ صحیح: صحیح ابن حبان: ۹۴۸۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۶۰۷، ۶۰۸۔ الأدب المفرد: ۶۶۵۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۷۔ صحیح الجامع: ۳۴۸۵۔

❷ صحیح مسلم: ۲۷۲۱۔ جامع ترمذي: ۳۴۸۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۳۲۔

❸ صحیح مسلم: ۲۷۲۵۔ سنن أبي داؤد: ۴۲۲۱۔

خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ))

”اے اللہ! کھڑے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت کر، بیٹھے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت کر اور لیٹے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت کر، میرے دشمن اور حاسد کو میرے بارے میں خوش نہ کر، اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں، جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں ہر اس برائی کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔“ ❶

نفع مند علم کا سوال کرنا:

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ))

”اے اللہ! میں تجھ سے مفید علم کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جو فائدہ نہ دے۔“ ❷

اے اللہ! علم نفع مند بنا دے:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهِ))

”اے اللہ! مجھے اس چیز کے ساتھ نفع دے جو تو نے مجھے سکھائی ہے، مجھے وہ چیز سکھا جو مجھے نفع دے اور مجھے وہ علم عطا کر، جس کے ساتھ تو مجھے فائدہ دے۔“ ❸

---

❶ حسن: مستدرك حاكم: ۱/۵۲۵۔ سلسلة الصحيحة: ۱۵۴۰۔ سعید بن ابی ہلال صدوق راوی ہے۔
❷ حسن: السنن الكبري للنسائي: ۷۸۱۸۔ اسامہ بن زید لیثی صدوق راوی ہے۔
❸ حسن: السنن الكبري للنسائي: ۷۸۱۹۔ الدعاء للطبراني: ۱۴۰۵۔ مستدرك حاكم: ۱/۵۱۰۔ الدعوات الكبير: ۲۴۱۔ سلسلة الصحيحة: ۳۱۵۱۔ اسامہ بن زید لیثی اور سلیمان بن موسیٰ دمشقی صدوق راوی ہیں۔

مقبول دعائیں

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ کلمات:

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے محبوب کلام کی خبر نہ دوں؟" میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات کی خبر دیجیے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کلام یہ ہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

"پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ۔" [1]

سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت کا بیان:

❁ 1۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور اپنے بندوں کے لیے منتخب کیا ہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

"پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔" [2]

❁ 2۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی عیادت کی یا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری کی تو انھوں نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول! میرے ماں والد آپ ﷺ پر قربان ہوں! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب کلام کون سا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب کیا ہے۔"

---

[1] صحیح مسلم: ۲۷۳۱۔
[2] صحیح مسلم: ۲۷۳۱۔

((سُبْحَانَ رَبِّيْ وَ بِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّيْ وَ بِحَمْدِهِ))

"پاک ہے میرا رب اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے میرا رب اپنی حمد کے ساتھ۔"❶

❁ 3۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو چار کلمات سب سے زیادہ محبوب ہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ))

"اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

ان میں سے جس سے بھی ابتداء کرلو کچھ مضائقہ نہیں۔"❷

❁ 4۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں یہ کلمات کہوں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ))

"اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

تو یہ کلمات مجھے اس چیز سے زیادہ محبوب ہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔"❸

دیہاتی کے لیے وظیفہ:

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: "مجھے کوئی وظیفہ سکھائیے، جو میں کہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کلمات کہو:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

---

❶ جامع ترمذی: ۳۵۹۳۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۵۰۱۔ الدعوات الکبیر: ۱۴۸۔
❷ صحیح مسلم: ۲۱۳۷۔
❸ صحیح مسلم: ۲۶۹۵۔

الْعَظِيْمِ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ، اللہ پاک ہے، سب جہانوں کا رب، برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ بزرگ و برتر کے علاوہ کسی سے نہیں ملتی۔"

اعرابی نے کہا یہ تو میرے رب کے لیے ہوئے اور میرے لیے کیا ہے؟" فرمایا کہ تم کہو:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ))

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر۔" ❶

بہترین دعا اور افضل ذکر:

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بہترین دعا: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ))

"تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔"

اور افضل ذکر: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔" ❷

میزان میں سب سے وزنی کلمات:

❁ 1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دو کلمے زبان پر بہت ہلکے، ترازو میں بہت وزنی اور رحمٰن کے ہاں انتہائی پسندیدہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ))

"پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ عظمت والا۔" ❸

❁ 2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۲۶۹۶۔

❷ حسن: جامع ترمذي: ۳۳۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۰۰۔ مستدرك حاكم ۱/۵۰۳۔ سلسلة الصحيحة: ۱۴۹۷۔ موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر صدوق راوی ہے۔

❸ صحيح بخاري: ٦٦٨٢۔ صحيح مسلم: ۲۶۹۴۔

”دو کلمے زبان پر بہت ہلکے، ترازو میں بہت وزنی اور رحمٰن کے ہاں انتہائی پسندیدہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

”پاک ہے اللہ عظمت والا، پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔“ [1]

وزنی ترین کلمات:

- سیدنا ابو سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

واہ واہ! پانچ چیزیں ترازو میں بہت زیادہ بھاری ہیں:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ فَيَحْتَسِبُهُ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور کسی شخص کی نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور (وہ اس کی وفات پر) طلب ثواب کی نیت سے صبر کرے۔“ [2]

جنت کا خزانہ:

- سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ پڑھتے ہوئے سنا:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

”برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔“

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ”کیوں نہیں (ضرور بتائیں)۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

---

1. صحيح البخاري: ٦٤٠٦۔
2. صحيح: السنة لابن ابي عاصم: ٧٨١۔ صحيح ابن حبان: ٨٣٣۔

"برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔"❶

باقی رہنے والی نیکیاں:

❁ حارث مولیٰ عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ "اے عثمان! باقی رہنے والے نیک اعمال کیا ہیں؟" تو انھوں نے کہا: "باقی رہنے والے نیک اعمال یہ ہیں:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کوئی نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی قوت۔"❷

تسبیح و تحمید کی فضیلت:

❁ **1**۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو اللہ کی عظمت بیان کرتے ہو، یعنی تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ)، تہلیل (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) اور تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کے کلمات کہتے ہو تو یہ کلمات عرش کے اردگرد چکر لگاتے ہیں۔ ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ وہ اپنے ورد کرنے والے کا ذکر کرتے ہیں۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اس کا (ایسا دائمی عمل) ہو جو (اللہ کے دربار میں) اس کی یاد دلاتا رہے۔"❸

❁ **2**۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا صدقہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنا صدقہ ہے اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ

---

❶ صحیح بخاری: ٦٣٨٤۔ صحیح مسلم: ٢٧٠٤۔
❷ حسن: مسند احمد: ١/٧١۔ حارث ابو صالح مولیٰ عثمان صدوق راوی ہے۔
❸ حسن: مسند احمد: ٤/٢٧١۔ سنن ابن ماجہ: ٣٨٠٩۔ موسیٰ بن مسلم ابو عیسیٰ طحان صدوق راوی ہے۔

کہنا صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں، جو وہ ادا کر دیتا ہے۔“ ❶

3۔ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وضو نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے اسے بھر دیتے ہیں۔“ ❷

4۔ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ، يُكْثِرُ تَكْبِيرَهُ، وَتَسْبِيحَهُ، وَتَهْلِيلَهُ، وَتَحْمِيدَهُ))

”اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مومن سے افضل کوئی شخص نہیں، جو اسلام میں عمر دیا جائے اور تکبیر، تسبیح، تہلیل و تحمید کا کثرت سے التزام کرے۔“ ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدَ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

”بلاشبہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (یہ کلمات) گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے (خشک) درخت اپنے پتے گراتا ہے۔“ ❹

نعمتوں پر شکریے کی فضیلت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ کسی بندے پر کوئی انعام کرے اور اس پر یہ کلمات کہے:

---

❶ صحیح مسلم: ۷۲۰۔

❷ صحیح مسلم: ۲۲۳۔

❸ حسن: السنن الکبری للنسائی: ۱۰۶۰۶۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۸۳۸۔ طلحہ بن یحییٰ بن نعمان صدوق راوی ہے۔

❹ حسن: مسند احمد: ۱۵۲/۳۔ الادب المفرد: ۶۳۴۔ سنان بن ربیعہ باہلی صدوق راوی ہے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

(سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔) تو جو اللہ نے اسے نعمت دی ہے اس سے بہتر عطا کرتا ہے۔ ❶

اسلام کا بلند ترین درجہ:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایمان کی ساٹھ یا ستر یا کچھ اوپر شاخیں ہیں، ان میں سے ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور بلند ترین درجہ:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"

کہنا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔" ❷

لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت:

❁ 1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا یہ کلمہ اسے زمانہ میں کسی دن فائدہ دے گا، اس سے پہلے اسے جو بھی مصائب لاحق ہوں۔" ❸ (یعنی دنیا میں نہیں تو آخرت میں یہ کلمہ انسان کو ضرور فائدہ دے گا۔)

❁ 2۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! مجھے کوئی وظیفہ سکھایئے جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں اور تجھے پکاروں۔" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (کہو)۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "یا رب! تیرے سارے بندے یہ کلمہ کہتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو۔" انھوں ((لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) کہا اور عرض کی: میں

---

❶ حسن: عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۳۵۷۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۰۵۔ شبیب بن بشر صدوق راوی ہے۔
❷ صحیح مسلم: ۳۵۔ سنن نسائی: ۵۰۰۸۔ سنن ابن ماجہ: ۵۷۔
❸ صحیح: مسند بزار: ۸۲۹۲۔ شعب الایمان للبیهقی: ۹۶۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۱۹۳۲۔

کوئی خاص وظیفہ چاہتا ہوں، جو تو مجھے خاص عنایت کرے۔" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا ان کے رہائشی اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ایک پلڑے میں ہو تو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا پلڑا جھک جائے۔"❶

3۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص خلوص دل سے جب بھی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں حتیٰ کہ یہ کلمات عرش تک رسائی پاتے ہیں، بشرطیکہ وہ (کہنے والا) کبیرہ گناہوں سے بچے۔"❷

کثرت سے کی جانے والی دعائیں:

1۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ، وَالْحَزْنِ، وَالْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ، وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ))

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے، عاجزی و کمزوری سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔"❸

2۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ))

"اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔"❹

---

❶ حسن: عمل اليوم والليلة للنسائی: ۸۳۴۔ مستدرك حاکم: ۱/۵۲۸۔ دراج بن سمعان صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: جامع ترمذي: ۳۵۹۰۔ السنن الكبري للنسائی: ۱۰۶۶۹۔ حسین بن علی بن یزید صدائی، ولید بن قاسم بن ولید اور یزید بن کیسان صدوق راوی ہیں۔

❸ صحيح بخاري: ۶۳۶۳۔

❹ صحيح مسلم: ۴۸۴۔

3۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

((یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ))

”اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔“

میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں، اس پر ایمان لائے ہیں تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہاں! (کیونکہ) دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔“ ❶

4۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ))

”اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھ۔“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! کیا دل بھی ادلتے بدلتے ہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جی ہاں! اولادِ آدم میں سے ہر انسان کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اسے قائم رکھتا ہے اور اگر وہ چاہے تو اسے ٹیڑھا کر دیتا ہے، سو ہم اللہ اپنے رب سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے اور ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا کرے، بے شک وہ بہت عطا کرنے والا ہے۔“ ❷

5۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا نہیں سکھائیں گے، جو میں اپنے لیے کروں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ضرور! تو یہ کلمات کہہ:

---

❶ حسن: مسند احمد: ۳۱۵/۶۔ مسند أبي يعلى: ۶۹۱۹۔ جامع ترمذي: ۳۵۲۲۔ سلسلة الصحيحة: ۲۰۹۱۔ شہر بن حوشب صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: مسند احمد ۳۱۵/۶۔ السنن الکبریٰ: ۷۶۹۱۔ الدعاء للطبرانی: ۱۲۵۹۔ سعد بن حوشب صدوق راوی ہے۔

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ، اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَ أَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ، وَ أَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا))

"اے اللہ، نبی محمد ﷺ کے رب! میرے گناہ معاف کر، میرے دل کا غصہ ختم کر اور مجھے جب تک زندہ رکھے گمراہ کن فتنوں سے بچا۔"[1]

6۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) سے کہا:

"عافیت کی بکثرت دعا کیا کرو۔"[2]

ہر وقت کی دعا:

1۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ تھی۔

((اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

"اے اللہ، ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"[3]

2۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے، آخرت میں بھی بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے محفوظ کر۔"[4]

---

[1] حسن: مسند احمد۔ طبرانی کبیر: ۷۸۵۔ الدعاء للطبرانی: ۱۴۳۹۔ شہر بن حوشب صدوق راوی ہے۔

[2] حسن: مستدرك حاكم: ۱/۵۲۹۔ تهذيب الآثار للطبري: ۲۷۴۸۔ طبرانی کبیر: ۱۱۹۰۸۔ سلسلة الصحيحة: ۱۵۲۳۔ ہلال بن خباب صدوق راوی ہے۔

[3] صحیح بخاري: ۶۳۸۹۔ صحیح مسلم: ۲۶۹۰۔

[4] صحیح مسلم: ۲۶۹۰۔

تیری پناہ میں آتا ہوں

آدم وحوا کا استغفار:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الاعراف:23)

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

عذاب جہنم سے پناہ طلب کرنا صالحین کا شعار:

❁ عباد الرحمٰن (اللہ کے نیک بندے) ان کلمات سے دعا کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۞ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا﴾ (الفرقان:65، 66)

”اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب ہمیشہ چمٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ بری ٹھہرنے کی جگہ اور اقامت کی جگہ ہے۔“

لاعلمی میں گناہ سرزد ہونے پر استغفار:

❁ سیدنا نوح علیہ السلام نے لاعلمی میں ہونے والی خطا پر ان الفاظ میں استغفار کیا:

﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (ھود:47)

”اے میرے رب! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے اس بات کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو میں خسارہ پانے والوں سے ہو جاؤں گا۔“

گناہوں کی معافی اور قیامت سے رسوائی سے بچاؤ کا وظیفہ:

﴿رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْإِيمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۞ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ (آل عمران:193, 194)

"اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا جو ایمان کے لیے آواز دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے برائی دُور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ فوت کر۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کر، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

متقی لوگوں کی دعا:

﴿رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (آل عمران:16)

"اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے سو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

شیاطین کے حملوں سے بچاؤ کا وظیفہ:

﴿رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ ۞ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾ (المؤمنون:97، 98)

"اے میرے رب! میں شیطانوں کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ موجود ہوں۔"

غصہ دور کرنے کی دعا:

1۔ غصہ آنے پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنی چاہیے۔ اس سے غصے کا تدارک

ممکن ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (الاعراف:200)

"اور اگر کبھی تجھے شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بے شک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

2۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (حٰم:36)

"اور اگر کبھی تجھے شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

غصے پر قابو پانا مستحسن عمل:

1۔ غصے پر قابو پانا اور غیظ وغضب کا اظہار نہ کرنا مؤمنوں کے اوصاف حمیدہ میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران:134)

"جو خوش حالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

2۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ، وَإِذَا مَا غَضِبُوا

هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ (الشوری: 37)

”اور وہ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے میں آتے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں۔“

3۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”پہلوان وہ نہیں جو (مد مقابل کو) پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔“ ❶

4۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

”تم پہلوان کسے شمار کرتے ہو؟“ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: ”جسے کوئی پچھاڑ نہ سکے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اصل پہلوان) یہ نہیں ہے، (پہلوان تو) وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔“ ❷

عبد اللہ بن جدعان کا کیا بنے گا؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ابن جدعان دور جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا اور مساکین کو کھانا کھلایا کرتا تھا، کیا یہ اسے فائدہ دے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ عمل اسے فائدہ نہ دے گا، کیونکہ اس نے کسی بھی دن یہ کلمات نہ کہے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي يَوْمَ الدِّيْنِ))

”اے میرے رب! قیامت کے دن میرے گناہ معاف کر دے۔“ ❸

اللہ تعالیٰ سے بخشش کی توفیق مانگنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ،

❶ صحیح بخاری: ۶۱۱۴۔ صحیح مسلم: ۲۶۰۹۔
❷ صحیح مسلم: ۲۶۰۸۔ سنن ابی داؤد: ۴۷۷۹۔
❸ صحیح مسلم: ۲۱۴۔

وَإِسْرَافِيْ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

''اے اللہ! میرے پہلے پچھلے، باطنی و ظاہری گناہ اور میرا حد سے تجاوز کرنا معاف کر دے اور میرے وہ گناہ معاف کر دے جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''[1]

ڈھیروں گناہ ہوں، تب بھی معاف:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''روئے زمین پر جو شخص یہ کلمات کہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت۔''

''تو اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔''[2]

دنیا و آخرت کی ذلت سے بچاؤ کی دعا:

❁ سیدنا بسر بن ارطاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے سنا:

((اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْآخِرَةِ))

---

[1] حسن: مسند احمد: ۲/۲۹۱۔ الأدب المفرد: ۶۷۳۔ سلسلة الصحيحة: ۲۹۴۴۔ ابو ربیع مدنی صدوق راوی ہے۔

[2] حسن: جامع ترمذي: ۳۴۶۰۔ عمل اليوم والليلة للنسائی: ۱۲۳۔ مستدرك حاكم: ۱/۵۰۳۔ ابو بلج فزاری صدوق راوی ہے۔

”اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔“ ❶

تزکیہ نفس کی دعا:

❁ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا))

”اے اللہ! میں بے بسی، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اسے پاک کر تو اسے پاک کرنے والوں سے بہترین ہے، تو اس کا مالک اور نگران ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، ایسے دل سے جو ڈرے نہ، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“ ❷

بزدلی اور بڑھاپے سے پناہ:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ))

---

❶ حسن: مسند احمد: ۱۸۱/۴۔ طبرانی کبیر: ۱۱۹۸۔ الدعاء للطبرانی: ۱۴۳۸۔ الدعوات الکبیر: ۲۶۹۔ محمد بن ایوب بن میسرہ بن حلبس صدوق ہے، ان کے والد ایوب بن میسرہ بن حلبس صالح الحدیث ہیں۔ ابن عساکر نے تاریخ دمشق اور ذہبی نے تاریخ الاسلام میں اسے صالح الحدیث قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے، نیز بسر بن ارطاہ علی الراجح صحابی ہیں۔

❷ صحیح مسلم: ۲۷۲۲۔

"اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" ❶

نماز میں اور گھر میں کی جانے والی دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھایئے جسے میں نماز میں اور گھر میں پڑھوں، آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ دعا پڑھ:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا، وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ))

"اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں۔ سو اپنے پاس سے میری خاص مغفرت کر اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔" ❷

عذاب قبر اور دیگر فتنوں سے پناہ پکڑو:

❁ 1۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی ﷺ بنو نجار کے ایک باغ میں اپنی خچر پر تھے جب کہ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک خچر بدکی اور قریب تھا آپ ﷺ کو گرا دیتی، وہاں چھ، پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان قبر والوں کو کون جانتا ہے؟" ایک شخص نے عرض کیا: "مجھے (ان کا) علم ہے۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کب فوت ہوئے؟" اس نے کہا: "یہ حالت شرک میں فوت ہوئے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ لوگ اپنی قبروں میں عذاب دیے جا رہے ہیں۔ اگر (یہ ڈر نہ ہوتا کہ) تم مردے دفن نہ کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمھیں عذاب قبر سنائے جو میں سن رہا ہوں۔"

❶ صحیح بخاری: ۶۳۷۱۔
❷ صحیح مسلم: ۲۷۰۵۔ صحیح ابن خزیمة: ۸۴۶۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱۵۹۔

پھر آپ ﷺ نے اپنا رخ انور ہماری طرف کیا اور فرمایا: ''تم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ''ہم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے قبر کے عذاب کی پناہ مانگو۔'' انھوں نے کہا: ''ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہو۔'' انھوں نے کہا: ''ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد کیا: ''فتنہ دجال سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انھوں نے کہا: ''ہم فتنہ دجال سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔''

(پناہ کہ یہ کلمات یوں ادا کیے جاسکتے ہیں۔

((نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ))

''ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور فتنۂ دجال سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔'')[1]

❁ 2۔ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کلمات سنے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ))

''اے اللہ! میں غم، سستی اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''[2]

چاند دیکھ کر رات کے شر سے پناہ مانگنا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا:

''عائشہ! اللہ کی اس سے پناہ طلب کر، کیونکہ یہی وہ اندھیری رات ہے جب وہ چھا

---

1. صحیح مسلم: ۲۸۶۷۔
2. حسن: جامع ترمذي: ۳۵۰۳۔ السنن الکبری للنسائي: ۷۸۴۱۔ عثمان الشحام صدوق راوی ہے۔

جائے۔"[1]

بار بار گناہ بار بار معافی:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور یہ کلمات کہتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي))

"اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے۔"

تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: "میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔" پھر وہ شخص دوبارہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے:

((أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي))

"اے میرے پروردگار! میرا گناہ معاف کر دے۔"

اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کہتے ہیں: "میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔" پھر وہ شخص سہ بارہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے:

((أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي))

"اے میرے پروردگار! میرا گناہ معاف کر دے۔"

اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کہتے ہیں: "میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا اور گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ تو جو چاہے عمل کر، یقیناً میں نے تجھے بخش دیا۔"[2]

ہر قسم کے گناہوں کی معافی کی دعا:

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ تھی۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا

---

[1] حسن: مسند احمد: ۲۱۵/۶۔ جامع ترمذي: ۳۳۶۶۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۶۴۹۔ حارث بن عبدالرحمٰن قرشی صدوق راوی ہے۔

[2] صحيح البخاري: ۷۵۰۷۔ صحيح مسلم: ۲۷۵۸۔

أَعْلَنْتُ، وَمَا جَهِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ))

''اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے، جو میں نے غلطی سے کیے اور جو جان بوجھ کر کیے، جو میں نے خفیہ کیے اور جو علانیہ کیے اور جو میں نے جہالت کی بنا پر کیے اور جو ارادتاً کیے۔'' ❸

فقر و غنیٰ کے شر سے پناہ مانگنا:

● سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے دعا کیا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ))

''اے اللہ! میں آگ کے فتنہ سے، آگ کے عذاب سے اور مالداری اور فقر کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' ❹

نومسلم کو کون سے کلمات سکھائے جائیں؟

● سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز سکھاتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ کلمات کہنے کا حکم دیتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ))

''اے اللہ! میری بخشش فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا کر۔'' ❺

دنیا و آخرت کا خزینہ:

● سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: ''یارسول اللہ! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کلمات کہوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ

---

❸ حسن: مسند احمد: ۱۹۹۲۵۔ مسند بزار: ۳۵۲۵۔ طبرانی کبیر: ۲۴۲۔ معاذ بن ابی ہشام اور عون بن ابی شداد عقیلی صدوق راوی ہیں، عون بن ابی شداد کو یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے۔

❹ صحیح: سنن أبی داؤد: ۱۵۴۵۔

❺ صحیح مسلم: ۲۶۹۷۔

کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ))

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔"

نبی ﷺ نے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیاں اکٹھی کیں اور فرمایا: "(یہ چار کلمات) تیرے لیے تیرے دین اور تیری دنیا (کی خیر و برکت کو) سمیٹے ہوئے ہیں۔"❶

گناہ، قرض اور دیگر فتنوں سے پناہ:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بہت زیادہ بڑھاپے سے، گناہ سے، قرض سے، قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، جہنم کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے اور مالداری کے بدترین فتنہ سے۔ میں محتاجی کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! مجھ سے میرے گناہ برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرا دل خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے، جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا ہے اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے

❶ صحیح مسلم: ۲۶۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۵۔

درمیان اتنی دوری کر دے جتنی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان میں دوری کی ہے۔“ ❶

بے بسی، کاہلی، بزدلی اور بڑھاپے سے پناہ:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ پناہ طلب کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْهَرَمِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ))

”اے اللہ! میں بے بسی، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ ❷

نعمتوں کے زوال اور اللہ کی ناراضگی سے پناہ:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ))

”اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے پلٹ جانے، تیرے اچانک انتقام سے اور تیری ناراضگی کے تمام کاموں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ ❸

مفلسی، ذلت اور ظلم سے بچاؤ کی دعا:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کا ورد کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْقِلَّةِ وَ الذِّلَّةِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ))

---

❶ صحيح بخاري: ٦٣٦٨۔ صحيح مسلم: ٥٨٩۔
❷ صحيح بخاري: ٦٣٦٧۔ صحيح مسلم: ٢٧٠٦۔
❸ صحيح مسلم: ٢٧٣٩۔ سنن أبي داؤد: ١٥٤٥۔

"اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو۔" ❶

ضرر رساں چیزوں سے پناہ:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ))

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دعا سے جو سنی نہ جائے، اس دل سے جو ڈرے نہ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔" ❷

برے اخلاق اور بری خواہشات سے پناہ:

❁ سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِيْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ))

"اے اللہ! مجھے برے اخلاق، برے اعمال، بری خواہشات اور بری بیماریوں سے محفوظ رکھ۔" ❸

کردہ، ناکردہ اعمال کے شر سے پناہ:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

---

❶ صحیح: مسند أحمد: ۳۳۵/۲۔ سنن أبی داؤد: ۱۵۴۴۔ سنن نسائی: ۵۴۶۰۔ مستدرک حاکم: ۲۵/۱۔ صحیح الجامع: ۱۲۸۷۔

❷ صحیح: سنن أبی داؤد: ۱۵۴۸۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۳۷۔ مصنف ابن أبی شیبۃ: ۲۹۱۱۷۔ عباد بن ابی سعید ثقہ راوی، عجلی نے اسے معرفۃ الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

❸ صحیح: السنۃ لابن أبی عاصم: ۱۲۔ مستدرک حاکم: ۱۹۴۹۔ أخبار أصبهان: ۲۱۸۔ مصنف ابن أبی شیبۃ: ۲۹۵۸۵۔

”اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کے شر کی پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور اس چیز کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔“ ❶

ہلاکت خیز برائیوں سے پناہ:

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیں یہ کلمات ایسے سکھاتے جیسے قرآن کی آیات سکھائی جاتی ہیں:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ))

”اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں بزدلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، میں گھٹیا عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ ❷

آزمائش، بدبختی اور برے خاتمہ سے پناہ:

❁ 1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ سے (ان چیزوں کی) پناہ مانگا کرو: آزمائش کی مشقت سے، بدبختی لاحق ہونے سے، برے خاتمے سے اور دشمن کی خوشی سے۔“

(یعنی ان کلمات سے پناہ طلب کرو):

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَآءِ))

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں آزمائش کی مشقت سے، بدبختی لاحق ہونے سے،

---

❶ صحيح مسلم: ٢٧١٦۔ سنن أبي داؤد: ١٥٥٠۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٣٩۔
❷ صحيح بخاري: ٦٣٩٠۔

برے خاتمے سے اور دشمن کی خوشی سے۔"❶

❀ 2۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ آزمائش کی مشقت سے، بدبختی لاحق ہونے سے، برے خاتمے سے اور دشمن کی خوشی سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

(یعنی یہ کلمات کہتے:)

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَآءِ))

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں آزمائش کی مشقت سے، بدبختی لاحق ہونے سے برے خاتمے سے اور دشمن کی خوشی سے۔"❷

آنکھ، کان اور دل کے شر سے پناہ:

❀ سیدنا شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! مجھے دعا سکھائیے۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ))

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنی سماعت کے شر سے، اپنی بصارت کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی بری خواہش کے شر سے۔"❸

ڈوبنے، جلنے اور گرنے سے پناہ:

❀ 1۔ سیدنا ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَالتَّرَدِّيْ، وَالْهَدَمِ، وَالْغَمِّ، وَالْحَرِيْقِ، وَالْغَرَقِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ

---

❶ صحیح بخاري: ٦٦١٦۔

❷ صحیح البخاري: ٦٣٤٧۔ صحیح مسلم: ٢٧٠٧۔

❸ حسن: سنن أبي داود: ١٥٥١۔ جامع ترمذي: ٣٥٩٢۔ سعد بن اوس اور بلال بن یحیی عبسی صدوق راوی ہیں۔

وَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ وَأَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا))

"اے اللہ! میں بڑھاپے سے، اونچی جگہ سے گرنے، کسی چیز کے نیچے آنے، غم، جلنے اور غرق ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے دیوانہ بنا دے، اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے راستے سے پیٹھ پھیر کر قتل کیا جاؤں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ڈسنے سے مجھے موت آئے۔"[1]

2۔ سیدنا ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا))

"اے اللہ! کسی چیز کے نیچے آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اونچی جگہ سے گرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں غرق ہونے، جلنے اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے دیوانہ بنا دے، اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے راستے سے پیٹھ پھیر مروں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ڈسنے سے مجھے موت آئے۔"[2]

برے وقت اور برے ہمسائے سے پناہ:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ

[1] صحیح: سنن نسائی: ۵۵۳۳۔
[2] صحیح: سنن أبی داود: ۱۵۵۲۔ سنن نسائی: ۵۵۳۴۔ مسند احمد: ۳/۴۲۷۔

السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ))

"اے اللہ! میں تجھ سے برے دن، بری رات، برے لحات، برے دوست اور حالت اقامت میں برے پڑوسی سے پناہ مانگتا ہوں۔"❶

دشمن کے غلبے اور خوشی سے پناہ:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ))

"اے اللہ! میں قرض کے غلبہ سے، دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"❷

پناہ مانگنے کی جامع دعا:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں یہ کلمات سکھائے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ

---

❶ حسن: طبرانی کبیر: ۸۱۰۔ کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۳۳۸۔ صحیح الجامع: ۱۲۹۹۔ بشر بن ثابت بصری اور موسیٰ بن علی بن رباح صدوق راوی ہیں۔

❷ حسن: سنن نسائی: ۵۴۷۷۔ مسند احمد: ۲/ ۱۷۳۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۱۰۴۔ صحیح ابن حبان: ۱۰۲۷۔ حیی بن عبداللہ صدوق راوی ہے۔

قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا))

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے اور دیر سے آنے والے سے (یا دنیا و آخرت کے شر سے) جس کا مجھے علم ہے اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے مانگی ہے اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کرے اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ میرے لیے کرے، اسے میرے لیے بہتر بنا دے۔''[1]

گناہ پر کیا کرے؟

1۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جب کوئی مومن آدمی کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، پھر اٹھ کر اچھی طرح وضو کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں۔''

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ... الآيَة﴾

''اور وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انھوں

---

[1] صحیح: مسند احمد: ۶/۱۳۴۔ مسند أبي يعلي: ۴۴۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۴۶۔ صحیح ابن حبان: ۸۶۹، صحيح الجامع: ۱۲۷۶۔

نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں۔“ ❶

❁ 2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اور یہ کلمات کہتا ہے: اے میرے رب! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں سو مجھے بخش دے۔ اس پر رب تعالیٰ کہتا ہے: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا اور اس پر مؤاخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر جتنا عرصہ اللہ چاہتا ہے وہ گناہ سے رکا رہتا ہے، پھر ایک اور گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے سو یہ گناہ معاف کر دے، اس پر اللہ کہتا ہے: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا اور اس پر مؤاخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر جتنا عرصہ اللہ چاہتا ہے وہ گناہ سے رُکا رہتا ہے، پھر ایک اور گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے سو میرا یہ گناہ معاف کر دے، اس پر اللہ کہتا ہے: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ہے، جو گناہ معاف کرتا اور اس پر مؤاخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ چنانچہ وہ جو چاہے عمل کرے۔“ ❷

شیطان سے بچاؤ کی دُعائیں:

❁ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔ ❸

شیطان کو بھگانے کے لیے اذان کہنا:

❁ سہیل بن ابی صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا جب کہ میرے ساتھ ہمارا غلام یا ہمارا دوست تھا۔ چنانچہ باغ میں ایک پکارنے والے نے اسے (غلام یا دوست کو) اس کے نام سے پکارا، اس پر اس نے باغ میں جھانکا لیکن کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ میں نے یہ واقعہ

❶ صحیح: سنن أبي داؤد: ۱۵۳۱۔ جامع ترمذي: ۴۰۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۹۵۔

❷ صحیح بخاري: ۷۵۰۷۔ صحیح مسلم: ۲۷۵۸۔

❸ حسن: سنن أبي داؤد: ۷۷۵۔ جامع ترمذي: ۲۴۲۔ تخريج الكلم الطيب: ۱۳۰۔ جعفر بن سلیمان ضبعی اور علی بن علی رفاعی صدوق راوی ہیں۔

اپنے والد کو بتایا تو انھوں نے کہا: ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس جیسی صورت حال سے دوچار ہو گے تو میں تمھیں نہ بھیجتا۔ “لیکن تم اس جیسی آواز سنو تو نماز والی اذان کہو، کیونکہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب نماز کی اذان کہی جائے تو شیطان گوز مارتے ہوئے بھاگ جاتا ہے۔“ ❶

سورۂ بقرہ کی تلاوت:

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔“ ❷

غصہ دُور کرنے کی دعا:

❁ سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے، ایک شخص دوسرے کو غصے کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ))

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔“

پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ ”سنتے نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟“ اس نے کہا کہ ”میں کوئی دیوانہ ہوں؟“ ❸

غصہ دُور کرنے کا طریقہ:

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۳۸۹۔
❷ صحیح مسلم: ۷۸۰۔
❸ صحیح بخاري: ٦١١٥۔ صحیح مسلم: ٢٦١٠۔ سنن أبي داود: ٤٧٨١۔

"جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے (اس عمل سے) اگر غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو (ٹھیک) ورنہ لیٹ جائے۔" ❶

مغفرت کی دعا کرنے والے کے لیے دعا:

❁ سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا، پھر آپ ﷺ کے ہاں کھانا تناول کیا اور میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ!

((غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ)) "اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے۔"

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَكَ)) "اور تجھے بھی اللہ بخشے۔" ❷

دجال سے بچاؤ کا وظیفہ:

❁ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جس نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔" ❸

بہترین معوذات:

❁ ۱۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں میں رسول اللہ ﷺ کی سواری ہانک رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عقبہ! کہیے۔" میں نے آپ ﷺ کی طرف کان لگایا (کہ آپ ﷺ کے کلمات سن سکوں) آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "اے عقبہ! کہیے۔" میں نے آپ ﷺ کی طرف کان لگایا (کہ آپ ﷺ کے کلمات سن سکوں)۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور آپ ﷺ نے یہ سورت آخر تک پڑھی،

---

❶ صحیح: سنن أبي داود: ۴۷۸۲۔ صحیح ابن حبان: ۵۶۸۸۔

❷ صحیح: مسند احمد: ۸۲/۵۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۲۹۵۔ سنن الکبری للنسائی: ۱۰۲۵۴، ۱۰۲۵۵۔

❸ صحیح مسلم: ۸۰۹۔ سنن أبي داود: ۴۳۲۳۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۹۵۱۔

بعد ازاں آپ ﷺ نے قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک پڑھی، میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ سورت تلاوت کی۔ پھر آپ ﷺ نے سورت قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک تلاوت کی، میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی شخص نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ (اللہ تعالیٰ) سے پناہ طلب نہیں کی۔" ❶

۲۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا تمھیں معلوم ہے کہ آج رات کچھ آیات نازل ہوئی ہیں، جن کی مثل (پناہ طلبی کی) اور آیات نہیں ہیں۔ (وہ آیات) ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ہیں۔" ❷

کفر اور قرض سے پناہ مانگنا:

◉ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے یہ کلمات کہے:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ، وَالدَّيْنِ))

"میں کفر اور قرض سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔"

(اس پر) ایک آدمی نے عرض کیا: "یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ قرض کو کفر کے برابر قرار دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" ❸

---

❶ حسن: سنن نسائی: ۵۴۳۲۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردی، عبداللہ بن سلیمان اور معاذ بن عبداللہ بن خبیب صدوق راوی ہیں۔

❷ صحیح مسلم: ۸۱۴۔

❸ حسن: مسند أبي يعلى: ۱۳۳۰۔ مسند احمد: ۳؍۳۸۔ سنن نسائی: ۵۴۷۵۔ مستدرك حاكم: ۱؍۵۳۲۔ سالم بن غیلان اور دراج بن سمعان صدوق راوی ہیں۔ دراج عن ابی الہیثم روایت صحت پر مبنی ہے۔

درود و سلام

درود بھیجنے کی فضیلت:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔"❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچایا جانا:

❁ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے فرشتے زمین میں گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"❷

جہاں بھی درود پڑھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا جاتا ہے:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا اور نہ تم اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ۔ تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ تم جہاں کہیں سے بھی مجھ پر درود بھیجو تمھارا درود (دعائے رحمت) مجھے پہنچتا ہے۔"❸

درود نہ پڑھنے کی مذمت:

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"❹

---

❶ صحیح مسلم: ۴۰۸۔ سنن أبی داؤد: ۱۵۳۰۔ سنن نسائی: ۱۲۹۷۔

❷ صحیح: فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ لاسماعیل بن اسحاق قاضي: ۲۱۔ سلسلة الصحيحة: ۲۸۵۳۔ زاذان رحمہ اللہ ثقہ راوی ہے۔

❸ حسن: سنن أبی داؤد: ۲۰۴۲۔ سلسلة الصحيحة: ۲۸۵۳۔ عبد اللہ بن نافع صدوق راوی ہے۔

❹ حسن: مسند احمد: ۲۵۴/۲۔ جامع ترمذي: ۳۵۴۶۔ مسند أبی يعلي: ۶۷۷۶۔ صحیح الجامع: ۲۸۷۸۔ عمارہ بن غزیہ اور عبد اللہ بن علی بن حسین صدوق راوی ہیں۔

نبی ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھنے کا نقصان:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آئے پھر اس کی بخشش کے بغیر گزر جائے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ اسے جنت میں داخل کرنے کا سبب نہ بنیں۔"[1]

جس مجلس میں درود نہ پڑھا جائے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لیے باعث حسرت ہو گی۔ پھر اگر اللہ چاہے گا تو انھیں سزا دے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔"[2]

باعث نقصان مجلس:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور وہ نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو ان پر یہ (مجلس) باعث نقصان ہو گی۔"[3]

درود و سلام کا جواب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص مجھ پر سلام کہے تو اللہ میری روح میری طرف لوٹاتے ہیں اور میں اس کے سلام کا

---

1. حسن: جامع ترمذي: ٣٥٤٥۔ مستدرك حاكم: ١/٥٤٩۔ عبدالرحمن بن اسحاق مدنی صدوق راوی ہے۔
2. حسن: عمل اليوم والليلة لابن السني: ٤٥٠۔
3. حسن: مسند احمد: ٢/٤٥٣۔ سلسلة الصحيحة: ٤٠٣٥۔ صالح بن نبهان مولی التوأمہ صدوق مختلط راوی ہے، لیکن اس حدیث میں ان سے روایت کرنے والے راوی محمد بن عبد الرحمان بن مغیرۃ بن حارث بن ابی ذئب قرشی کا ان سے سماع اختلاط سے پہلے ہے۔ (تقريب التهذيب: ٢٨٩٢)۔

جواب دیتا ہوں۔"❶

درود کے مسنون الفاظ نماز کے بیان میں درودِ ابراہیمی ملاحظہ فرمائیں۔

تسبیح کا نبوی طریقہ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔"❷

---

❶ حسن: مسند احمد: ۲/ ۵۲۷۔ سنن أبي داؤد: ۲۰۴۱۔ سلسلة الصحیحة: ۲۲۶۶۔ حیوہ بن شریح اور ابو صخر حمید بن زیاد صدوق راوی ہیں۔

❷ صحیح: سنن أبي داؤد: ۵۰۵۶۔

آدابِ دُعا

جو بھی مانگنا ہو اللہ سے مانگ:

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے ہر شخص اپنی تم ضروریات اپنے رب سے مانگے حتیٰ کہ جب جوتے کا تسمہ ٹوٹے تو وہ بھی (اللہ سے مانگے)۔"❶

پختہ عزم سے دعا کرنا:

❁ **1**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص (دعا میں یوں) نہ کہے: "اے اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش دے، چاہے تو مجھ پر رحم کر اور تیری مرضی ہو تو مجھ رزق دے۔ بلکہ وہ پختہ عزم سے دعا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ اسے مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔"❷

❁ **2**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے: "اے اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ وہ پورے عزم سے دعا کرے، زیادہ رغبت کا اظہار کرے۔ کیونکہ اللہ کے لیے کوئی چیز مشکل بنا کر پیش نہیں کی جاتی مگر وہ نواز دیتا ہے۔"❸

نائب شخص کے لیے دعا کرنے کی فضیلت:

❁ **1**۔ سیدہ اُم الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمان شخص کی اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں دعا کرنا (ایسی دعا) قبول کی جاتی ہے۔

---

❶ حسن: جامع ترمذي: ٣٦٠٤۔ مسند ابي يعلي: ٣٤٠٤۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٣٥٣۔ قطن بن نسیر بصری اور جعفر بن سلیمان صدوق راوی ہیں۔

❷ صحيح بخاري: ٧٤٧٧۔ صحيح مسلم: ٢٦٧٩۔

❸ صحيح مسلم: ٢٦٧٩۔

اس (دعا کرنے والے) کے سر کے پاس ایک مقرر فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ (دعا کرنے والا) اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو مامور فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تیرے لیے بھی اس کی مثل ہے۔"❶

دعا کا سلسلہ جاری رکھیں:

❁ **1**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمھاری دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے۔ (دعا کی قبولیت کی تاخیر میں) وہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن اس نے میری دعا قبول نہ کی۔"❷

❁ **2**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بندے کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلد بازی نہ کرے۔ پوچھا گیا کہ (دعا میں) جلد بازی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کرنے والا کہنا شروع کر دے کہ میں نے بار بار دعا کی، لیکن مجھے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا قبول نہ کرے گا۔ اس دوران وہ اکتاہ جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔"❸

دعا ہی عبادت ہے:

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ "اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"❹

---

❶ صحیح مسلم: ۲۷۳۳۔
❷ صحیح مسلم: ۲۷۳۵۔
❸ صحیح مسلم: ۲۷۳۵۔
❹ صحیح: سنن أبی داؤد: ۱۴۷۹۔ جامع ترمذی: ۳۲۴۷۔

قطع رحمی کی دعا نہ کرے:

1۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”روئے زمین پر جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ (مطلوبہ چیز) عطا کر دیتے ہیں یا اس کی مثل اس سے برائی دور کر دیتے ہیں جب تک وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔“ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: ”تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا کرے گا۔“ [1]

2۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو مسلمان شخص دعا کرتا ہے، جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں ایک چیز عطا کرتے ہیں: یا تو اس کی دعا جلد قبول کر لیتے ہیں، یا اسے آخرت میں ذخیرہ بنا لیتے ہیں یا اس کی مثل اس سے برائی دور کر دیتے ہیں۔“ صحابہ کرام نے کہا: ”تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور زیادہ نوازے گا۔“ [2]

آسودہ حالی میں دعا کا فائدہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ مصیبت اور مشکلات کے وقت اس کی دعا قبول ہو تو وہ فراخی اور آسودہ حالی میں کثرت سے دعا کرے۔“ [3]

جامع دعا کا انتخاب کرنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعائیں پسند کیا کرتے اور اس کی علاوہ (غیر جامع دعائیں) چھوڑ دیتے تھے۔ [4]

---

[1] حسن: جامع ترمذي: ٣٥٧٣۔

[2] حسن: مصنف ابن ابي شيبة: ٢٩١٧٠۔ الادب المفرد: ٧١٠۔ مسند أبي يعلي: ١٠١٩۔ علی بن علی رفاعی صدوق راوی ہے۔

[3] حسن: مستدرك حاكم: ١/٥٤٤۔ عبد اللہ بن صالح اور معاویہ بن صالح صدوق راوی ہے۔

[4] صحيح: مسند أبي داؤد الطيالسي: ١٥٩٤۔ صحيح ابن حبان: ٨٦٧۔

اولاد اور اموال کی ہلاکت کی دعا نہ کرنا:

1۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

"اور اگر اللہ لوگوں کو انھیں بہت جلدی بھلائی دینے کی طرح جلدی برائی دے تو ان کی طرف ان کی مدت پوری کر دی جائے۔ تو جو لوگ ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے ہم انھیں چھوڑ دیتے ہیں، وہ اپنی سرکشی میں حیران پھرتے ہیں۔" (یونس:11)

2۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنی ذاتوں، اپنی اولاد اور اپنے اموال پر بد دعا نہ کرو، (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تم اللہ سے ایسے وقت میں دعا کرو جو قبولیت کا وقت ہے تو وہ (تمھاری بد دعا) قبول کر لے۔"[1]

اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا:

1۔ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:

((وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ))

اور سورہ آل عمران کی اس ابتدائی آیت میں

((الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ))[2]

2۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے، وہ تین سورتوں،

---

[1] صحيح مسلم:٣٠٠٩۔ سنن أبي داؤد:١٥٣٢۔

[2] حسن: سنن أبي داؤد:١٤٩٦۔ جامع ترمذي:٣٤٧٨۔ سنن ابن ماجه:٣٨٥٥۔ عبید اللہ بن ابی زیاد القداح اور شہر بن حوشب علی الراجح صدوق راوی ہیں۔

بقرہ، آل عمران اور طٰہٰ میں ہے یعنی اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کے الفاظ۔" ❶

❁ 3۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتوں: سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ طٰہٰ میں ہے) قاسم راوی کہتے ہیں: میں نے ان سورتوں میں اسم اعظم تلاش کیا تو اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کے الفاظ ہیں۔" ❷

پرخلوص دعا:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لیے انتہائی خلوص سے دعا کرتے تو یہ کلمات کہتے:

((جَعَلَ اللهُ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ، يَقُوْمُوْنَ اللَّيْلَ، وَ يَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ، لَيْسُوْا بِأَثَمَةٍ وَ لَا فُجَّارٍ))

"اللہ تمھارے نصیب میں نیک لوگوں کی دعا کر دے، جو رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتے ہیں، نہ وہ گناہ گار ہیں اور نہ فاجر۔" ❸

پورے اہتمام سے یہ دعا مانگو:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم پوری محنت و کوشش سے دعا کرنا پسند کرتے ہو تو یہ کلمات کہو:

((اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ وَ ذِكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ))

"اے اللہ! اپنے شکر، اپنے ذکر اور اپنی عمدہ عبادت پر ہماری مدد کر۔" ❹

---

❶ حسن: فضائل القرآن للفریابی: ۴۷۔ ہشام بن عمار صدوق راوی ہے۔

❷ حسن: مستدرک حاکم: ۱/۵۰۵۴۔ ہشام بن عمار صدوق راوی ہے۔

❸ صحیح: المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۱۳۶۰، ۱۳۵۸۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۱۸۱۰۔ حسن: جامع ترمذی: ۳۵۸۱۔ مسند احمد: ۳/۲۲۲۔ مستدرک حاکم: ۴/۲۹۰۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۱۴۷۶۔ یمون بن ابی شبیب صدوق راوی ہے۔ صحیح: صحیح ابن خزیمہ: ۱۱۰۰۔ قیام رمضان و فضلہ ص: ۳۲۔

❹ صحیح: مسند احمد: ۲/۲۹۹۔ حلیۃ الاولیاء: ۹/۲۲۴۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۸۴۴۔

فقراء ومساکین کی دعاؤں کے اثرات:

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انھیں دوسرے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم لوگ صرف اپنے کمزور لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد پہنچائے جاتے ہو اور انھی کی دعاؤں سے رزق دیے جاتے ہو۔“ ❶

قبولیت کے اوقات

❁ سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل زوال آفتاب کے بعد چار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس گھڑی میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں اس گھڑی میرا نیک عمل بلند ہو۔“ ❷

---

❶ صحیح بخاري: ۲۸۹۶۔

❷ حسن: جامع ترمذي: ۴۷۸۔ عثمان الشحام صدوق راوی ہے۔

ایمان میں شک اور شیطانی وسوسوں کا علاج

ایمان میں شک اور وسوسوں کا علاج:

◉ **1**۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ۝ وَإِخْوَٰنُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِى الْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ﴾
(الاعراف:200، 201)

"یقیناً جو لوگ ڈرتے ہیں، جب انھیں شیطان کی طرف سے کوئی برا خیال چھو جائے تو وہ ہشیار ہو جاتے ہیں، پھر اچانک وہ بصیرت والے ہو جاتے ہیں۔ اور ان (کفار) کے بھائی انھیں گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں پھر (اس میں کسی طرح کی) کوتاہی نہیں کرتے۔"

◉ **2**۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: "یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ تمھارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کوئی یہاں پہنچے (کہ اللہ کا خالق کون ہے؟) تو اللہ کی شیطان اور اس کے فتنے سے پناہ طلب کرے، (یعنی کہے أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ) اور ان خیالات سے رک جائے۔"[1]

◉ **3**۔ سیدنا ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے آسمان و زمین کس نے پیدا کیے؟ تو وہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل نے پیدا کیے، پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟" جو کوئی اس قسم کا شبہ دل میں پائے تو کہے:

((اٰمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ))

---

[1] صحیح بخاري: ۳۲۷۶۔ صحیح مسلم: ۱۳۴۔

"میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔"❶

4۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قریب ہے کہ لوگ آپس میں سوال کریں، یہاں تک کہ کوئی کہنے والا یوں کہے: اللہ تعالیٰ نے یہ مخلوق پیدا کی ہے، تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو جب لوگ یہ بات کہیں تو تم یہ کہو:

((اَللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ، وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ))

"اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کی کوئی برابری کرنے والا ہے۔"

پھر تین بار اپنی بائیں طرف تھوکے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔"❷

5۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر کوئی اپنے دل میں کچھ وسوسے پاتا ہے کہ انھیں زبان پر لانے کے بجائے کوئلہ بن جانا زیادہ پسند ہے۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ))

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اس معاملے کو وسوسہ کی طرف موڑ دیا۔"❸

6۔ ابوزمیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ "میں اپنے دل میں کچھ وسوسہ پاتا ہوں۔" انھوں نے پوچھا کہ "وہ کیا ہے؟" میں نے کہا: "اللہ کی قسم! میں اس کی بات نہیں کروں گا۔" (ابوزمیل رحمہ اللہ نے) کہا کہ انھوں نے مجھ سے کہا کوئی شک کی چیز ہے؟ اس نے کہا اور وہ ہنس دیے۔ تو انھوں نے کہا: "اس وسوسہ سے کسی نے بھی نجات نہیں

❶ صحيح مسلم: ١٣٤۔

❷ حسن: سنن أبي داؤد: ٤٧٢٢۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٦٦١۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٦٣٢۔ محمد بن عمرو بن عباد، سلمہ بن فضل اور محمد بن اسحاق صدوق راوی ہیں۔

❸ صحيح: مسند أحمد: ٢١٠/٢۔ سنن أبي داؤد: ٥١١٢۔ صحيح ابن حبان: ١٤٧۔

پائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (آیت) نازل فرمائی:

﴿فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ...الآية﴾ (یونس: 94)

"پھر اگر تو اس کے بارے میں کسی شک میں ہو جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے تو ان لوگوں سے پوچھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔"

(ابو زمیل رحمہ اللہ نے کہا) کہ انھوں نے مجھے کہا: "جب تو اپنے دل میں شک پائے تو یہ کہہ:

((هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ))

"وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔"[1]

تدبیر اُلٹ جانے پر بے بسی کی دعا:

1۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قوی مؤمن ضعیف مؤمن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر ہے، جو چیز تجھ کو نفع دے اس کی حرص کر، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور حوصلہ نہ ہار، اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہوتا، بلکہ یوں کہہ:

((قَدَّرَ اللّٰهُ، وَمَا شَآءَ فَعَلَ))

"جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر لکھی اور جو اس نے چاہا وہی کیا۔"

اس لیے کہ لفظ ((لَوْ)) (اگر، مگر) شیطان کا عمل کھول دیتا ہے۔"[2]

2۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا، جو شخص فیصلہ ہار گیا، جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو اس نے کہا:

((حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ))

---

1. حسن: سنن أبي داود: ۵۱۱۰۔ صحيح الترغيب: ۱۶۱۴۔ عکرمہ بن عمار اور ابو زمیل سماک بن ولید صدوق راوی ہیں۔
2. صحيح مسلم: ۲۶۶۴۔

"میری مدد کے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔"

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ بے بسی پر ملامت کرتا ہے، لیکن احتیاط لازم پکڑ اور جب کوئی کام تم پر غالب ہو جائے تو یہ کلمات کہہ:

((حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ))

"مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔" [1]

کوئی بیماری متعدی نہیں:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ ہی بدشگونی ہے، البتہ مجھے فال پسند ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ "فال کیا چیز ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اچھی بات۔" [2]

فال پسند کرنا:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فال (اچھی بات) پسند کرتے تھے۔" [3]

فال سے خواب کی تعبیر:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے ایک رات خواب دیکھا جیسا کہ ایک خواب دیکھنے والا خواب دیکھتا ہے کہ ہم عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں اور ہمارے سامنے ابن طاب نامی کھجوریں پیش کی

---

[1] صحیح: مسند احمد: ۲۴/۶۔ سنن أبي داود: ۳۶۲۷۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۳۵۱۔ خالد بن معدان تدلیس سے بری ہے۔ دیکھیے: (الفتح المبین ص: ۳۸) اور سیف شامی ثقہ راوی ہے، ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۳/۱۲۷)۔

[2] صحیح بخاري: ۵۷۴۶۔ صحیح مسلم: ۲۲۲۴۔

[3] حسن: صحیح ابن حبان: ۱۴۲۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۳۶۔ سلسلة الصحیحة: ۷۸۶۔ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص صدوق راوی ہے۔

گئیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور بے شک ہمارا دین پسندیدہ ہے۔“ ❶

بدشگونی کی ممانعت:

◉ سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ ہم میں سے لوگ بدشگونی لیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ ان کے دلوں کی بات ہے اور بدشگونی تمھیں کسی کام سے نہ روکے۔“ ❷

---

❶ صحیح مسلم: ۲۲۷۰۔
❷ صحیح مسلم: ۵۳۷۔

اسمائے حسنیٰ

اسمائے حسنیٰ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں، جو شخص انھیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔" ❶

1 **اَللّٰهُ** (معبود برحق)

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ (البقرة: 255)

"اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔"

2 **اَلْاِلٰهُ** (معبود)

﴿اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (النساء:171)

"اللہ تو صرف ایک ہی معبود برحق ہے۔"

3 **اَلْأَحَدُ** (یکتا)

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (الإخلاص: 1)

"کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔"

4 **اَلْأَعْلٰى**: (سب سے بلند)

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (الأعلى: 1)

❶ صحيح بخاري: ٦٤١٠ـ صحيح مسلم: ٢٦٧٧ـ

"اپنے رب کے نام کی تسبیح کر جو سب سے بلند ہے۔"

5 اَلْأَوَّلُ (سب سے پہلے)

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (الحديد: 3)

"وہی سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے۔"

6 اَلْآخِرُ (سب سے پیچھے)

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (الحديد: 3)

"وہی سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے۔"

7 اَلْبَارِئُ (وجود دینے والا)

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى﴾ (الحشر: 24)

"وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، وجود دینے والا، صورت بنانے والا ہے، سب سے اچھے نام اسی کے لیے ہیں۔"

8 اَلْبَاسِطُ (فراخی کرنے والا)

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے شکایت کی: "یا رسول اللہ! (اشیاء کے) نرخ بڑھ گئے ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریٹ مقرر کر دیں۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ))

"بلاشبہ اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا، روزی تنگ کرنے والا، فراخی کرنے والا، رزق دینے والا ہے۔" "میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی شخص خون اور مال میں ظلم کی بنا پر مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔"[1]

9 اَلْبَاطِنُ (باطن)

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (الحديد: 3)

[1] صحيح. مسند أبي يعلى: ٣٨٣٠۔ سنن أبي داود: ٣٤٥١۔ جامع ترمذي: ١٣١٤۔ سنن ابن ماجه: ٢٢٠٠۔

”وہی سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے۔“

10 اَلْبَرُّ (بہت احسان کرنے والا)

﴿إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ (الطور: 28)

”بے شک وہی تو بہت احسان کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔“

11 اَلْبَصِيْرُ (سب کچھ دیکھنے والا ہے)

﴿إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (الاسراء: 1)

”بلاشبہ وہی سب کچھ دیکھنے سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔“

12 اَلتَّوَّابُ (بہت توبہ قبول کرنے والا)

﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (التوبہ: 118)

”یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔“

13 اَلْجَبَّارُ (اپنی مرضی چلانے والا، زور آور)

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ﴾ (الحشر: 23)

”وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا۔“

14 جَمِيْلٌ (نہایت خوبصورت)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

”بلاشبہ اللہ نہایت خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔“ [1]

15 اَلْحَسِيْبُ (پورا حساب رکھنے والا)

[1] صحیح مسلم: ۹۱۔

﴿وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا﴾ (النساء: 6)

"اور اللہ پورا حساب لینے والا کافی ہے۔"

16 حَفِيظٌ (خوب نگہبان)

﴿إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ﴾ (ھود: 57)

"بے شک میرا رب ہر چیز پر خوب نگہبان ہے۔"

17 اَلْحَقُّ (اپنی ذات و صفات میں ثابت)

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ (الحج: 62)

"یہ اس لیے کہ بے شک اللہ ہی ہے جو حق ہے اور (اس لیے) کہ بے شک اس کے سوا وہ جسے بھی پکارتے ہیں وہی باطل ہے اور (اس لیے) کہ بے شک اللہ ہی سب سے بلند ہے، بہت بڑا ہے۔"

18 اَلْحَكَمُ (فیصلہ کرنے والا)

سیدنا ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سنا کہ وہ اسے (ہانی) کو ابو الحکم کہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ))

"بے شک اللہ ہی حقیقی عادل ہے اور اسی کی طرف عدل ہے۔"[1]

19 اَلْحَكِيمُ (کمال حکمت والا)

﴿إِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (آل عمران: 62)

"بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔"

20 حَلِيمٌ (نہایت بردبار)

[1] حسن: سنن أبي داود: ۴۹۵۵۔ سنن نسائی: ۵۳۸۹۔ یزید بن مقدام بن شریح صدوق راوی ہے۔

﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾ (البقرہ:225)

”اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت بُردبار ہے۔“

21 اَلْحَمِيْدُ (تمام تعریفوں کے لائق)

﴿وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (فاطر:15)

”اور اللہ ہی سب سے بے پروا، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔“

22 اَلْحَيُّ (کامل الحیات)

﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ (البقرہ:255)

”اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔“

23 حَيِيٌّ (بہت حیاء دار)

سیدنا یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھلی فضا میں بغیر تہبند کے غسل کرتے دیکھا تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ))

”بے شک اللہ عزوجل بہت حیادار، بہت پردہ پوشی کرنے والا ہے، وہ حیاء اور پردہ پسند کرتا ہے۔ چنانچہ تم میں سے کوئی شخص جب غسل کرے تو وہ چھپے۔“[1]

24 اَلْخَالِقُ (خاکہ بنانے والا)

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى﴾ (الحشر:24)

”وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، وجود دینے والا، صورت بنانے والا ہے، سب سے اچھے

---

[1] مسند احمد:۴/۲۲۴۔ سنن أبی داؤد:۴۰۱۳۔ سنن نسائی:۴۰۷۔ ابو بکر بن عیاش صدوق راوی ہے۔

نام اسی کے لیے ہیں۔"

25 **اَلْخَلَّاقُ** (کمال درجے کا پیدا کرنے والا)

﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ﴾ (الحجر:86)

"بے شک تیرا رب ہی کمال درجے کا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

26 **اَلْخَبِيرُ** (سب خبر رکھنے والا)

﴿وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ (الانعام:103)

"اور وہی نہایت باریک بین، سب خبر رکھنے والا ہے۔"

27 **اَلدَّيَّانُ** (فیصلہ کرنے والا):

﴿﴾ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے قصاص کے مسئلہ میں نبی ﷺ سے ایک حدیث پہنچی جب کہ صاحب حدیث مصر میں تھا، چنانچہ میں نے ایک اونٹ خریدا، اس پر پالان کسا اور چل پڑا حتیٰ کہ مصر میں داخل ہوگیا۔ پھر میں نے اس شخص کے دروازے کا قصد کیا جس سے مجھے حدیث پہنچی تھی، میں نے دروازے پہ دستک دی تو میری طرف اس کا غلام آیا، اس نے میرے چہرے کی طرف دیکھا، مجھ سے کوئی بات نہ کی اور (اپنے مالک سے) کہا: "دروازے پر ایک دیہاتی ہے۔" اس (مالک) نے کہا: "اسے پوچھو تم کون ہو؟" میں نے کہا: "جابر بن عبداللہ انصاری ہوں۔" اس پر اس کا مالک میری طرف آیا اور جب ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا تو ہم بغل گیر ہوگئے۔ اس نے کہا: "جابر! کیسے آئے ہو؟" میں نے کہا: "قصاص کے مسئلہ میں مجھے نبی ﷺ سے ایک حدیث پہنچی ہے اور مجھے نہیں گمان کہ جو لوگ گزر گئے ہیں اور جو باقی ہیں ان میں سے اس مسئلہ کو کوئی آپ سے بہتر جاننے والا ہو۔" انھوں نے کہا: "جابر! ایسے ہی ہے۔" میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھیں روز قیامت تمھاری قبروں سے ننگے پاؤں، ننگے بدن اور گونگا کرکے اٹھائے گا۔ وہ تمھیں بلند آواز سے پکارے گا، جو ڈراؤنی نہ ہوگی، اس آواز کو دور والا ایسے سنے گا، جیسے قریب والا سنے گا،" پھر وہ ارشاد فرمائے گا:

"میں ہی اَلدَّیَّانُ (فیصلہ کرنے والا) ہوں، آج کسی پر کسی کا کوئی ظلم نہیں ہو گا، میری عزت کی قسم! آج کسی ظالم کے ظلم کی مجھ سے کوئی معافی نہیں، خواہ ہتھیلی کا ہتھیلی پر یا ہاتھ کا ہاتھ پر طمانچہ ہی ہو۔ خبردار! میں اپنے بعد اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوفزدہ قوم لوط کے عمل سے ہوں۔ میری امت اس وقت عذاب کا انتظار کرے جب جنسی معاملہ میں عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے مستفید ہوں گے۔"

راوی کہتے ہیں جس شخص نے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ تھے۔ ❶

28 اَلرَّازِقُ (رزق دینے والا):

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے شکایت کی: "یا رسول اللہ! (اشیاء کے) نرخ بڑھ گئے ہیں، لہذا آپ ﷺ ریٹ مقرر کر دیں۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ))

"بلاشبہ اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا، روزی تنگ کرنے والا، فراخی کرنے والا، رزق دینے والا ہے۔" "میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی شخص خون اور مال میں ظلم کی بنا پر مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔" ❷

29 رَءُوْفٌ (بے حد نرمی کرنے والا)

﴿وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرہ:207)

"اور اللہ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے۔"

30 رَبٌّ (پالنے والا)

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (الفاتحہ:1)

"سب تعریف اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

---

❶ حسن: مسند الشاميين: ۱۵۶۔ فوائد تمام: ۹۲۸۔ عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان اور حجاج بن دینار صدوق راوی ہیں۔

❷ صحيح: مسند أبي يعلي: ۳۸۳۰۔ سنن أبي داؤد: ۳۴۵۱۔ جامع ترمذي: ۱۳۱۴۔ سنن ابن ماجه: ۲۲۰۰۔

31، 32 اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا)

﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (الفاتحہ:2)

''بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

33 اَلرَّزَّاقُ (بے حد رزق دینے والا)

﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (الذاریات:58)

''بے شک اللہ ہی بے حد رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔''

34 رَفِيْقٌ (شفیق)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور (آپ ﷺ کو) اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہا (تجھ پر ہلاکت ہو)۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ) میں نے جواب میں کہا: بلکہ تمھی پر ہلاکت اور لعنت ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ!

((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))

''بلاشبہ اللہ بہت شفیق و مہربان ہے، وہ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''[1]

35 رَقِيْبٌ (مکمل نگہبان)

﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ (النساء:1)

''بلاشبہ اللہ ہمیشہ تم پر مکمل نگہبان ہے۔''

36 سِتِّيْرٌ (بہت پردہ پوش)

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھلی فضا میں بغیر تہبند کے غسل کرتے دیکھا تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ))

[1] صحیح بخاری: ۶۹۲۷۔

”بے شک اللہ عزوجل بہت حیادار، بہت پردہ پوشی کرنے والا ہے، وہ حیاء اور پردہ پسند کرتا ہے۔ چنانچہ تم میں سے کوئی شخص جب غسل کرے تو وہ چھپے۔“ ❶

37 اَلسَّلَامُ (سلامتی والا)

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ﴾ (الحشر: 23)

”وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا۔“

38 اَلسَّمِیْعُ (سب کچھ سننے والا)

﴿اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾ (الاسراء: 1)

”بلاشبہ وہی سب کچھ دیکھنے سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔“

39 سُبُّوْحٌ (بہت پاک)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ دعائیہ کلمات کہتے:

((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ))

”بہت پاک، نہایت مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب۔“ ❷

40 اَلسَّیِّدُ (حقیقی آقا و مالک)

❁ مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں بنو عامر کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو ہم نے کہا: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا و مالک ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسَّیِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی))

”اصل آقا و مالک اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں۔“

---

❶ مسند احمد: ۲۲۴/۴۔ سنن أبي داود: ۴۰۱۳۔ سنن نسائی: ۴۰۷۔ ابو بکر بن عیاش صدوق راوی ہے۔
❷ صحیح مسلم: ۴۸۷۔ سنن أبي داود: ۸۷۲۔ سنن نسائی: ۱۱۳۵۔

ہم نے عرض کیا: ''آپ ﷺ مقام کے لحاظ سے ہم سے افضل اور مرتبہ کے لحاظ سے عظیم تر ہیں۔'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی عام گفتگو یا بعض بات اس طرح سے کرو کہ شیطان تمھیں آلہ کار نہ بنائے۔''[1]

41 شَاكِرٌ (قدر کرنے والا)

﴿وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا﴾ (النساء:147)

''اور اللہ ہمیشہ سے قدر کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

42 شَكُورٌ (نہایت قدر دان)

﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ﴾ (الشوریٰ:23)

''بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت قدر دان ہے۔''

43 شَهِيدٌ (گواہ)

﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ (الحج:17)

''بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔''

44 اَلصَّمَدُ (بے نیاز)

﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ (الاخلاص:2)

''اللہ ہی بے نیاز ہے۔''

45 طَيِّبٌ (نہایت پاک)

سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا))

''لوگو! بلاشبہ اللہ نہایت پاک ہے، پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے۔''[2]

46 اَلظَّاهِرُ (ظاہر)

---

[1] صحيح: مسند احمد: ١٢٣٠٧ ـ سنن أبي داؤد: ٤٨٠٦ ـ الأدب المفرد: ٢١١ ـ صحيح الجامع: ٣٧٠٠ ـ

[2] صحيح مسلم: ١٠١٥ ـ

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (الحدید: 3)

''وہی سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے۔''

47 اَلْعَزِيْزُ (سب پر غالب)

﴿وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (آل عمران:62)

''اور بے شک اللہ ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

48 اَلْعَظِيْمُ (سب سے بڑا ہے)

﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ (البقرۃ: 255)

''اور وہ سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔''

49 عَفُوٌّ (نہایت درگزر کرنے والا)

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ﴾ (الحج: 60)

''یقیناً اللہ ضرور نہایت درگزر کرنے والا، بے حد بخشنے والا ہے۔''

50 عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (سب غیبوں کو بہت خوب جاننے والا)

﴿وَأَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ (التوبہ:78)

''بے شک اللہ سب غیبوں کو بہت خوب جاننے والا ہے۔''

51 اَلْعَلِيْمُ (سب کچھ جاننے والا)

﴿وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (المائدہ:76)

''اور اللہ ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

52 اَلْعَلِيُّ (سب سے بلند)

﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ (البقرۃ: 255)

''اور وہ سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔''

54 اَلْغَفَّارُ (بہت بخشنے والا)

﴿رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ﴾ (ص:66)

”آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان والی چیزوں کا رب، سب پر غالب، بہت بخشنے والا ہے۔“

55 اَلْغَفُوْرُ (بے حد بخشنے والا)

﴿نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الحجر:49)

”میرے بندوں کو خبر دے دے کہ بے شک میں ہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہوں۔“

56 اَلْغَنِيُّ (سب سے بے پروا)

﴿وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ (فاطر:15)

”اور اللہ ہی سب سے بے پروا، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔“

57۔ اَلْفَتَّاحُ (خوب فیصلہ کرنے والا)

﴿قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ﴾ (سبا:26)

”کہہ ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہی خوب فیصلہ کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

58 اَلْقَادِرُ (قدرت والا)

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾

”کہہ دے وہی قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیج دے یا تمھارے پاؤں کے

نیچے سے یا تمھیں مختلف گروہ بنا کر گتھم گتھا کر دے اور تمھارے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے۔ (الانعام:65)

59 اَلْقَابِضُ (روزی تنگ کرنے والا)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے شکایت کی: "یا رسول اللہ! (اشیاء کے) نرخ بڑھ گئے ہیں، لہذا آپ ﷺ ریٹ مقرر کر دیں۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ))

"بلاشبہ اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا، روزی تنگ کرنے والا، فراخی کرنے والا، رزق دینے والا ہے۔"

میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی شخص خون اور مال میں ظلم کی بنا پر مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔" [1]

60 اَلْقَاهِرُ (غالب)

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ (الانعام:18)

"اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہی کمال حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔"

61 قَرِيبٌ (بہت قریب)

﴿إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ﴾ (ھود:61)

"یقیناً میرا رب بہت قریب، (دعائیں) سننے والا ہے۔"

62 اَلْقُدُّوسُ (نہایت پاک)

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ﴾ (الحشر:23)

"وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ ہے، نہایت پاک۔"

63 اَلْقَدِيرُ (ہر چیز پر قادر)

---

[1] صحیح: مسند أبي یعلي: ٣٨٣٠، سنن أبي داود: ٣٤٥١، جامع ترمذي: ١٣١٤، سنن ابن ماجه: ٢٢٠٠

﴿وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ﴾ (الروم:54)

''اور وہی سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر قادر ہے۔''

64 اَلْقَهَّارُ (بہت غالب)

﴿قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ (الرعد: 16)

''کہہ دے اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی ایک ہے، بہت غالب ہے۔''

65 اَلْقَوِيُّ (بہت قوت والا)

﴿اللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ﴾ (الشوریٰ:19)

''اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان، رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی بہت قوت والا، سب پر غالب ہے۔''

66 اَلْقَيُّومُ (ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے)

﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (البقرہ:255)

''اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا۔''

67 اَلْكَبِيرُ (بہت بڑا)

﴿وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ (الحج:62)

''اور بے شک اللہ ہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے۔''

68 كَرِيمٌ (بہت کرم کرنے والا)

﴿وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ﴾

''اور جس نے شکر کیا وہ اپنے ہی لیے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو یقیناً میرا رب بہت بے پروا، بہت کرم کرنے والا ہے۔'' (النمل : 40)

69 اَللَّطِيفُ (نہایت باریک دیکھنے والا)

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾

"اسے نگاہیں نہیں پاتیں اور وہ سب نگاہوں کو پاتا ہے اور وہی نہایت باریک دیکھنے والا، سب خبر رکھنے والا ہے۔" (الأنعام: 103)

70 اَلْمُبِيْنُ (ظاہر کرنے والا)

﴿أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ﴾ (النور: 25)

"بے شک اللہ ہی حق ہے، جو ظاہر کرنے والا ہے۔"

71 اَلْمُتَعَالِ (نہایت بلند)

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ﴾ (الرعد: 9)

"وہ غیب اور حاضر کو جاننے والا، بہت بڑا، نہایت بلند ہے۔"

72 اَلْمُتَكَبِّرُ (بے حد بڑائی والا)

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾

"وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (الحشر: 23)

73 اَلْمَتِيْنُ (نہایت مضبوط)

﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (الذاریات: 58)

"بے شک اللہ ہی بے حد رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔"

74 اَلْمَجِيْدُ (بڑی شان والا)

﴿ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ﴾ (البروج: 15)

"عرش کا مالک ہے، بڑی شان والا ہے۔"

75 مُجِيْبٌ (دعائیں) سننے والا

﴿إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ﴾ (هود:61)

"یقیناً میرا رب بہت قریب، (دعائیں) سننے والا ہے۔"

76 مُحْسِنٌ (احسان کرنے والا):

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو چیزیں یاد کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ عزوجل محسن (احسان کرنے والا) ہے، وہ احسان کرنا پسند کرتا ہے، لہٰذا تو جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب (جانور) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم چھری تیز کرو اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔"[1]

77 مُحِيْطٌ (احاطہ کرنے والا)

﴿أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ﴾ (حٰم السجدۃ:54)

"سن لو! یقیناً وہ ہر چیز کا احاطہ کرنے والا ہے۔"

78 اَلْمُسَعِّرُ (نرخ مقرر کرنے والا)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے شکایت کی: "یا رسول اللہ! (اشیاء کے) نرخ بڑھ گئے ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریٹ مقرر کر دیں۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ))

"بلاشبہ اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا، روزی تنگ کرنے والا، فراخی کرنے والا، رزق دینے والا ہے۔"

میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی

---

[1] حسن: طبرانی کبیر: ۷۱۲۱، صحیح الجامع: ۱۸۲۴۔ اسحاق بن ابراہیم الدبری صدوق راوی ہے۔

شخص خون اور مال میں ظلم کی بنا پر مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔“[1]

79 اَلْمُصَوِّرُ (صورت بنانے والا)

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (الحشر:24)

”وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، وجود دینے والا، صورت بنانے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے لیے ہیں۔“

80 اَلْمُعْطِي (عطاء کرنے والا)

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللّٰهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ))

”اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کا فہم عطاء کرتا ہے اور اللہ عطاء کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔“[2]

81 مُقْتَدِرٌ (بے حد قدرت والا)

﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ (القمر: 55)

”صدق کی مجلس میں، عظیم بادشاہ کے پاس، جو بے حد قدرت والا ہے۔“

82 اَلْمُقَدِّمُ (آگے کرنے والا)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ الفاظ کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

”اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے پہلے کیے اور جو پیچھے کیے ہیں، جو

---

[1] صحیح: مسند أبي یعلي: ۳۸۳۰۔ سنن أبي داؤد: ۳۴۵۱۔ جامع ترمذي: ۱۳۱۴۔ سنن ابن ماجه: ۲۲۰۰۔
[2] صحیح بخاري: ۳۱۱۶۔

میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے علانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور میرے وہ گناہ معاف کر دے جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"[1]

83 مُقِيْتٌ (نگہبان)

﴿كَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا﴾ (النساء:85)

"اور اللہ ہمیشہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

84 اَلْمَلِكُ (بادشاہ)

﴿فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ﴾

"پس بہت بلند ہے اللہ، جو سچا بادشاہ ہے، اس کے کوئی سچا معبود نہیں، عزت والے عرش کا رب ہے۔" (المؤمنون:116)

85 اَلْمَنَّانُ (بہت زیادہ احسان کرنے والا)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے جب کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا۔ اس شخص نے دوران نماز یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ))

"اے اللہ! بے شک میں اس وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ سب تعریف تیرے لیے ہے، تو ہی معبود برحق ہے، تو اکیلا ہے، اے بہت زیادہ احسان کرنے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے جلال و اکرام والے، اے زندہ و قائم۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نے اللہ تعالیٰ کے عظمت والے نام کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ جب اس وسیلہ سے کوئی دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا

---

[1] صحیح مسلم:771۔ جامع ترمذی:3422۔ صحیح ابن حبان:1966۔

کرتا ہے۔"[1]

86 مَلِيكٌ (عظیم بادشاہ)

﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ (القمر: 55)

"صدق کی مجلس میں، عظیم بادشاہ کے پاس، جو بے حد قدرت والا ہے۔"

87 اَلْمُهَيْمِنُ (نگہبان)

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ﴾ (الحشر:23)

"وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان۔"

88 اَلْمَوْلَىٰ (مالک)

﴿وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾

"اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑو، وہی تمھارا مالک ہے، سو اچھا مالک ہے اور اچھا مددگار ہے۔" (الحج:78)

89 اَلْمُؤَخِّرُ (پیچھے کرنے والا)

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ الفاظ کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

"اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے پہلے کیے اور جو پیچھے کیے ہیں، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے علانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور میرے وہ گناہ

[1] حسن۔ سنن أبی داؤد: ۱۴۹۵۔ عبدالرحمان بن عبید الحلبی، خلف بن خلیفہ اور حفص ابن اخی انس صدوق راوی ہیں۔

معاف کر دے جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ ❶

90 اَلْمُؤْمِنُ (امن دینے والا)

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ﴾

”وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا۔“ (الحشر:23)

91 اَلنَّصِيرُ (مددگار)

﴿أَنَّ اللّٰهَ مَوْلَاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ (الأنفال:40)

”یقیناً اللہ تمھارا دوست ہے، وہ اچھا دوست اور اچھا مددگار ہے۔“

92 هَادِيٌ (ہدایت دینے والا)

﴿وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا﴾ (الفرقان: 31)

”اور تیرا رب ہدایت دینے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔“

93 اَلْوَاحِدُ (اکیلا)

﴿قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ (الرعد:16)

”کہہ دے اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی ایک ہے، بہت غالب ہے۔“

94 وَاسِعٌ (وسعت والا)

﴿قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾

”کہہ دے بے شک سب فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“ (آل عمران:73)

95 وِتْرٌ (یکتا)

❶ صحیح مسلم:۷۷۱۔ جامع ترمذی:۳۴۲۲۔ صحیح ابن حبان:۱۹۶۶۔

سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا، مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا، لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ))

''اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو ننانوے نام ہیں، جو بھی انھیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا، اور وہ وتر (یکتا) ہے طاق کو پسند کرتا ہے۔''

96 اَلْوَدُوْدُ (بہت محبت کرنے والا)

﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ﴾ (البروج:14)

''اور وہی ہے جو بہت بخشنے والا، بہت محبت کرنے والا ہے۔''

97 وَكِيْلٌ (نگہبان)

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ﴾ (الزمر:62)

''اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

98 اَلْوَلِيُّ (اصل کارساز)

﴿فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (الشوریٰ:9)

''اللہ ہی اصل کارساز ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

99 اَلْوَهَّابُ (بے حد عطا کرنے والا)

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران:8)

''اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بے حد عطا کرنے والا ہے۔''

صحیح اذکار و وظائف

مستند اذکار و وظائف میں ہر انسانی مراد پنہاں ہے اور ہر انسانی ضرورت کا حل موجود ہے۔ دعا اور ذکر وہ عبادت ہے، جس سے دل گناہوں کی آلائش سے پاک رہتے، دلی سکون میسر آتا، بگڑے اور زنگ آلود دلوں کے زنگ اور کجی دور ہوتی، اللہ تعالیٰ سے قرب ملتا، بے چین اور مضطرب دلوں کو چین ملتا، شیطانی حملوں اور وسوسوں سے نجات ملتی، دعاؤں اور اذکار کے فیضان دلی مرادیں پوری ہوتیں، کاروباری بندشیں دور ہوتیں، قرض اور نادہندگی کے عذاب سے چھٹکارا نصیب ہوتا، لاعلاج اور پیچیدہ بیماریوں سے نجات ملتی، جادو ٹونے سے علاج کی توفیق ملتی، معاش و معیشت میں ترقی نصیب ہوتی، جنت کا حصول آسان اور درجات میں ترقی ملتی، دنیاوی آفات، مصائب اور مستقبل کے خطرات ٹلتے اور عذاب قبر، قیامت کی سختیوں اور عذاب جہنم سے چھٹکارا ملتا ہے۔ بے شمار پریشانیوں اور غموں سے جنھیں برداشت کرنا ناممکن ہوتا ہے، صبر اور راحت و اطمینان میسر آتا ہے۔ الغرض اذکار و وظائف میں ایسے کثیر الجہت فوائد ہیں کہ انھیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا حتی الوسع زیادہ سے زیادہ ذکر کا اہتمام کریں اور خود، اہل خانہ اور اپنی اولاد و احفاد اور متعلقہ احباب کو اذکار و وظائف کی پابندی کی تاکید و تلقین کریں اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔

قارئین کرام! کتاب ہذا کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ اس میں فقط صحیح اور حسن احادیث ہی پر اکتفاء کیا گیا ہے، جن کی تعداد سات سے متجاوز ہے، ساتھ قرآنی دعائیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ یہی وصف اسے دیگر کتب سے ممتاز و فائق کرتا ہے۔ تاکہ عام لوگ اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں اور صحیح دعاؤں کا اہتمام کر کے رب تعالیٰ کے مقرب و محترم قرار پائیں۔

فصل الخطاب
FASL-UL-KHITAB
للنشر والتوزیع لاہور
0300-8074150